بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the 7th November, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

(*RECITATION FROM THE HOLY QURAN*)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

سورة آل عمران

[ترجمہ : اور پورا پورا بدلہ مل جاوے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا اور ان شخصوں پر ظلم نہ کیا جاوے گا آپ یوں کہئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے، آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں آپ رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the 7th November, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Madam Deputy Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

سورۃ آل عمران

[ترجمہ : اور پورا پورا بدلہ مل جاوے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا اور ان شخصوں پر ظلم نہ کیا جاوے گا آپ یوں کہئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے، آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں آپ رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کر

دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں۔]

QUESTIONS AND ANSWERS

میڈم ڈپٹی چیئرمین : وقفہ سوالات ' جی طارق صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ محترمہ ڈپٹی چیئرمین صاحبہ ' میں آپ کے توسط سے ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ محترمہ آپ جانتی ہیں کہ تقریباً گزشتہ سات برسوں سے ہم اس ایوان میں ہیں اور سینٹ کا اپنا ایک طریقہ ہے اور اپنی ایک تاریخ اور روایت بن چکی ہے یہاں پر ہم نے کوشش کی ہے کہ سینٹ کو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے خانوں میں تقسیم نہ کیا جائے ہم نے ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کیا ہے حزب اختلاف کی جو اچھی بات ہے اس کی بھی مدد کی ہے اور حزب اقتدار کی جو ناپسندیدہ چیز ہے اس پر بھی تنقید کی ہے یہ اس ایوان کی روایت بن چکی ہے بھائی چارے کا ماحول یہاں پر دنیا کی جو دوسری پارلیمینٹس ہیں ان سے کافی حد تک مختلف ہے علیحدہ تھے مجھے یہاں تجربہ رہا ہے میں حزب اختلاف میں تھا اختلاف کرتا رہا ہم دو تین ممبر تھے لیکن حسن اے شیخ صاحب ' محمد علی خان صاحب ' بہرہ ور سعید صاحب ' پیر عباس شاہ صاحب ' اس طرح یہ جو پرانے مسلم لیگی ہیں ان کے طرز عمل نے مجھے بھی مسلم لیگ میں ڈال دیا اور اس وقت جب ان کے پاس اقتدار بھی نہیں ہے تو یہ ان کا جو اچھا طرز عمل ہے وہ آدمی کو کھینچتا ہے کشش کرتا ہے یہ یہاں کا ایک خاصہ ہے کل میں نے تقریر کی ہے جو کچھ میں نے کہا وہ ریکارڈ پر ہے اور میں اسکو تسلیم کرتا ہوں میں نے سوچ سمجھ کر کہا جان بوجھ کر کہا ہے اور پورے ہوش و حواس میں کہا ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں لیکن جب میں یہاں سے باہر نکلا ہوں تو کچھ اخبار نویس دوستوں نے مجھ سے یہ پوچھا کہ آپ کوئی چیز دستخط کروا رہے تھے تو وہ کیا تھی تو میں نے ان سے کہا کہ ابھی یہ پبلک ڈاکومنٹ نہیں ہے لہٰذا میں اس کی کوئی وضاحت نہیں کرتا۔ بہرحال ابھی صبح

جب میں اٹھا ہوں تو IJI Senator moved to force P.M. resignation میں نے ایک انگریزی روزنامے "نیوز" میں پڑھا ہے یہ میں نے پڑھا کیونکہ اس سے پریشانی بھی ہو سکتی ہے اور غلط فہمی بھی پیدا ہو سکتی ہے لہٰذا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی وضاحت کروں یہ درست ہے کہ میں نے کل دو ڈاکومنٹس دستخط کروائے تھے لیکن وہ میں نے دستخط نہیں کروائے تھے وہ ہمارے بہت سارے دوستوں کا ایک متفقہ فیصلہ تھا اور اس پر خوشدلی سے سب لوگوں نے دستخط کئے اور ایک کاٹن کے ضمن میں تھا اور ایک یہ تھا کہ جوڈیشنل انکوائری کروائی جائے کوآپریٹوز کے مسئلے میں اب وزیراعظم صاحب نے رات کو اعلان کر دیا کہ اس پر ایک جوڈیشنل انکوائری تشکیل پا چکی ہے لہٰذا اس کے پیش ہونے کا سوال ہی نہیں اس moved to force P.M. resignation کی اس میں کوئی بات نہیں تھی صرف اتنی چیز تھی کہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ آپ جوڈیشنل انکوائری کروائیں اور وہ از خود حکومت نے تسلیم کر لی ہے لہٰذا ہمیں بڑی خوشی ہے ہم اسکو appreciate کرتے ہیں لیکن اس چیز سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے ہم سینیٹرز کے درمیان بھی غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے وہ میری تنہا موو نہیں تھی اور اس میں resignation کا مطالبہ بھی نہیں تھا جو بات یہاں پر کہی گئی تھی اس کو اور ان دونوں چیزوں کو ملا دیا گیا اس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے لہٰذا میں نے وضاحت کر دی ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u> : شکریہ میں پریس والوں سے درخواست کروں گی جب تک بات کی پوری طرح وضاحت نہ ہو ایسی کوئی statement اخبار میں نہیں آنی چاہئے۔ جناب عبداللہ شاہ صاحب

<u>سید عبداللہ شاہ</u> : میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں چوہدری صاحب نے جو فرمایا کہ پرائم منسٹر نے جوڈیشنل انکوائری کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے جو کمیشن appoint فرمایا ہے ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

My submission would be that because the Prime Minister himself has been accused of certain things so he is not supposed to appoint any officer to enquire into his affairs. He can't be judge in his own case. This is against the principle of natural justice, somebody else, as I said yersterday in my speech, like President, like the Chairman Senate can appoint a commission, not the Prime Minister himself because he himself is accused of these offences.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب چوہدری عبدالغفور صاحب اس کے بارے میں کچھ وضاحت کریں گے۔

چوہدری عبدالغفور : مجھے انتہائی افسوس ہو رہا ہے میں اپنے فاضل دوست کی بہت عزت کرتا ہوں اور ہمارے پروفیشن میں بہت سینئر آدمی ہیں لیکن to be the judge of his own case کا جو مطلب انہوں نے یہاں نکالا ہے میرے خیال میں دنیا کی کسی لیگل ہسٹری میں ایسا مطلب نہیں نکالا گیا اگر پرائم منسٹر خود اپنے آپ کو جج مقرر کرتے اور وہ اپنے case پر کہتے کہ میں اس کا فیصلہ خود کروں گا تو یہ بڑے اچھے الزام بن سکتے تھے کہ وہ اپنے case پر خود ہی اپنا فیصلہ کرنے کے لئے جج بن کر بیٹھ گئے ہیں لیکن میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہمیں بھی گزشتہ نیشنل اسمبلی میں 20/21 ماہ اپوزیشن میں بیٹھنے کا تجربہ ہوا ہم نے وہاں محترمہ بے نظیر بھٹو' ان کے وزراء اور پارٹی کے خلاف جتوئی صاحب نے جو اس وقت ہمارے لیڈر تھے میں ڈپٹی لیڈر تھا محترمہ کی موجودگی میں سپیکر کے حوالے سترہ نکات کئے کہ ہم چارج شیٹ فریم کرتے ہیں اس پر کوئی جج مقرر کیا جائے جو اس کی انکوائری کرے ہم ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ محترمہ نے کہا کہ میں کوئی جج مقرر نہیں کرتی بلکہ اپنے طور پر جس جج کے پاس جانا چاہیں جائیں۔ Constitutional provision یہ ہے کہ immunity ان کو حاصل ہے کہ پرائم منسٹر کے خلاف یا ہیڈ آف دی سٹیٹ کے خلاف عدالت میں نہیں جایا جا سکتا ہم نے اس بات کی استدعا کی آپ کسی بھی سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج کو مقرر کر دیں ہم جو allegations باہر لگاتے ہیں اور جو یہاں بیان کہتے ہیں ان کو prove کرنے کے لئے تیار ہیں میں سمجھتا ہوں بجائے اس کے کہ اس بات کو ایک اچھے مقصد کے لئے لیا جاتا پرائم منسٹر نے اپنا جج خود بننے کی کوشش نہیں کی بلکہ سپریم کورٹ کے جج اور ہائی کورٹ کے دو ججز پر مشتمل ایک ایسا کمیشن مقرر کیا ہے تاکہ وہ اس تمام بات کی انکوائری کرے اگر میرے فاضل دوست سپریم کورٹ کے ججز پر اور ہائی کورٹ کے ججز پر بھی' جیسا کہ عام institutions کو وہ آج کل تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں' اگر وہ اس بات پر اعتماد نہیں کرتے پھر ایسی باتوں کے لئے اللہ حافظ ہے کہ کس کے پاس جایا جائے۔ پرائم منسٹر نے in good sense ایک کمیشن مقرر کیا ہے جو allegations یہ باہر جا کر اور پبلک کو involve کرنے کے لئے لوگوں کو سٹریٹ میں

لانے کے لئے اور جلسے جلوس نکالنے کے لئے اور یہ democratic institutions کو تباہ کرنے کے لئے لگاتے ہیں اس کے لئے ایک طریقہ کار مقرر ہے آج اخبارات اٹھا کر دیکھیں عبداللہ شاہ صاحب کا اپنا بیان ہے انہوں نے ڈیمانڈ کیا کہ یہ ایک کمیشن جوڈیشنل انکوائری کے لئے مقرر کیا جائے اور کسی جج کو مقرر کیا جائے انہوں نے ایک جج کی بجائے تین جج مقرر کر دیئے آج وہ مختلف بات کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ بات انتہائی زیادتی کے مترادف ہے یہ بات کہ کمیشن ہائی کورٹ اور سپریم کورٹس کے ججز پر مشتمل ہو He is the judge of his own case. It is absolutely incorrect Madam Chairman.

(interruption)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ پوائنٹ آف آرڈر ختم کر دیں وزیر صاحب نے وضاحت کر دی ہے۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : چیئرمین صاحب شکریہ، مجھے ابھی تک یہ تصور تھا کہ ہمارے کچھ اراکین ہیں وہ تنقید برائے تنقید نہیں کرتے مجھے عبداللہ شاہ صاحب کی یہ بات سن کر بڑا افسوس ہوا انہوں نے خود یہ کمیشن کیوں مقرر کیا ہے یہ بالکل عبداللہ شاہ صاحب نے تنقید برائے تنقید کی ہے انہوں نے پیشکش کی ہے اپنے آپ کو accountability کے لئے پیش کیا ہے اس سے مزید آپ کیا چاہتے ہیں آپ کو جج مقرر کریں تو ہمیں نامنظور ہے بے نظیر بی بی کو جج مقرر کریں تو ہمیں نامنظور ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب یہ پرسنل ایکسپلینیشن۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : نہیں جناب یہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹس کے ججز کی توہین ہے سید عبداللہ شاہ صاحب نے توہین کی ہے ان کو اس طریقے سے چونکہ ان کو مقرر کیا ہے اور ان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ انصاف کریں گے۔ یہ توہین ہے۔

He should withdraw his words Madam Chairman. These are very strong words Madam, this is absolutely out of the way.

Syed Iqbal Haider: Point of order Madam Chairman.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور صاحب تشریف رکھیں۔ جناب وہ personal explanation کی بات ختم ہو گئی ہے۔

سید اقبال حیدر: میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: عبداللہ شاہ کی بات پر وزیر صاحب نے وضاحت کر دی ہے آپ تشریف رکھیں۔

سید اقبال حیدر: محترمہ میں اس پر بات نہیں کر رہا میرا ایشو کچھ اور ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: اقبال حیدر صاحب تشریف رکھیں۔

سید اقبال حیدر: میرا پوائنٹ آف آرڈر ایک اور انتہائی سنگین واقعہ کے بارے میں ہے میرا پوائنٹ آف آرڈر اس پر نہیں ہے مجھے سن تو لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: Questions Hour کے بعد آپ raise کر دیں۔ ورنہ آپ کے سپلیمنٹری پورے نہیں ہوتے۔ راجہ محمد افضل صاحب۔

سردار آصف احمد علی: محترمہ میرا ابھی ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: سردار صاحب آپ Questions Hour کے بعد کریں لوگوں کے Question پورے نہیں ہوں گے۔ راجہ محمد افضل صاحب سوال نمبر 112

112. ***Raja Muhammad Afzal Khan** (on his behalf): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) whether it is a fact that prices of sugarcane are different in each province, if so, its reasons ; and

(b) the name of sugarcane seed that gave best results during last year?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: (a) Yes. The prices of sugarcane in the Punjab and NWFP are the same but are different in Sindh and Balochistan. This is due to difference in sucrose recovery.

(b) Variety-wise record of production is not maintained. However BL-4 and BF-162 are considered good varieties in the Punjab and Sindh while CMP-13 and CO-1321 gave good results in NWFP.

Madam Deputy Chairman: Any supplementary? (Pause) No supplementary. Next question No. 113

113. ***Raja Mohammad Afzal Khan** (on his behalf): Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that a number of pharmaceutical companies have been found involved in manufacturing of sub-standard drugs during the last two years, if so, the action taken by the Government against each company?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: About 80 cases belonging to 45 firms were declared substandard by the Federal Government Analyst from Jan., 89, August, 91.

The Federal Government has taken the following actions against the manufacture and sale of substandard drugs and to bring about the improvement in the manufacture of quality drugs since January, 1989 to-date.

Prosecution in the Drug Court.	20
Cancellation of drug manufacturing licences.	12
Suspension of drug manufacturing licences.	9
Cancellation of Drug Registrations.	21
Suspension of Drug Registrations.	5
Firms Blacklisted.	3
Warning.	5
Distructions.	13
Cases under Appellate Laboratory testing.	12
Cases referred to FIA for further investigation.	8
In Process cases.	18
Un-licensed manufacturing units unearthed.	3
Inspections conducted.	542

Madam Deputy Chairman: Jam Karrar Sahib on a supplementary question.

Jam Karraruddin: what is the result from prosecution in Drug courts upil now?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: It is already given in the answer if he reads that carefully. These are the results of the prosecutions and if you read it you will come to know about the results.

Jam Karraruddin: N. Anybody has been sentenced *i.e.* Drug Manufacturer?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Yes.

Jam Karraruddin: How many?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: If you see that cancellation of drug manufacturing licence is 12, prosecution in the Drug Court is 20, suspension of drug manufacturing licence is 9. Cancellation of Drug Registration is 21 — this is the prosecution, you can very well read it and understand it.

Jam Karraruddin: No, how many persons have been prosecuted?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: There is no question of persons, it is the manufacturers.

Jam Karraruddin: Manufacturers. How many of these have been convicted by the Courts?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Madam, it is already given in the answer if he reads it carefully.

Jam Karraruddin: Madam Chairperson, I want to know from the honourable Minister that after prosecution has been instituted against the manufacturers how many of them have been convicted by the courts?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: They are about 20.

Madam Deputy Chairman: Any other supplementary.

Jam Karraruddin: No.

Madam Deputy Chairman: Next question, Syed Abdullah Shah Sahib — 114.

114. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total number of persons working in the following Embassies/Missions of Pakistan:—

1. United States of America.
2. United Kingdom.
3. Peoples Republic of China.
4. Saudi Arabia; and
5. India; and

(b) the total number of them of Sindh domicile?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) 489 officers and officials of the Ministry of Foreign Affairs and other Departments are posted to our Embassies/Missions in United States of America, United Kingdom, Peoples Republic of China, Saudi Arabia and India. A statement showing the Province-wise break-up of these officers/officials is enclosed at Annexure 'A'.

(b) Out of 489 employees, 49 (21 officers and 28 officials) or 10%, belong to Sindh. Out of 21 officers from Sindh, 15 are from Urban and 6 from Rural Sindh whereas out of 28 officials, 21 belong to Urban and 7 belong to Rural Sindh.

(*Annexure has been placed in the Senate Library*).

Syed Abdullah Shah: Supplementary. Will the honourable Minister state if the principle of quota applies in foreign service?

Madam Deputy Chairman: Rana Nazir Ahmad Sahib.

Rana Nazir Ahmad Khan: The quota for the Foreign Affairs is as under:—

Merit 10%
Punjab including federal area 50%
Sindh Urban 7.6% and 11.4 Rural
NWFP 11.5%
Baluchistan 3.5% and
Northern Area, Federal Administered and Tribal Areas, Azad Kashmir 4% and 2%.

Madam Deputy Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Is it a fact that the answer shows that the quota stated by you is not being maintained in the appointment of the foreign officers.

Rana Nazir Ahmad Khan: The Ministry is trying to maintain the quota gradually.

Syed Abdullah Shah: Now, what are the steps which you or the Ministry is going to take?

Rana Nazir Ahmad Khan: It needs fresh notice, so that I will be able to tell categorically.

Syed Abdullah Shah: He has stated that the Ministry is taking steps to maintain quota, I am asking what steps the Ministry is taking then why should he ask for fresh notice?

Rana Nazir Ahmad Khan: The Ministry is increasing the quota for Sindh gradually and I can not tell the exact date for maintaining the quota that is why I have asked for the fresh notice to give the exact date to maintain the quota.

Syed Abdullah Shah: Please admit that the quota of Rural Sind has not been maintained in the present set up.

Rana Nazir Ahmad Khan: It has also been mentioned in the answer that uptil now the recruitment of Rural Sindh is not according to its quota that is why, I have submitted that we are trying to maintain it.

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: Only for correction.

بلوچستان کا کوٹہ 3ء5 کی بجائے اب جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے اس کے مطابق 14ء5 ہے
تومہربانی کر کے وزیر صاحب اسے صحیح کریں۔

that this is a government policy and announced by the government.

<u>رانا نذیر احمد</u> : میڈم چیئرمین میرے پاس جو منسٹری کا جواب ہے اس میں تو یہی ہے جو انہوں نے فرمایا اس کے بارے میں میں اطلاع حاصل کر کے ان کو دے سکتا ہوں۔

Madam Deputy Chairman: Next question No. 115 Syed Abdullah Shah.

115. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state total number of office and residential buildings hired or purchased for the Embassy of Pakistan in Washington and New York indicating also the amount of monthly rent being paid to the staff of these Embassies separately in each case?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: At present we have following government owned buildings at Washington and New York:

	Chancery Building	Residence of	
		(a) Ambassadors/ Counsul General	(b) Ministers
(a) Washington	1	1	2
(b) Parepun New York	1	1	
(c) Parep New York	1	1 (Consul Genl.)	

As regards rented buildings hired for officers and staff in Pakistan Missions at Washington, Parepun New York and Consulate General of Pakistan, New York, the details are given at Annexure 'A', 'B' and 'C'.

Annexure 'A'

EMBASSY OF PAKISTAN WASHINGTON, DC

LIST SHOWING THE MONTHLY RENT BEING PAID IN RESPECT OF OFFICERS AND STAFF OF THIS MISSION

S. No.	Name	Monthly rent U.S. Dollars
1.	**Minister and Equivalent**	
	1. Air Cdre., Nasir M. Butt.	2,384.50
2.	**Counsellors and Equivalent**	
	1. Ms. Shiren Safdar	2,850.00
	2. Mr. Shahid Malik	2,720.00
	3. Mr. Naseem Qureshi	2,135.00
	4. Mr. Rasool B. Baloch	1,950.00
	5. Dr. Sukandar Hayat	1,670.00

S. No.	Name	Monthly rent U.S. Dollars
6.	Col. Haroon B. Khan	1,900.00
7.	Capt. Obaid Sadiq	1,960.00
8.	Gp. Capt., M. Masud	1.965.00
9.	Lt. Col., M. Jawaid	2,050.00
10.	Lt. Col., Khalid Aslam	1,835.00
	Total:	21,035.00
3.	**First Secretaries and Equivalent**	
1.	Mr. Sarshar Ahmad Khan	1,557.00
2.	Cdr., M. Azhar Farooq	1,827.00
	Total:	3,384.00
4.	**Second Secretary and Equivalent**	
1.	Mrs. Zehra Hussain Akbari	1,400.00
2.	Mr. M. Zahoor Ahmad, Press Attache.	1,525.00
	Total:	2,925.00
5.	**Third Secretaries**	
1.	Mr. Sail Abbas	1,450.00
2.	Mr. Liaqat Ali	1,390.00
	Total:	2,840.00
6.	**Superintendents and Equivalent**	
1.	Mr. Mohammad Amin	1,195.00
2.	Mr. Aziz Ahmad	1,282.00
3.	N/Sub., Allah Yar Khan	820.00
4.	Sub., Abdul Aziz	745.00
5.	Mr. Faiz Chaudhry	916.00
6.	Mr. Khalid Latif	916.00
7.	Sub., M. Yousuf	885.00
8.	Sub., M. Bashir	940.00
9.	FSPO., M. Asghar	975.00
	Total:	8,674.00
7.	**Assistants and Equivalent**	
1.	Mr. Irshad A. Khan	1,135.00
2.	Mr. M. Saeed Siddiqui, Accountant.	1,015.00

S. No.	Name	Monthly rent U.S. Dollars
3.	Mr. Sharif Ahmad, Accountant	1,035.00
4.	Mr. Imtiaz Hussain, Stenographer	1,010.00
5.	Mr. Imtiaz Ali, Stenographer	955.00
6.	Mr. Aslam Chaudhry, Stenographer	1,005.00
7.	Mr. S. Shahid Ahmed	1,015.00
8.	Mr. Nawaz Ahmad, Stenographer	920.00
9.	Mr. M. Saeed, Stenographer	1,090.00
10.	Mr. G.M. Bhatti	1,060.00
11.	Mr. Amin Qureshi	1,110.00
12.	Mr. M. Farooq	970.00
13.	Mr. S. Iqbal Ali	985.00
14.	Mr. M. Yasin, Stenographer (Edu).	930.00
15.	S/Tech., M. Ikram Sindhu	870.00
16.	Ch./Tech., M. Dilshad	925.00
17.	LSA, M. Sayyad Khan	775.00
18.	Hav./Clk., M. Asghar	840.00
19.	S/Tech., Nazar M. Rana	900.00
20.	S/Tech., M. Ashraf	864.00
21.	Ch./Tech., Jamal Uddin	910.00
22.	Ch./Tech., M. Yasin	910.00
23.	Ch./Tech., Nawazish A. Shah	910.00
24.	Ch./Tech., M. Iqbal	875.00
25.	Hav., Bashir A. Tahir	870.00
26.	Hav./Clk., Mohammad Hussain	950.00
27.	PO/WTR., Ghulam Sarwar	758.00
	Total:	25,592.00
8.	**UDC/LDCs/Drivers and Equivalent**	
1.	Mr. M. Javed Athar, W/O.	877.00
2.	Mr. M. Jamshaid Khan, DMO	915.00
3.	Mr. A. Shakoor, Driver	644.00
4.	L/Nk., Nazar Mohammad, Driver	683.00
5.	Capl./Tech., M. Yousaf, Driver	708.00
	Total:	3,827.00
9.	**PAF Staff Posted to Other States**	
1.	Wg. Cdr., A. Razzaq, Layton, Utah.	1,085.00
2.	Sq./Ldr., Ahmad Qudsi San Antonio, Texas (Pac Kamra)	1,080.00

S. No.	Name	Monthly rent U.S. Dollars
3.	Sr./Tech., M. Ghani (Pac Kamra) Texas	800.00
	G. Total:	73,626.00

Annexure 'B'

LIST SHOWING THE MONTHLY RENT BEING PAID IN RESPECT OF OFFICERS AND STAFF OF THE PAKISTAN CONSULATE GENERAL NEW WORK

Diplomatic Wing

1.	Vice Consul	US$ 2,550.00
2.	Superintendent	1,300.00
3.	Consular Assistant	1,300.00
4.	Accountant	1,250.00
5.	Stenographer	1,100.00
	Total:	7,500.00

Commercial Wing

6.	Commercial Counsellor	US$ 3,134.47
	Stenographer	1,100.00
	Total:	4,234.47
	Grand Toral:	11,734.47

Annexure 'C'

LIST SHOWING THE MONTHLY RENT BEING PAID IN RESPECT OF OFFICERS AND STAFF OF THE PAKISTAN PERMANENT MISSION TO THE UNITED NATIONS, NEW YORK

1	2	3
1.	Minister/DPR	$ 2,972.52
2.	First Secretary (I)	1,377.65
3.	First Secretary (II)	3,189.42
4.	First Secretary (III)	1,938.24

1	2	3
5.	First Secretary (IV)	3,712.58
6.	Second Secretary (I)	2,300.00
7.	Second Secretary (II)	1,038.00
8.	Press Attache	1,562.71
9.	Additional Assistant	1,127.66
10.	Administrative Asstt.	1,182.50
11.	Stenographer (I)	1,300.00
12.	Accountant	1,250.00
13.	Stenographer (II)	1,300.00
14.	Stenographer (III)	1,300.00
15.	Stenographer (IV)	1,250.00
16.	Additional Assistant (II)	1,200.00
17.	Information Assistant	1,134.00
	Total:	20,857.83

Madam Deputy Chairman: Any supplementary question?

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister be pleased to state the price by which these buildings were purchased in Washington and also two buildings in New York by the Government of Pakistan?

Rana Nazir Ahmad Khan: I need fresh notice as this information is not with me.

Syed Abdullah Shah: My next supplementary question is that I am not able to calculate the total amount that is being paid as rent, so will it be advisable for the Government of Pakistan to purchase new buildings to avoid spend so much money on monthly rent.

Rana Nazir Ahmad Khan: At present we can not do so due to financial constraints. If there will be sufficient fund to purchase new buildings then, of course, we will purchase new buildings and save one lac and ten million rupees out of this.

Madam Deputy Chairman: Next question No. 116, Mr. Gulzar Ahmad.

116. ***Mr. Gulzar Ahmed Khan:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of persons posted in the U.N.O. at their offices at New York and Geneva, indicating also their names, designations, date of posting and group of service; and

(b) the criteria adopted for making these appointments?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) 9 officers and 11 officials are posted to Pakistan's Permanent Mission to the United Nations, New York and 7 officers alongwith 8 officials are in position at your Permanent Mission at Geneva. The lists indicating the names, designations, date of posting and group of service of these officers and officials are enclosed at Annexure 'A' and 'B'.

(b) Permanent Representative to the United Nations, New York Mr. Jamsheed K.A. Marker is a non-career Ambassador whereas our Permanent Representative to the United Nations, Geneva is a career Ambassador.

Non career Ambassadors/High Commissioners or Permanent Representatives are appointed on the basis of suitability by the Prime Minister in his capacity as the Chief Executive. Mr. Jamsheed K. A. Marker who has been serving as Ambassador of Pakistan to various important countries including United States of America, France, Germany, Japan and USSR since 1965, fulfils the criteria of suitability for his appointment as Permanent Representative to the United Nations. In case of career Ambassadors/High Commissioners, seniority in the service constitutes an important criterian. Mr. Ahmad A. Kamal who joined the Foreign Service of Pakistan in 1960 has held various positions in the Ministry and in our Missions abroad in the last thirty years besides serving as our Ambassador to Korea from 1984 to 1987, also adequately fulfils the conditions of suitability and seniority.

As far the postings of other officers and officials to our Mission abroad are concerned, the following factors are taken into account for selection of Ministry of Foreign Affairs personnel before deciding their postings to our diplomatic Missions abroad:—

(i) Seniority with respect to the length of stay at the Headquarters.

(ii) Previous postings, if any.

(iii) Over-all service record; and

(iv) Suitability for a particular post.

This criteria was also applied for the posting of our officers and officials to the Permanent Missions to United Nations, New York and Geneva.

Annexure 'A'

LIST OF OFFICERS/OFFICIALS SERVING IN THE PERMANENT MISSION OF PAKISTAN TO THE UNITED NATIONS, NEW YORK (U.S.A.)

	Name of the Officer/Official	Designation	Date of Posting	Group of Service
	1	2	3	4
	Permanent Mission of Pakistan to the United Nations, New York			
1.	Mr. Jamsheed K. A. Marker.	Ambassador and Permanent Representative	27-8-1990	Foreign Service of Pakistan
2.	Mr. Shaukat Umer	Minister	28-8-1987	—do—
3.	Mr. Athar Mahmood	First Secretary	17-8-1989	—do—
4.	Mr. Ashraf Qureshi	First Secretary	7-9-1988	—do—
5.	Mr. Noor Muhammad Jadmani	First Secretary	22-5-1991	—do—
6.	Mr. Alamgir Babar	First Secretary	26-12-1990	—do—
7.	Ms. Tehmina Janjua	Second Secretary	4-10-1990	—do—
8.	Faqir Syed Asif Hussain	Second Secretary	1-9-1989	—do—
9.	Mr. Mansoor Suhail	Press Attache	23-9-1983	Information Group
10.	Mr. S. A. Malik	Stenographer	8-7-1988	Ministerial Staff (Foireign Office)
11.	Mr. Taj Mohammad	Stenographer	14-6-1990	—do—
12.	Mr. Muhammad Saeed Khan	Stenographer	5-10-1990	—do—
13.	Mr. Mohammad Aslam	Stenographer	31-1-1991	—do—
14.	Mr. Tanvir H. Siddiqui	Assistant	5-7-1988	—do—
15.	Mr. M. Shafi Choudhry	Accountant	29-12-1989	—do—
16.	Mr. Sajjad Ahmed Khan	Additional Asstt.	31-3-1986	—do—
17.	Mr. Muhammad Idrees Khan	Additional Asstt.	2-9-1987	—do—
18.	Mr. Sadrul Hasan Baig	Assistant	24-5-1990	Ministerial Staff (M/o Information)
19.	Mr. Ghulam Ali	Security Guard	21-8-1988	Ministerial Staff (Foreign Office)
20.	Mr. Nayyar Hussain	Security Guard	21-8-1988	—do—

Annexure 'B'

LIST OF OFFICERS/OFFICIALS SERVING IN THE PERMANENT MISSION OF PAKISTAN TO THE UNITED NATIONS, GENEVA

Name of the Officer/Official	Designation	Date of Posting	Group of Service
1	2	3	4
1. Mr. Ahmad Kamal	Ambassador Permanent	5-1-1989	Foreign Service of Pakistan
2. Mr. Mohammad Younis Khan	Counsellor	12-4-1990	—do—
3. Mr. Shahbaz	Counsellor	20-2-1989	—do—
4. Mrs. Fauzia Abbas	First Secretary	27-8-1991	—do—
5. Mr. Irfan Baluch	Third Secretary	17-1-1991	—do—
6. Mr. Munir Ahmed	Counsellor	24-12-1985	Secretariat Group
7. Mr. Asaf Ghafoor	First Secretary	10-10-1990	Commerce & Trade Group
8. Mr. Aurang Zeb	Stenographer	2-2-1987	Ministerial Staff (M/o Commerce)
9. Mr. Abdul Razzaq	Assistant	19-4-1989	—do—
10. Mr. S. Sharifuddin	Accountant	9-5-1988	Ministerial Staff (Foreign Office)
11. Mr. M. Kaukab Hashmi	Additional Asstt.	6-11-1989	—do—
12. Mr. M. Azam Alvi	Stenographer	1-2-1988	—do—
13. Mr. Ejaz Hussain	Stenographer	7-8-1989	—do—
14. Rao Mehtab Ali	Stenographer	19-1-1989	—do—
15. Mr. S. Abdul Qayyum	Stenotypist	16-1-1991	—do—
16. Mr. Wajahat Hussain	Wireless Operator	19-11-1988	—do—

Madam Deputy Chairman: Any supplementary question?

جناب منظور احمد گچکی : میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ نیویارک اقوام متحدہ اور جینوا میں یہ جو لسٹ دی ہے اس میں بلوچستان کا کتنا پرسنٹیج ہے۔

Rana Nazir Ahmad: As it has not been asked in the question to provide the quota province-wise, therefore, I need fresh notice.

حاجی ملک فرید اللہ خان : میڈم چیئرپرسن اس کے لئے کوٹے کی ضرورت نہیں ہے فریش نوٹس کی ضرورت نہیں ہے صرف ایک ایک ایمبیسی کا سینیٹر صاحب مانگ رہے ہیں نیویارک کا یو این او یا واشنگٹن کا۔ یہ پورے فارن سروس پر base کرتا ہے ہو سکتا ہے ایک سفارت خانے میں تمام لوگ پنجاب کے ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک ہی

سفارت خانے کا لے کر یہ کہیں کہ اس میں پنجاب یا سندھ کا حصہ نہیں ہے یہ تمام فارن سروس سے تعلق رکھتا ہے۔

Rana Nazir Ahmad Khan: The honourable Member has asked about the quota for that area but the quota is not fixed for any specific station but regarding the provincial quota as I have already submitted there was no question about it, that is why, I could not be able to find out from where they belonged.

Madam Deputy Chairman: Any other question?

راجہ ظفر الحق : کیا وزیر موصوف اس امر سے واقف ہیں وزارت خارجہ کے ہمارے جو مستقل نمائندے ہیں ان کو اس بات کی اجازت دے دی ہوئی ہے کہ موجودہ حالات میں جب کہ نیویارک اور واشنگٹن میں پراپرٹی کی قیمت کم ہو رہی ہے وہ اپنے لئے جائیداد خرید لیں تاکہ جو کرایہ دیتے ہیں اس سے جان چھوٹ جائے۔ کیا وزیر موصوف اس سے واقف ہیں ؟

رانا نذیر احمد خان : اس کے لئے نیا نوٹس چاہیے۔

راجہ ظفر الحق : یہ ہو رہا ہے۔

Rana Nazir Ahmad Khan: I need a fresh notice for this.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس کے متعلق آپ کو کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔

رانا نذیر احمد خان : راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ کیا مجھے یہ علم ہے ہمارے وہاں جو مستقل نمائندے ہیں کیا گورنمنٹ پاکستان نے ان کو اجازت دے دی ہوئی ہے کہ اس سے avoid کرنے کے لئے جگہ خرید لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے یہ کہا کہ ابھی وہاں پر قیمتیں گر گئی ہیں۔ کیا وہ لینا چاہتے ہیں۔

رانا نذیر احمد خان : اگر قیمتیں گر گئی ہیں تو پھر ہماری سب سے پہلی priority یہی ہو گی کہ جگہ خرید لیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ گورنمنٹ کی پالیسی پوچھنا چاہتے ہیں کوئی اور سپلیمنٹری

Syed Abdullah Shah: He is the Foreign Minister and he is not dealing with the real estate that he should know prices of the property in New York and Washington.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ مجھے کوئی پتہ نہیں ہے فریش نوٹس چاہیے۔

Next Question No. 117, Mir Abdul Jabbar.

117. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government is disinvesting Bolan Textile Mill, Baleli (Quetta) and Uthal Textile Mill, (Lasbela) and handing it over to private sector, if so the projects where the earned capital would be invested;

(b) the names of individuals or firms from private sector who have applied for the purchase of these mills, indicating also the extent of amount offered by them; and

(c) the steps taken by the Government to accommodate the present employees of these mills in case these projects are privatized?

Engr. Islam Nabi: (a) No; these mills are not being disinvested.

(b) The following parties had shown interest for lease in the said mills:—

(i) The Rabia Industries (Pvt.) Ltd. Karachi for Bolan & Lasbela Textile Mills Ltd. (Lease amount not indicated).

(ii) Hashwani Group of Companies for Lasbela Textile Mills (Lease amount not indicated).

(iii) M/s Yakoob Trading Company for Bolan Textile Mills Ltd. (Lease amount Rs. 10.00 million per annum).

These offers were not processed since it was decided not to disinvest these mills.

(c) Since these mills are not being privatised, the question of accommodating the present employees does not arise at this state.

Madam Deputy Chairman: Any supplementary question?

میر عبدالجبار خان : جناب وزیر موصوف نے جو جواب دیا ہے وہ اپنی جگہ پر مگر میری اس میں یہ گزارش ہے پرائیوٹائزیشن پالیسی جو بنی ہے اس کا ایک کمیشن بھی مقرر ہوا ہے اسکے چیئرمین جنرل سعید قادر صاحب ہیں یہ تینوں ملیں بولان ٹیکسٹائل مل بیلیلی ٹیکسٹائل اور اوتھل ٹیکسٹائل مل یہ اسوقت قومی ملکیت میں چل رہی تھیں اور اسکا سارا خرچہ گورنمنٹ اٹھارہی ہے اور یہ خسارے میں چل رہی تھیں جواب بند پڑی ہیں۔ جس صورت میں آپ نے پرائیوٹائزیشن پالیسی اختیار کی ہوئی ہے اس طرح تو ایسے کارخانے جو خسارے میں جارہے ہیں وہ ملک کے خزانے پر بہت بڑا بوجھ ہیں تو ان کو کیوں نہیں پرائیویٹ اداروں کو دیا جاتا۔ جب کہ اس جواب میں یہ بھی درج ہے کہ انہوں نے بڈز بھی لی تھیں اور تین فرمیں بھی آئی ہیں ان ملوں کو خریدنے کے لئے تو پھر کون سی بات تھی کہ بعد میں یہ کارروائی روک دی گئی اور کہا گیا کہ ان کو نجی شعبے میں دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس پر کچھ ارشاد فرمائیں گے ؟

انجینئر اسلام نبی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں ذرا وضاحت کرنا چاہتا ہوں ہمارے بزرگ فاضل ممبر نے فرمایا کہ اس کو پرائیویٹائزیشن پالیسی کے تحت کیوں نہیں کیا جا رہا ہے میں فرق بتادوں اور کمپنیوں کے مقابلے میں اس میں فرق یہ ہے یہ پاکستان اور ایران کی ایک مشترکہ کمپنی ہے جس میں پاکستان کی انویسٹ منٹ 51 فیصد ہے اور ایران کا 49 فیصد حصہ ہے جب حکومت پاکستان کی پرائیویٹائزیشن پالیسی ہوئی تو حکومت کا موقف یہی تھا کہ ان کو بھی پرائیویٹائز کر دیا جائے لیکن اس میں ہمارے دوسرے پارٹنر ایران کی بھی رائے لینا ضروری تھی اور ایران کا موقف ہمیشہ یہ رہا ہے کہ ان ملوں کو جو 83ء سے نقصان کی وجہ سے بند ہو گئے تھے۔ ان کو revive کر دیا جائے۔ ایران کے سپیکر اور وزیر خارجہ جب پاکستان میں آئے تھے تو انہوں نے یہی کہا کہ ان ملوں کو revive کر دیا جائے پچھلی جولائی میں ایران میں مشترکہ کمیشن کی جب میٹنگ ہوئی تو اس میں یہ متفقہ طور پر فیصلہ ہو گیا کہ ایران جو ہمارا پارٹنر ہے اس کی بات ماننی چاہئے اور یہ طے ہو گیا کہ ان ملوں کو پرائیویٹائز

نہیں کیا جائے گا بلکہ revive کیا جائے گا۔ ان کو چلانے کے لئے ایران نے کافی رقم کی پیشکش کی ہے۔ اس لئے اب اس کو پرائیوٹائزیشن لسٹ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اور اس کو دوبارہ چلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : ضمنی سوال جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جس طرح یہ ملیں بلوچستان میں خسارے میں چل رہی ہیں اسی طرح سندھ میں بھی کوئی چار پانچ ٹیکسٹائل ملیں ایسی ہیں کہ جو خسارے میں چل رہی ہیں یا دوسری جگہوں پر کچھ ہوں گی لیکن وہاں مزدوروں کی ماہانہ تنخواہ آٹھ سو روپیہ ہے اور ابھی حال ہی میں حکومت نے جو دو سو روپیہ دینے کا اعلان کیا ہے تو کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ دو سو روپے بلوچستان کے مزدوروں کو کیوں نہیں دیئے گئے ؟

دوسری بات یہ ہے کہ پانچ لاکھ روپے ان کی تنخواہوں میں سے کاٹے گئے ہیں جو میڈیکل الاؤنس اور دیگر الاؤنس وغیرہ وغیرہ ہیں یہ کیوں کاٹے ہیں ؟ تیسری بات یہ ہے کہ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ ان کو چلانا ہے تو کیوں ان ٹیکسٹائل ملز کے مزدوروں کو نکالا جارہا ہے ؟

انجینئر اسلام نبی : میں سمجھ رہا ہوں کہ بنیادی طور پر سوال بولان ٹیکسٹائل مل اور لسبیلہ ٹیکسٹائل مل یعنی جو پاک ایران ٹیکسٹائل ملز ہیں ان کے بارے میں ہے اس لئے جواب کو اسی حد تک محدود رکھ رہا ہوں۔ اس میں سوال جو دو سو روپے ماہوار مزدوروں کو دینے کا تھا تو اس کی پوزیشن یہ ہے کہ جتنی رقوم آتی ہیں وہ وزارت خزانہ سے آتی ہیں۔ اور جو بھی ہمیں پیسے ملتے ہیں ہم وہاں دلوا دیتے ہیں۔ اس میں وزارت پیداوار کی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ ڈالنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جو بھی پیسے وہاں سے آتے ہیں ہم وہاں دلوا دیتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی : محترمہ! میرے دوسرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا کہ پانچ لاکھ روپیہ جو انہوں نے salaries سے کاٹا ہے خصوصی طور پر بیلہ اور اتھل ٹیکسٹائل ملز کے مزدوروں سے تو یہ پانچ لاکھ روپے ان کی salaries سے کیوں کاٹا ہے اور پھر ایک بات یہ ہے کہ ان کو نکالا کیوں جارہا ہے جب کہ ان کی پالیسی یہ ہے کہ دونوں

ٹیکسٹائل ملز پاک ایران اشتراک کے تحت چلیں گی ان کو نیشنلائز نہیں کیا جائے گا تو پھر ان کو کس لئے نکالا جا رہا ہے ؟

انجینئر اسلام نبی : ان ملوں میں سے نکالنے کا عمل کسی قسم کا نہیں ہوا لیکن وہاں پہ surplus سٹاف کافی زیادہ ہے اور حکومت کی جو سکیم golden hand shake کی تھی اس کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی تھی اور وہاں کی CBA اس میں participate کر رہی تھی جبری نکالنے کا کوئی process نہیں تھا یہ آپس میں مل بیٹھ کر طے کر کے نکالنے کا عمل تھا اور وہ بھی حکومت کی گولڈن ہینڈ شیک سکیم کے تحت تھا کیونکہ جب ان کو revive کرنا ہے تو اس میں کم از کم ٪ 50 مزدور فالتو ہو جائیں گے۔ لیکن جو بھی چیز ہے وہ حکومت کی بنائی ہوئی پالیسی کے تحت ہو گی۔

دوسرا سوال جو ہے 5 لاکھ روپے کے کاٹنے کا، اسکی میرے پاس اطلاع نہیں ہے لیکن میں پالیسی کے طور پر یہ بتا رہا ہوں کہ اس میں ہمارے ہاں سے کسی قسم کا کاٹنا وغیرہ نہیں ہو رہا جو بھی چیز وزارت مالیات سے آتی ہے وہ pass-on کر دی جاتی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سپلیمنٹری۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا وزیر موصوف جواب دے سکیں گے کہ یہ ملیں خسارے میں حقیقت میں نہیں جا رہی تھیں بلکہ ان کو خسارے میں ملکی monopolists نے رکھا otherwise یہ بالکل منافع میں جا رہی تھیں اور اپنے لیبرز کو payments بھی کر سکتے ہیں اور منافع بھی دے سکتے ہیں۔

انجینئر اسلام نبی : میں سمجھ رہا ہوں کہ اس میں میرے جواب دینے کی کوئی چیز نہیں ہے یہ ملیں آج کی بنی ہوئی نہیں ہیں یا یہ ایک سال کے اندر نہیں بنیں۔ یہ 83ء میں بند ہو گئی تھیں اور 79ء میں بنی تھیں۔ اور اس وقت ان کا بنیادی مقصد منافع کمانا نہیں تھا بلکہ socio-economic consideration سے بنائی گئی تھیں اور جو بھی وجوہات تھیں اس کے جو نتیجے نکلے وہ صاف ظاہر ہیں۔ مزید کچھ نہیں کہہ سکتا 83ء سے بند پڑی ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب سریاب ٹیکسٹائل مل کو کس طرح ختم کیا گیا اور اس کو پھر فروخت کیا گیا یہ خصوصی طور پر monopolists کا پلان تھا کیا یہ صحیح ہے ؟

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب میر عبدالجبار صاحب سپلیمنٹری سوال۔

میر عبدالجبار : وزیر صاحب نے انتہائی فصاحت و بلاغت سے جو فرمایا ہے وہ اپنی جگہ درست ہے اور میں اس سے قدرے اتفاق بھی کروں گا اور جب انہوں نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ ان کا کوئی خیال نہیں ہے کہ ان ملوں کو پرائیویٹائزیشن پالیسی کے تحت لیں۔ تو یہ کیسے ہوا کہ ان تین فرموں کے لئے انہوں نے بھی لی ہیں' جو رابعہ انڈسٹریز' ہاشوانی گروپ' اور میسرز یعقوب کی جانب سے دی گئی تھیں جب حکومت نے فیصلہ کر ہی لیا تھا کہ نہیں دینی ہیں تو یہ offers bids کیوں کر لی گئی تھیں۔

انجینئر اسلام نبی : ان ملوں کو revive کرنے کا فیصلہ 31 جولائی کو ہوا ہے اور یہ offers جو ہیں یہ پہلے سے آئے ہوئے تھے یہ طلب نہیں کئے گئے تھے بلکہ پہلے سے آئے ہوئے تھے۔ اور اگر اس کے بارے میں کوئی تفصیلات معلوم کرنی ہیں تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ پرائیویٹائزیشن کمیشن سے رجوع کریں جو ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس کے پاس پوری تفصیلات ہوتی ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب منظور گچکی صاحب last supplementary

جناب منظور احمد گچکی : میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو golden hand shake ہے یا poisonous hand shake ہے پتہ نہیں کیا ہے یہ جو کر رہے ہیں وہ مزدوروں کو کتنا دے رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ گولڈن ہینڈ شیک میں مزدور کچھ نکلیں گے تو کتنا per head amount ان کو دیا جارہا ہے۔

انجینئر اسلام نبی : اس سلسلے میں ابھی پہلے سے کچھ کہنا مناسب نہیں ہے ان میں آپس میں ابھی بات چیت ہو رہی ہے اور جو بھی finally decide ہو گا اور دونوں parties جتنے پہ راضی ہوں گی تو وہی قابل عمل ہو گا اور یہ اس گولڈن ہینڈ شیک سے ذرا مختلف ہے جو کمپنیاں پرائیوٹائز کی جارہی ہیں۔ کیونکہ اس میں revive کرنے کا سلسلہ ہے اس لئے یہ معاملہ ذرا سا مختلف ہے۔ لیکن اس میں CBA انتظامیہ اور متعلقہ ادارے کی آپس میں بات چیت ہو رہی ہے لیکن ابھی یہ قطعاً فیصلہ نہیں ہوا کہ گولڈن ہینڈ شیک میں کتنی رقم اور کتنے لوگوں کو دی جائے گی یہ آپس میں سیٹل منٹ ہو رہا ہے بات ابھی جاری ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی اگلا سوال نمبر 118۔

118. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the names of the Pharmaceutical Companies and their drugs which have been allowed increase in their maximum retail prices since 1st September, 1990 till 30th June, 1991 indicating also percentage of such increase and reasons, if any; and

(b) the names of the Pharmaceutical Companies and their drugs which have not been allowed to increase their maximum retail prices during the above period with reasons, if any?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) During 1st September, 1990 to 30th June, 1991 prices of 77 drugs of 25 companies as per attached Annex-I were revised. The reasons were depreciation of Pak rupee against foreign currencies, increase in the cost of raw materials/packing materials in the international market increase in the cost of freight, electricity, gas, octroi, labour charges etc. Price increases were given to avoid shortage and black marketing of essential medicines.

(b) Companies as given in Annexure-II had applied for price revision of about 199 medicines. On 26th May, 1991, after getting approval of E.C.C., 9.5% indexation was allowed to these medicines also but not for the medicines for which price increase was already allowed after 1-1-1990. On the implementation of the decision of E.C.C. all the cases of price revision of medicines stand disposed off.

(*Annexures have been placed in the Senate Library*)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سپلیمنٹری سوال۔

سید اقبال حیدر : مجھے وزیر موصوف نے لاتعداد دوائیوں کی فہرست ضرور فراہم کی ہے جس کا میں مشکور ہوں لیکن حیرانگی کی بات ہے محترمہ ! کہ ایک وقت میں اس ملک میں سو فیصد ' ڈیڑھ سو فیصد ' دو سو فیصد ' تین سو فیصد ' چار سو فیصد تک price rise حکومت پاکستان ان دوائیوں کی allow کر رہی ہے ' محترمہ ! میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ چار سو فیصد تک کی eye-drops price rise کے لئے allow کیا ہے۔ خدا کے واسطے پاکستان کے عوام پر رحم کریں ان فارماسیوٹیکل کمپنیوں کو اتنا زیادہ امیر بنانے کی

ضرورت criterian ہے کہ کسی کسی ایک دوائی کی قیمت تو آپ نے 33ء3 ٪ اور کسی دوائی کی قیمت آپ نے ڈیڑھ سو' دو سو' تین سو چار سو فیصد تک بڑھائی ہے تو یہ فرق جو آپ نے رکھا ہے اس کا basis مجھے بتا دیں کہ کیا ہے ؟ ان مراعات کی بنیاد کیا ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میں پہلے ہی گزارش کر چکا ہوں لیکن وہ میرا مطلب سمجھے نہیں' میں نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے سو فیصد یا اس سے زیادہ ان دوائیوں کی بڑھی ہیں جن کے raw material کی قیمتیں اس ملک میں بڑھ گئی ہیں۔ جہاں سے ہم در آمد کرتے ہیں اور دوسرا فیکٹر ہے depreciation ' جن دوائیوں کے خام مال کی قیمت باہر نہیں بڑھی ان کے اضافے کی percentage کم ہے اور جن دوائیوں کے خام مال کی قیمتیں باہر بڑھی ہیں ان کی قیمت depreciation اور دیگر وجوہ کی بنا پر قیمت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی بہرہ ور سعید صاحب سپلیمنٹری۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : جناب کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ imported drugs میں کون سے اجزاء کی قیمتیں زیادہ ہو گئی ہیں۔ اور کن کی کم ہو گئی ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے جس کی وجہ سے آپ نے 5 سو فیصدی تک قیمت بڑھانے کی اجازت دی ہے اور مزید بڑھا رہے ہیں وہ کون سی drugs ہیں ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا ! مزید بڑھانے کا سوال ہی نہیں ہے میں نے حال ہی میں ایک کمیٹی بھی مقرر کی ہے جو ان prices کو مزید revise کرنے کے لئے ہے اور جہاں تک آپ نے پوچھا ہے کہ وہ کون سا raw material ہے وہ اس وقت میرے پاس list موجود نہیں ہے وہ میں آپ کو سپلائی کر سکتا ہوں جس وقت آپ کہیں گے۔

سید اشتیاق اظہر : ضمنی سوال۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ادویات کی قیمتیں بڑھنے کا ایک aspect یہ بھی ہے کہ غریب لوگ اب علاج کرانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اور ان کی زندگیوں کو خطرہ ہے تو کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس ملک میں دوائیں تیار ہونے لگیں اور قیمتیں نہ بڑھیں اور غریب لوگوں کی دسترس میں رہیں اور وہ آج کل ہلاکت آفرینی میں گرفتار ہیں اس کا بھی متبادل ہونا چاہئے آخر یہ ہماری حکومت ہے عام عوام کا بھی خیال رکھے ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب عالی ! ہماری حکومت کی جو پالیسی اور جو نئی

نہیں۔ 23 روپے کی دوائی کی قیمت یہاں لکھا ہوا ہے سوا سو روپے ہو گی۔ اس میں کیا logic ہے ؟ جتنی آپ نے price rise دی ہے جس میں سو فیصد ٪ 70' ٪ 80' ٪ 90' ڈیڑھ سو' دو سو فیصد 'یعنی ایک وقت میں تین سو فیصد' چار سو فیصد بڑھانے کی اجازت دی ہے اس کی کیا توجیح ہے مجھے یہ سمجھایا جائے ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : محترمہ ! اس سلسلے میں جو انہوں نے بیان فرمایا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ادویات کی قیمتیں بڑھی ہیں لیکن یہ جس طرح بیان فرمارہے ہیں کہ تمام ادویات کی سو فیصد یا چار سو فیصد بڑھی ہیں ایسی بات نہیں ہے actually دواڑھائی سال سے ادویات کی قیمتیں نہیں بڑھی تھیں اور مینوفیکچرز کا یہ مطالبہ تھا نہ صرف مطالبہ تھا بلکہ انہوں نے اپنی فیکٹریاں بند کر دی تھیں مارکیٹ میں ادویات کی shortage ہو گئی تھی ان کی plea یہ تھی ایک تو ہمارے روپے کی قیمت ڈالر جرمن مارک اور پاؤنڈ کے مقابلے میں بہت کم ہو گئی تھی اس کے علاوہ جن ادویات کی کافی قیمتیں بڑھی تھیں ان کا raw material ہم import کرتے ہیں وہاں بھی ان کی raw material کی قیمت بڑھی ہوئی تھی پھر اس کے بعد depreciation پھر ہمارے ملک کے اندر لیبر چارجز بجلی اور اوور ہیڈ چارجز increase ہوئے انکی وجہ سے یہ تمام سمری ہم کیبنٹ میں لے گئے جسکو باقاعدہ منظور کیا گیا ہے پھر .E.C.C نے اس کو منظور کیا ہے اسکے بعد ہم نے تمام کمپنیوں کو اجازت دی کہ depreciation کے مطابق اپنے ریٹ بڑھائیں۔ اب کچھ ادویات ایسی ہیں جن کی قیمتوں میں جس طرح یہ فرمارہے ہیں کہ ایک سو گیارہ فیصد تک' دو سو فیصد تک اضافہ ہوا ہے لیکن وہ زیادہ نہیں ہیں۔ پچھلی حکومت کا کام یہ تھا کہ اس وقت سفارشوں پر صرف ادویات کی prices بڑھادی جاتی تھیں' آئے' وزیر صاحب کو approach کیا' کمپنیز والے آئے انہوں نے ان کو پیسہ دیا اور جناب دس فیصد تک' 30 فیصد تک prices بڑھادیں۔ آج ہماری حکومت نے uniformity پیدا کی ہے اور ہر کمپنی کو جو بھی یہاں ادویات سازی کرتی ہیں ان تمام کے لئے سہولتیں فراہم کی ہیں کہ وہ depreciation کی وجہ سے یا اور جو حالات ہمارے ملک میں پیدا ہوئے ہیں ان کی وجہ سے یہ اپنی prices بڑھا سکتی ہیں۔

سید اقبال حیدر : میں صرف وزیر صاحب سے اتنا پوچھوں گا کہ وہ کیا

ترجیحات ہیں اس سلسلے میں پرائمری ہیلتھ کیئر سسٹم، ہم نئی پالیسی میں شروع کرنے والے ہیں اس کے علاوہ ہم نے Health Foundations بنائی ہیں پنجاب نے پہلے ہی ہیلتھ فاؤنڈیشن سکیم شروع کر دی ہے۔ اسی طرح مرکزی حکومت بھی بنا رہی ہے۔ اور دوسرے صوبوں سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ بھی یہ فاؤنڈیشنز بنائیں بلکہ سندھ نے بھی کچھ پیسے مختص کئے ہیں ہیلتھ فاؤنڈیشن بنانے کے لئے 'اور بیت المال سے جیسا کہ وزیراعظم نے اپنی تقریر میں اعلان کیا ہے انہی مقاصد کے لئے خرچ کیا جائے گا مجھے امید ہے کہ انشاءاللہ نئی ہیلتھ پالیسی کے اعلان کے ساتھ جو ہم نے صوبوں کے ساتھ مل کر بنائی ہے وہ غریب عوام کے مفاد میں ہو گی۔ اور فائدے کے لئے ہو گی۔

<u>جناب گلزار احمد خان</u> : محترمہ ! جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو قیمتیں بڑھائی گئی ہیں اس کی بنیاد inflation, imported raw material ہے میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے وہاں کی شرح کی مناسبت کا خیال رکھا ہے کیونکہ غیر ممالک میں جو raw material کی قیمت اور inflation ہوئی ہے اس کی شرح اتنی نہیں ہے جتنی کہ یہاں پر قیمتیں بڑھی ہیں ؟

<u>سید تسنیم نواز گردیزی</u> : مجھے اس کی کوئی مثال دے دیں تو پھر اس کا جواب دوں گا۔

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u> : جناب گلزار صاحب۔

<u>جناب گلزار احمد خان</u> : میں نے بنیادی طور پر یہ عرض کیا ہے کہ فارن پالیسی میں کسی ملک میں دو سو فیصد inflation کسی چیز پر نہیں ہوئی..................

<u>سید اقبال حیدر</u> : وہ مثال مانگ رہے ہیں ناں ! تو ٹنکچر آیوڈین اور آئی ڈراپس ان میں کون سا ایسا raw material ہے جس پر آپ نے تین سو فیصد قیمت میں اضافہ کیا ہے۔

Tincture Iodine, Tincture Benozine, all the eye drops, Cholorophenicol suspension which is a common medicine.

اس میں کون سا ایسا خام مال استعمال ہوتا ہے۔

<u>میڈم ڈپٹی چیئرمین</u> : سارا آپ نہیں سنا سکتے۔ تشریف رکھئے۔ جناب گردیزی صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : گزارش یہ ہے کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہو کہ اگر دو سوفیصد نہ سہی لیکن خام مال کی قیمت اتنی بڑھی ہے اس کے علاوہ ایک اور فیکٹر میں بتارہاہوں کہ دواڑھائی سال کے اندر جو depreciation ہماری کرنسی کی ہوئی ہے اور مزید یہ کہ جو ریٹس ہمارے overhead charges, labour charges, electricity charges, gas charges etc. بڑھے ہیں یعنی ان تمام چیزوں کوملا کر میں نے ایک بات کی ہے کہ اس لئے prices بڑھانا ضروری ہو گئی تھیں کیونکہ مارکیٹ میں drugs کی کمی ہو گئی تھی دواساز کمپنی نے جو ضروری ادویات تھیں وہ بنانا بند کر دی تھیں بہرحال اس کے اوپر میں نے مزید بھی ایک کمیٹی بنائی ہے جو اس کو study کر رہی ہے اگر کہیں بھی کوئی خامی میرے نوٹس میں آئی توانشاءاللہ اس کو درست کرلیا جائے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر 119 منظور گچکی صاحب۔

119. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Production be pleased to state the extent of loss per annum being suffered by Bela Engineering Ltd., with reasons if any?

Engr. Islam Nabi: Bela Engineers Ltd. is in losses since 1986-87 and year-wise loss is indicated as under:—

	(Rs. in thousands)
1986-87	11160
1987-88	9344
1988-89	9840
1989-90	1309
1990-91 (provisional).	22547

The main reason for the loss is that Bela Engineers Ltd. was established for production of Bedford engines only and its profitability depends entirely on the Bedford engines. Bedford engines have become outdated with high fuel consumption and as such its principal manufacturers in UK have closed down the plant. Since the production and assembly of Bedford engines have been discontinued, the sale declined considerably from 4119 in 1982-83 to 19 in 1990-91. Year-wise

sales of Bedford is as under:—

Year	Bedford
1982-83	4119
1983-84	3362
1984-85	1629
1985-86	1293
1986-87	863
1987-88	689
1988-89	309
1989-90	415
1990-91	19

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

جناب منظور احمد گچکی : وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بیڈ فورڈ انجن بننا بند ہو گئے ہیں اس کی شاید ملک میں ضرورت نہیں رہی دوسری گاڑیاں آئی ہیں، لیکن دو چار اور انجن بیلہ انجینئرنگ لمیٹڈ میں بننا شروع ہو گئے تھے جو شاید وزیر موصوف کو معلوم نہیں ہیں تو کیا مزید بیلہ انجینئرنگ لمیٹڈ میں کوئی انجن بنانے کا پروگرام ہے چونکہ یہ پلانٹ بھی مینوفیکچرنگ کرتا ہے تو کیا اور انجن بنانے کا ارادہ ہے ؟

انجینئر اسلام نبی : بیڈ فورڈ انجن کے بنانے کا منصوبہ جب ختم کر دیا گیا تو اب اس میں ISUZU اور MAZDA کے انجن بن رہے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: I will like to ask the Minister if he can explain the losses because the losses are stated to be on account of non-sale or non-production of the Bedford Engines but I can see that in 1989-90, 415 engines were sold and in the same year the loss is only 1309 and again in 1991, only 19 engines were sold and the loss is 22547. Again in 1986-87 when the sale was 863 engines and the loss is only Rs. 11160/-. So, there is a lot of discrepancy in these figures, would he kindly explain this?

انجینئر اسلام نبی : میں ذرا صحیح طور پر explain کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کارخانہ بنا تھا وہ پروگرام کے مطابق صرف انجن بنانے کے لئے نہیں تھا چونکہ اس میں بیڈ فورڈ انجن بیڈ فورڈ ٹرک، اور بسیں بنانے کا پروگرام تھا۔ لیکن پروگرام کے مطابق وہ کارخانہ نہیں بنایا

گیا تھا اور سہولتیں جو provide کی گئیں وہ صرف انجن بنانے کے لئے تھیں اور کوئی بھی کارخانہ صرف اتنے چھوٹے پیمانے پہ جہاں انجنوں کی sale ہو رہی ہو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ صرف اس کا بیڈفورڈ انجن بنانے کے اوپر گزارہ نہیں ہو رہا تھا اور بیڈفورڈ کی ٹیکنالوجی بہت پرانی تھی اور جب یہاں جاپانی ٹرک HINO اور ISUZU اور مزدا آنے لگے تو اس میں بہت سخت مقابلہ ہو گیا تھا اس کی وجہ سے وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ لیکن نقصانات کی تفصیلات اس وقت میرے پاس نہیں ہیں لیکن بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کی sale drop ہو گئی تھی اور بیڈفورڈ ٹرک پاکستان میں اتنا کامیاب نہیں ہو رہا جتنا وہ 1970 یا 1980 کے عشرے میں تھا جب سے یہ ISUZU, HINO وغیرہ آ گئے لیکن اس کے باوجود اگر ممبر صاحب تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میں لے لوں گا لیکن یہ پرانی فگرز ہیں اور اس سوال میں چونکہ تفصیلات وغیرہ نہیں مانگی گئی تھیں اس لئے یہ میرے پاس نہیں ہیں لیکن اگر مجھے ٹائم دیا جائے تو میں ان کو مہیا کر دوں گا فریش نوٹس دے دیں۔

Syed Abdullah Shah: Madam, I am sorry when the honourable Minister has given the figures, I am only asking to explain those figures, why should he ask for a fresh notice? The figures are mentioned in the answer and the reasons for losses he has himself mentioned: "The main reason for the losses is that Bela Engineering Ltd. was established for production of Bedford Engines....." وہ جو outdate ہو گئی So why should he ask for a fresh notice? It is a simple supplementary. I think the honourable Minister should tell the House.

انجینئر اسلام نبی: میں یہ کہوں گا کہ جب وہ تفصیلات دی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ کوئی چیز معلوم نہیں کرنی جو کچھ دیا ہوا ہے تو پھر تو جواب دیا ہی ہوا ہے نقصان کی value دی ہوئی ہے کہ کتنا نقصان ہے اور اس کی وجوہات بھی دی ہوئی ہیں لیکن اس کے علاوہ اگر وہ کوئی تفصیلات یا ڈیٹیل میں جانا چاہتے ہیں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر اور تفصیلات چاہئیں تو میں دے دوں گا لیکن اس میں سب کچھ دیا ہوا ہے کتنا نقصان ہوا ہے وہ دیا ہے وجوہات دی ہیں لیکن اگر اس سے زیادہ اور کوئی انفارمیشن چاہتے ہیں تو وہ بھی مہیا ہو جائے گی۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ بنیادی طور پر نیشنل موٹرز کو فیڈ کر تا رہا ہے، نیشنل موٹرز میں اور بہت سی گاڑیاں اسمبل ہوتی رہی ہیں، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جو گاڑیاں نیشنل موٹرز میں اسمبل ہو رہی ہیں انہی کے انجن وہاں بنتے جو نہ بن سکے، وجوہات مجھے پتہ نہیں ہیں وزیر موصوف سے میں صرف یہ سوال پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کو ڈینیشنلائز کیا جارہا ہے پرائیوٹائزیشن کے عمل میں لے جایا جارہا ہے یا نہیں اور اگر یہ سلسلہ ہے تو کون کون سی پارٹیوں نے اس کی bids دی ہیں۔

انجینئر اسلام نبی : یہ ڈینشنلائزیشن کا جو عمل ہے اس میں یہ شامل ہے لیکن اس کی جتنی بھی تفصیلات ہیں وہ ہمارے ہاں نہیں ہوتیں کیا آفرز وغیرہ آئی ہیں، نج کاری کمیشن ایک پرائیویٹ ادارہ ہے جو بھی معلومات معزز رکن حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ نج کاری کمیشن سے ڈائریکٹ لے سکتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ اگلا سوال ۔

120. ***Prof. Khurshid Ahmed** (on his behalf): Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to regularise the services of *ad-hoc* doctors working in the Federal Government Hospital; If so, when?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: A summary proposing regularization of *ad-hoc* Medical Officers appointed upto 12th October, 1988, in Federal Govt. Hospitals and Resident Medical Officers working in National Institute of Cordiovascular Diseases, Karachi, was sent to the Cabinet Division on 5-6-1991 for consideration of the Cabinet. The Cabinet considered and approved the summary and the draft Bill in its meeting held on 29-7-1991. The Bill has been sent to National Assembly Secretariat on 5-9-1991 for presentation before the National Assembly. The Bill was introduced in the Assembly on 14-10-1991 and referred to the Standing Committee on Health. The Committee considered and approved the Bill in its meeting held on 2-11-1991.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال سید اقبال حیدر صاحب۔

121. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:—

(a) the share of monetary contribution of Pakistan to the Common Wealth; and

(b) the number of Pakistanis, holding any office in the Common-wealth Secretariats or in any affiliated organizations thereunder?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) The share of monetary contribution of Pakistan to the Common-Wealth for the year 1991-92 is £ 280,000 (Rs. 7,000,000). It is itemized as follows:—

(i)	Common-wealth Secretariat;	(£ 138,000)
(ii)	Common-wealth Fund for Technical Cooperation;	(£ 100,000)
(iii)	Common-wealth Youth Programme;	(£ 17,000)
(iv)	Common-wealth Foundation; and	(£ 17,000)
(v)	Common-wealth Science Council;	(£ 8,000)

(b) None. However, one Pakistani with dual nationality, Mr. Bashir Ali, is employed in the Common-wealth Secretariat against a local, non-diplomatic post.

سید اقبال حیدر : محترمہ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزارت خارجہ نے کامن ویلتھ کو دو لاکھ اسی ہزار پاؤنڈ دیئے ہیں کامن ویلتھ وہ ادارہ ہے جس میں تمام ممالک کی نمائندگی ہے لیکن اس کے عملہ میں پاکستان کے کسی ایک فرد کی بھی نمائندگی نہیں ہے تو اس کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے کہ پاکستان تقریباً 3 ملین وہاں پر contribution دیتا ہے اور وہاں پر کسی پاکستانی کو حق ملازمت کیوں نہیں ملا ہے اس کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

رانا نذیر احمد خان : کامن ویلتھ سے نکلنے کا فیصلہ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کیا تھا۔

سید اقبال حیدر : کامن ویلتھ میں شامل ہونے کا فیصلہ ہماری بینظیر بھٹو صاحبہ نے کیا تھا

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : انہوں نے سوال کیا ہے کہ پاکستان کی نمائندگی وہاں ملازمتوں میں کیوں نہیں ہے۔

رانا نذیر احمد خان : میں بتا رہا ہوں جی کہ کیوں نہیں ہے پھر میں بتاؤں گا کہ ہم آگے

کیا کر رہے ہیں اس لئے میرا جواب سننے کے لئے معزز رکن تھوڑی سی ہمت گوارا کر لیں میڈم چیئرمین یہ چونکہ ایک جذباتی فیصلہ تھا ذوالفقار علی بھٹو مرحوم صاحب کا اس وجہ سے جتنے بھی ہمارے پاکستان کے ملازمین وہاں تھے ان کو وہاں سے نکلنا پڑا اب اس میں چونکہ دوبارہ ہم شامل ہوئے ہیں ملازمتوں کے لئے نہیں بلکہ اور بہت سارے فنکشنز ہیں جو کہ دولت مشترکہ میں پاکستان مانیٹر کرتا ہے تو اس لئے اب آہستہ آہستہ حکومت پاکستان کے ساتھ اور فارن آفس کے ساتھ ان کی اس پر بات چیت چل رہی ہے کہ پاکستان کے لوگ بھی وہاں ملازمتیں حاصل کریں۔

راجہ ظفر الحق : جناب چیئرمین آپ کی وساطت سے میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کیا یہ درست ہے کہ دولت مشترکہ میں دوبارہ شامل ہوئے تقریباً ایک سال ہوا ہے دو سال ہوئے ہیں لیکن اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز میں اس کی ایجنسیوں میں یونیسکو میں آئی ایل او میں پاکستان کی نمائندگی روز بروز کم ہوتی جارہی ہے اور کیا یہ وزارت خارجہ کو علم ہے کہ ہمارے پڑوسی ملک نے وہ پوسٹیں جو کبھی پاکستان کے پاس ہوتی تھیں ان پر قبضہ جمانا شروع کر دیا ہے اس کا کیا علاج سوچا جارہا ہے ؟

رانا نذیر احمد خان : محترمہ چیئرمین صاحبہ اس کا سوال سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : بہت زیادہ تعلق ہے جی۔

رانا نذیر احمد خان : اگر معزز رکن یہ پوائنٹ آؤٹ کر دیں کہ پہلے کتنے تھے اور اب کتنے ہیں تو پھر ہم اس کی وجہ بیان کر سکتے ہیں لیکن چونکہ یہ سوال صرف کامن ویلتھ کا ہے کہ ہم کتنے پیسے وہاں لگا رہے ہیں اور کتنے وہاں ہمارے پاکستانی ملازم ہیں تو اس کا جواب ہے کہ ابھی تک کوئی نہیں ہے اور آئندہ ہم اس کی کوشش کر رہے ہیں۔

Madam Deputy Chairman : Hasan A. Shaikh Sahib on a point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh : The honourable Member has addressed you as 'Chairperson'. Could he show me any rule in the Rules of Procedure of this House where the word 'Chairperson' is mentioned and not 'Chairman'?

(*interruption*)

Madam Deputy Chairman: I cleared this from the very first day that I may be called as 'Chairman'. Iqbal Haider Sahib supplementary.

سید اقبال حیدر : محترمہ چیئرمین صاحبہ میں نے یہ سوال کیا تھا ہمارا تو مسئلہ یہ ہے کہ جب بھی ہم کوئی سوال کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ پیپلز پارٹی نے یہ کیا تھا ہر بات کا جواب یہ ہے پیپلز پارٹی نے کیا تھا تو بھئی اگر آپ کو ہمارے کام اتنے ہی پسند آتے ہیں تو آپ لوگ پیپلز پارٹی میں کیوں شامل نہیں ہو جاتے ؟

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اقبال حیدر صاحب اپنے سوال پر آیئے

سید اقبال حیدر : محترمہ ہم تو تنگ آ گئے ہیں ہر بات پر یہ الزام کہ جی یہ تو پیپلز پارٹی نے کیا تھا جو کہ relevant بھی نہیں ہوتا ماریں گھٹنا پھوٹے آنکھ ، ہم نے تو یہ سوال کیا تھا کہ موجودہ ماشاء اللہ ایفیشنٹ اور بڑے قابل افراد کی حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے میں تو اقدامات کا پوچھا تھا کہ اقدامات اٹھائے ہیں کہ پاکستانیوں کو دولت مشترکہ میں ہمیں اپنی contribution کی مناسبت سے ملازمتیں ملیں اس کا جواب ہی نہیں دیا۔

رانا نذیر احمد خان : پہلے سوال کا تو جواب یہ ہے کہ میں نے کب کہا ہے کہ یہ اچھا کام پیپلز پارٹی نے کیا میں نے کہا یہ تو برا کام تھا نکلنے کا ....

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ بتائیں کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

رانا نذیر احمد خان : جو سوال انہوں نے پوچھا ہے اس کے جواب میں گزارش ہے کہ وزارت خارجہ نے دولت مشترکہ سے گفت و شنید شروع کی ہوئی ہے جس کے نتائج حوصلہ افزاء ہیں اور تھوڑے ہی وقت میں انشاء اللہ پاکستان کو بھی سیکرٹریٹ میں نمائندگی مل جائے گی۔

سید اشتیاق اظہر : جناب والا پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ، تین ضمنی سوال ہونے چاہئیں اس سے زیادہ کی اجازت نہ دیں کیوں کہ پھر باقی سوال رہ جاتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ تو آپ لوگ فیصلہ کریں میں تو تین سے زیادہ کی اجازت دینا بھی نہیں چاہتی اگلا سوال 122۔

122. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number, nature and value of the Contracts, if any, awarded by the Government of Kuwait to public or private Sector, Pakistani companies or organizations for the re-construction of Kuwait after its war with Iraq; and

(b) the percentage of the total share, Pakistan was allocated in the said post war re-construction projects/contracts?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: (a) The Ministry of Electricity of the State of Kuwait has awarded two contracts to National Power and Construction Company (NPCC) for repairing overhead electric power lines. There is no set value of these two contracts. The expenditure is, however, assessed on day-to-day basis;

(b) At present it is not possible to work out the percentage of the total share, Pakistan was allocated in post-war re-construction projects/contracts by the Kuwaiti side.

Syed Iqbal Haider: Supplementary. I am sure the honourable Minister will agree that at the time of ceasefire there was a unanimous decision which was announced that in the reconstruction work Pakistan will be given due share in the contracts to be awarded by the Government of Kuwait. Here, I see that not a single contract has been awarded to the Government of Pakistan by the Government of Kuwait in the reconstruction of Kuwait whereas our Armed Forces had fully participated in defending the Kuwait and only except two small contracts of the Kuwait Electricity Board which is a very petty work that has been awarded. I had asked the other European countries; the allied forces have been awarded all the major contracts, please tell us the reasons why Pakistan is being so ruthlessly neglected in award of contract in the reconstruction of Kuwait.

Madam Deputy Chairman: Rana Nazir Ahmed.

رانا نذیر احمد خان : میڈم چیئرمین، میں محترم ممبر کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ وہ اس سے مطمئن ہو جائیں گے کہ ابھی جو جواب آ چکا تھا اس سے مزید میں عرض کروں کہ ایک اور کنٹریکٹ ہمارے ساتھ کویت کی حکومت نے سائن کیا ہے جو کہ

چورانوے ہزار نو سو پچاسی ملین کا پروجیکٹ ہے مائن کلیرنگ کا اور اسی طرح اور بھی بہت سارے پروجیکٹس پر ہمارے ساتھ اس کی گفت وشنید جاری ہے اور پاکستان بھی وہاں سے دوسرے ممالک کی طرح کافی کنٹریکٹ حاصل کرے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ ہم نے عراق کو مارنے کے لئے اپنی فوجیں ان کو دینے اور سیاسی طور پر اس کے لئے یورپین اور امریکن فورسز کے ساتھ پہلے سے کوئی ایگری منٹ کیا تھا کہ ہمیں پھر عراق کی شکست کے بعد کیا حصہ ملے گا اور اگر یہ نہیں کیا تھا تو اب اس کے بارے میں اس کا ریشو کیا ہے آپ کے share کا عراق کے مارنے کی جو مزدوری ہے۔

رانا نذیر احمد خان : عراق چونکہ ایک مسلم ملک ہے لہٰذا ہم نے اس کے خلاف کوئی فوج کشی نہیں کی بلکہ ہماری فوجیں صرف مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے گئی تھیں چونکہ وہ بھی ہمارا ایک دوست ملک ہے اور ہمیشہ ہر آڑے وقت میں سعودی عرب نے ہماری امداد کی ہے تو ہماری فوجیں صرف سعودی عرب کی پاک سرزمین میں مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے گئی تھیں۔

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر' جناب والا میں نہیں سمجھتا کہ کویت میں کوئی مقامات مقدسہ ہیں فوجیں سعودی عرب میں نہیں تھیں وہ کویت میں تھیں۔

میر سہراب خان کھوسہ : جناب والا میں سمجھتا ہوں کے صدام نے جو سلوک مسلمانوں کے ساتھ اور عربوں کے ساتھ کیا امریکہ کا ایجنٹ بن کر وہ تو سب کے سامنے ہے اگر وہ کویت پر حملہ نہ کرتا تو عربوں کی اور ہماری آج یہ حالت نہ ہوتی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کھوسو صاحب آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں۔

میر سہراب خان کھوسہ : میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ صدام نے عربوں کا سارا پیسہ وغیرہ ضائع کرا دیا جو عرب ہمیں امداد دیتے تھے اور مسلمانوں کی حالت بھی دگرگوں ہو گئی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے آج تک اسرائیل پر حملے کے لئے فوج کیوں نہیں بھیجی جب کہ ابھی تک انہوں نے بیت المقدس پر بھی قبضہ کیا ہوا ہے اور دوسرے قبضے بھی کر رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب عبدالرحیم صاحب آپ تشریف رکھیں۔ بہرہ ور سعید۔ سپلیمنٹری۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کیاوزیر موصوف یہ بتاناپسند کریں گے کہ عراق کی جنگ کے دوران موجودہ حکومت کی مخالفت میں اور صدام کا ساتھ دینے میں جتناپیسہ باہر سے آیا کن کن جماعتوں کو کتنا کتنا حصہ ملا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اگلا سوال 123

123. *Raja Mohammad Afzal Khan: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of Government employees sent abroad for treatment during the last financial year and total expenditure incurred thereon; and

(b) whether it is a fact that the Government employees, while away from headquarters, can receive treatment from any army hospital, if so, its procedure?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) 48 Government servants including family members were sent abroad for medical treatment. An amount of Rs. 12,600 million has been incurred on it.

(b) No, Government employees are not entitled to receive medical treatment from any military hospital without reference of authorised medical attendant.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا، جواب میں لکھا ہے کہ 48 کے قریب Government servants including their family members were sent abroad. میرا سوال یہ ہے کہ ان 48 سرکاری ملازمین پر 12،600 ملین خرچ آیا۔ آیا ان میں کوئی چھوٹے ملازمین بھی تھے جو ایک دو تین سکیلز میں تھے یا ان کی فیمیلیز تھیں اگر تھیں توان کی تعداد کیا ہے ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : مجھے یہ یقین ہے کہ اس میں چھوٹے ملازمین ضرور ہیں لیکن اس وقت مجھے ان کی تعداد معلوم نہیں کہ وہ کتنے ہیں وہ معلوم کر کے میں ان کو بتادوں گا کہ اس میں چھوٹے ملازمین بھی ہیں۔

سید اشتیاق اظہر : جناب والا، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سرکاری ملازمین کے علاوہ عام پبلک کے لوگ جو بیمار پڑتے ہیں ان کے لئے بھی آپ کے ہاں کوئی فنڈز ہیں اور ان پر آپ کتنا خرچ کر رہے ہیں ؟

سید تسنیم نواز گردیزی : موجودہ قانون کے مطابق تو جو ممبران ہمارے پارلیمنٹ یا سرکاری ملازمین ہیں یہ بھی ویسے authorised نہیں ہیں باہر علاج کے لیکن کچھ ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن کا علاج یہاں پر نہیں ہوتا تو اس کے لئے بورڈ بٹھایا جاتا ہے اور اگر بورڈ سفارش کرے تو یہ سمری وزیر اعظم کو بھیجی جاتی ہے اور ان کی منظوری کے بعد ان کو علاج کے لئے باہر بھیجا جاتا ہے جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی وزیر اعظم صاحب نے کافی ایسے لوگوں کو بھیجا ہے باہر علاج کے لئے جو afford نہیں کر سکتے اور انہوں نے اپلائی کیا انہیں باہر بھیجا گیا لیکن اس میں کوئی ایسے hard and fast rules نہیں ہیں کہ ہر شخص کے لئے یہ قانون بنایا جائے بہر حال جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ صحت فاؤنڈیشن اور بیت المال جس کا ابھی حکومت نے فیصلہ کیا ہے اس کی مدد سے میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کا علاج بھی ہو سکے گا۔

جناب گلزار احمد خان : جناب والا، میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 2 لاکھ 80 ہزار پونڈ کو کس شرح سے انہوں نے ستر لاکھ روپیہ بنایا ہے۔ it becomes about one crore twenty lac rupees اس لئے ریکارڈ کو درست کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : یہ جی ریکارڈ کو چیک کریں اور درست کریں اگلا سوال نمبر 124

124. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Health, be pleased to state: whether any Appellate Board has been constituted under the Drugs Act, 1976; if so, the names, qualifications, place of domicile and the date of appointment of its Chairman and members?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Yes. The Appellate Board constituted under section 9 of the Drugs Act, 1976, has the following

composition:

(a) Secretary.
Health Division,
Govt. of Pakistan, who shall be its *ex-officio* Chairman.

(b) Secretary,
Health Department,
Govt. of Punjab, *ex-officio* Member.

(c) Secretary,
Health Department,
Govt. of Sind, *ex-officio* Member.

(d) Secretary,
Health Department,
Govt. of Balochistan, *ex-officio* Member.

(e) Secretary,
Health Department,
Govt. of NWFP, *ex-officio* Member.

(f) One Professor of Medicine,
to be nominated by the Federal Government.

(g) One Professor of Pharmacology,
to be nominated by the Federal Government.

(h) One practising Physician,
to be nominated by the Federal Government.

(i) One representative of Law Division,
Govt. of Pakistan.

(j) Chief Cost Accounts Officer,
of the Ministry of Finance.

(k) Chairman,
Quality Control Authority, Health Division,
Govt. of Pakistan, who shall be it *ex-officio* Secretary.

The names, qualification, place of domicile and date of

appointment of the technical members of the Board other then *ex-officio* members are as follows :—

S. No.	Name	Qualification	Domicile	Date of appointment
	1	2	3	4
1.	Prof. Dr. Syed Sibtul Hasnain, Professor of Medicine, Allama Iqbal Medical College, Lahore.	MBBS (Pb) B.Sc. MCPS (Khi) FCPS (Khi)	Punjab (Sialkot)	04-01-88 (*Re*-appointed on 04-01-1991).
2.	Prof. Dr. Nasreen Javaid, Professor of Pharmacology, Fatima Jinnah Medical College, Lahore.	MBBS (Pb) M.Sc. (Pharmacology) from Canada	Punjab (Gujranwala)	17-09-88 (*Re*-appointed on 17-09-91)
3.	One Practising Physician.			

(The position is vacant due to the retirement of Dr. K. A. Azim who had been Member of the Board from 15-09-88 to 14-09-91. Fresh nomination of a practising physician is under process).

As per drugs (Appellate Board) Rules 1976, the Members, other than *ex-officio* members, of the Appellate Board shall hold office for a period of three years and are eligible for re-nomination.

Syed Abdullah Shah: I will just put one supplementary question. Will the honourable Minister state that the Board consists of three members two are from Punjab and third post is vacant. Will he consider appointing the third member from a smaller province?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Madam Chairman, the third member was already from Sindh who has retired and we are considering the third name and detinitely all the provinces are part of Pakistan and we will consider it.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر 125۔

125. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Production be pleased to state the number of projects and industrial units in public sector located in Balochistan indicating also the names of units running in loss, extent of loss per-annum, number of employees working in these units at different levels and the percentage

of employees belonging to the province of Balochistan separately in each case?

Engr. Islam Nabi: The required information is given hereafter:—

— Number of projects under Ministry of Production located in Balochistan is nil.

— Number of industrial units under the Ministry of Production is 5 (Five).

— Three units namely Bela Engineers, Harnai woollen Mills and Pak-Iran Textile Mills are incurring losses. Harnai Woolen Mills and Pak-Iran Textile Mills are in close down conditions due to un-economical operations.

— Losses incurred during the last two years by these units are given below:—

(Rs. in million)

Name of Units	Losses	
	1989-90	1990-91
Bela Engineers	1.31	22.55
Harnai Woollen Mills	15.62	4.60
Pak Iran Textile Mills*	149.67	174.47**

*Pak-Iran Textile Mills comprises two units namely:

1. Lasbela Textile Mills
2. Bolan Textile Mills

**Including projected losses for July—September, 1991.

— Number and the percentage of employees belonging to Balochistan is given below:—

Name of Units	Executive		Non-executive	
	Nos.	%	Nos.	%
Balochistan Wheels	5	8	109	44
Bela Engineers	12	17	162	48
Bolan Castings	7	7	92	45
Harnai Woollen Mills	15	68	288	88
Pak-Iran Textile Mills	39	64	2310	75

Madam Deputy Chairman: Any supplementary question.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا' صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی شرح بتائی جائے جو اس وقت اس میں نہیں ہے اگر ہوتا تو شاید میں سوال کرتا اس کا جواب بھی پورا نہیں۔

انجینئر اسلام نبی : بلوچستان ویلز کے اندر۔ پانچ کمپنیاں ہیں میں پانچوں کا بتا دیتا ہوں بلوچستان ویلز کے اندر ایگزیکٹو میں پانچ ہیں جس کی شرح 8 فیصدی ہوتی ہے اور نان ایگزیکٹو 109 ہیں جس کی شرح 44 ہوتی ہے بیلا انجینئرز میں ایگزیکٹو 12 ہیں جس کا فیصد تناسب 17 بنتا ہے اور نان ایگزیکٹو 162 ہیں جو 48 فیصدی بنتی ہے بولان کاسٹنگز میں 7 ایگزیکٹوز ہیں جو سات فیصدی بنتے ہیں نان ایگزیکٹو 92 ہیں جو 45 فیصدی بنتے ہیں ہرنائی وولن ملز میں 15 ایگزیکٹو ہیں جو شرح 68 فیصدی بنتی ہے اور نان ایگزیکٹو 288 ہیں جو 88 فیصدی بنتی ہے پاک ایران ٹیکسٹائل ملز میں 39 ایگزیکٹو ہیں اور اس کی شرح 64 فیصدی بنتی ہے اور نان ایگزیکٹو 2310 ہیں جو 75 فیصدی ہوتی ہے میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ انفارمیشن کافی ہے۔

Madam Deputy Chairman: Question No. 126 was deferred. Next question No. 127. Qazi Hussain Ahmed.

127. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the companies which import chemical "PEFLACINE" and the countries from where it is imported; and

(b) the medicines manufactured from the said chemical indicating also their names, retail and whole sale prices?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) Peflacine is not a chemical. It is the brand name of Pefloxacine Mesylate Dihydrate which is being imported from France by M/s Rhone Poulenc, Wah Cantt, Rawalpindi.

(b) *Name of medicine*	*M.R.P. (in Rs.)*
Peflacine Tab (Rhone Poulenc, Wah Cantt).	253.00/2x5's

Ministry only fixes maximum retail prices.

Madam Deputy Chairman: Next question No. 128. Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani.

128. ***Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of medical equipments imported from Japan in the Children ward of PIMS, Islamabad;

(b) the number of equipments installed or not installed till July 1991; indicating also the number of equipments which are out of order; and

(c) whether it is a fact that Air conditioning unit of the said ward is out of order; if so, since when?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a)7,234.

(b)	(i)	No. of equipments installed	7,097
	(ii)	No. of equipments not installed	137
	(iii)	No. of equipments out of order	25

(c) No.

Madam Deputy Chairman: No supplementaries. Next question No. 129.

129. ***Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani:** Will the Minister for Health be pleased to state the names of the doctors working in the Government Hospitals of Islamabad running their private clinics and also drawing the non-practising allowance?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: None.

Madam Deputy Chairman: Next question No. 130.

130. ***Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) number of children upto twelve years of age who died in the Government Hospitals, including CDA Hospital during the period from 1-1-1991 to 20-7-1991 due to negligence of the staff; and

(b) the action taken by the Government against those doctors/para-medical staff responsible for the death of these children?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) None due to negligence of the staff.

(b) Does not arise.

Madam Deputy Chairman: Next question 131.

131. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that the Government of Pakistan had imported a Lithro Trophy machine for the treatment of Kidneys, if so, the place where this machine has been installed?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: The Federal Ministry of Health has not imported or installed any Lithro Trophy machine of Federal Government hospitals.

Madam Deputy Chairman: Any supplementary?

میاں عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین صاحبہ ! اس میں میں نے پوچھایہ تھا حکومت پاکستان نے گردوں کے علاج کے لئے Lithrotrophy مشین امپورٹ کی ہے یا نہیں اس

میں منسٹر صاحب نے جواب فرمایا ہے نہ ہی کوئی امپورٹ کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی انسٹال کی گئی ہے (فیڈرل گورنمنٹ ہسپتال میں Lithrotrophy مشین) ۔ میں یہ نہیں کہنا چاہوں گا ان کی علمیت محدود ہے میں خود اعتراف کروں گا شاید میری علمیت محدود ہو لیکن مجھے قوی یقین ہے کہ Lithrotrophy مشین امپورٹ کی گئی تھی اور لگائی گئی تھی اور ناکارہ پڑی ہوئی ہے اور وہ نیلامی کی منتظر ہے کہ اسے نیلام کر دیا جائے کیا وزیر صاحب اس بارے میں اس کی دوبارہ تحقیقات کرنا مناسب خیال فرمائیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب میں نہ ان کی ذہانت پر شک و شبہ کرتا ہوں وہ بہت ہی ذہین ہیں اس وقت میرے پاس یہ انفارمیشن ہے کہ ہمارے فیڈرل گورنمنٹ ہسپتال میں یہ مشین نہیں ہے جیسا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ کہیں لگائی گئی ہے اور وہ خراب ہو گئی اس کا میں جائزہ لوں گا انکوائری کراتا ہوں لیکن ہمارا آگے پی آئی ایم ایس میں پروگرام ہے اس قسم کی مشین لگانے کا اور انشاء اللہ ہم اس کو ضرور پورا کریں گے۔

Madam Deputy Chairman: Anyother supplementary? No. Next question No. 132.

132. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that the Government of Japan had donated a blood-testing automatic machine (colta contre). If so, the name of the hospital/institution where this unit has been used indicating also the present status of the same?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: No.

Madam Deputy Chairman: Supplementary question?

میاں عالم علی لالیکا : محترمہ چیئرمین صاحبہ ' خون کو ٹیسٹ کرنے والی ایک مشین کولٹا کاؤنٹر مشین ہوتی ہے جس سے خون ٹیسٹ کرنے میں بڑی آسانی ہو جاتی ہے وہ حکومت جاپان نے پی آئی ایم ایس کے لئے تحفۃً دی ہے اور وہ بھی اسی خستہ حالی کا شکار ہے مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب بھی سید تسنیم نواز گر ... صاحب نے "نہ" میں دیا ہے جب کہ میرا اب بھی اس مشین کے بارے میں دعویٰ ہے یہ جاپانی حکومت نے تحفۃً دی تھی اس کو استعمال نہیں کیا گیا یہ فرسودگی کی حالت میں پڑی ہوئی ہے یہ نیلامی کی منتظر ہے جس طرح

لاہور کے میو ہسپتال میں کڈنی کی مشین آئی تھی وہ بیکار ہو کر نیلام ہو گئی اور وہ ڈاکٹر فتح خان کے کلینک میں بحسن وخوبی کام کر رہی ہے اسی طرح Lithrotrophy اور کولٹا کاونٹر مشین خریدی گئی تھی یہ جاپان حکومت نے تحفۃً دی تھی اس لئے یہ پی آئی ایم ایس میں موجود ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جہاں تک میو ہسپتال کا تعلق ہے وہ صوبائی حکومت کے ماتحت ہے میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اپنے ہسپتالوں کے متعلق میں categorically کہہ سکتا ہوں یہ مشین نہیں آئی اگر یہ indicate کر دیں کہاں چھپائی ہوئی ہے کہاں سے انہوں نے انفارمیشن لی ہے میں تحقیقات کرانے کے لئے تیار ہوں۔

میاں عالم علی لالیکا : اگر میں یہ ثابت کر سکوں یہ دونوں موجود ہیں اور ناکارہ اور کسمپرسی کی حالت میں پڑی ہیں تو اس پر وزیر صحت صاحب خود پر کیا تاوان عائد فرمائیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا ! اگر یہ ثابت ہو جائے تو اس کے خلاف ہم جو ایکشن لیں گے وہ سزا دیں گے وہ ساری دنیا دیکھے گی۔

Madam Deputy Chairman: Next question No. 133.

133. ***Akhundzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that many inefficacious, toxic and obsolete drugs have been registered against after de-registration and many leading physicians like Prof. Dr. Akhtar and Prof. Dr. Bhutta have pointed out the same during the last 18 months, if so, its reasons?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: No. Salcoseryl Jelly and Ointment, Catalin Eye drops and Piptal drops were registered again after de-registration on receipt of additional information regarding their efficacy and safety.

Madam Deputy Chairman: Any supplementary?

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں پہلے تو یہ عرض کروں گا کہ جو میں نے کوئسچن کیا تھا اس میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ میرا original question یہ تھا

Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that many inefficacious toxic and obsolete drugs have been registered again after de-registration and many leading physicians like Prof. Dr.

Akhtar and Prof. Dr. Bhutta have pointed out the same during the last 18 months when acting charge of Drug Controllers was given to the low qualified officers. If so, what action has been taken to remedy these malpractices?

So, the last portion of my question has not been covered by the printed question. Specifically a name was mentioned and there is nothing in this question. So, why this name has been dropped.

سید تسنیم نواز گردیزی : یہ last portion پڑھ دیں۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Dr. Bhutta has pointed out the same drug during the last 18 months when acting charge of Drugs Controller was given to a low qualified doctor. If so, what action has been taken to remedy these malpractices?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Madam Chairperson, as far as the second part of the question is concerned, it is not written here. I don't know whether it is my Ministry's fault or there is some fault in its printing.

لیکن یہ جو انہوں نے ڈاکٹر بھٹہ صاحب اور ڈاکٹر اختر صاحب کا بتایا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو medicines یہاں درج ہیں انہیں ڈی رجسٹر کرنے کے لئے گورنمنٹ کو درخواست کی گئی تھی لیکن جو متعلقہ کمپنیز ہیں جو یہ بناتی ہیں انہوں نے Appellate Board کو اپیل کی اور اس اپیل کو اپیلٹ بورڈ نے کنسڈر کیا اور پھر کچھ ایسے سپیشلسٹ ہیں جن سے انہوں نے رابطہ قائم کیا اور ان سے ان کی رائے لی گئی اور بعد میں ان کو re-registered کیا گیا ہے۔ جہاں تک انہوں نے فرمایا ہے کہ Acting Incharge ہیں medicines اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا میں بعد میں ان کو بتادوں گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : فریش نوٹس چاہتے ہیں۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : اس سوال میں جن ڈاکٹروں کے نام کا ذکر کیا گیا ہے کیا وہ ڈاکٹر جو Appellate Board میں تھے وہ ڈاکٹران سے زیادہ qualified ہیں یا ان سے زیادہ تجربہ کار ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : گزارش یہ ہے کہ یہ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں وہ میرے سوال میں نہیں ہے اس لئے یہ دوبارہ پوچھیں تو میں اس کا پورا پورا جواب دوں گا۔

بنا fresh question میڈم ڈپٹی چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب اس کے لئے
کر دے دیں۔

Any other supplementary? The Question Hour is over.

†134. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that during the last 2 years, hundreds of medicines are being manufactured under the garb of Unani medicines, if so, its reasons?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: At present manufacture and sale of Unani and other homoeopathic drugs are not regulated under the Drugs Act, 1976 or any other law. Taking advantage of this situation, some Unani drug manufacturers tend to produce and market their drugs in packing which resemble popular brands of allopathic drugs. It is proposed to bring Unani and other Homoeopathic drugs within the purview of the Drugs Act, 1976 through an amendment.

135. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for health be pleased to state whether it is a fact that the Government have not conducted departmental enquiry as regards administration of 50000 expired trasicor tablets and resale of 40000 fungus contaminated glucose drips after return from JPMC Karachi returned there to the suppliers, if so, its details?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: No. The Health Division constituted two separate enquiry committees to conduct enquiries in both the cases. In the light of the findings of the enquiry committee, the actions taken are listed in the Annexure.

Annexure

ACTIONS TAKEN IN THE CASE OF
EXPIRED TRASICOR TABLET

1. Suspension of Registration for 6 months of Trasicor tablet of M/s Ciba Geigy, Karachi.

2. The cost of the expired drug was refunded by the firm.

---

†The Question Hour being over the remaining question and their answers were placed on the table of the House.

3. Administrative action taken against officers/officials found to be responsible for negligence :—

(a)	Dr. Mirza Mahfooz Ahmed, Officer Incharge, Medical Store.	A penalty of withholding two increments for two years has been imposed.
(b)	Dr. Naseem Ahmed, Incharge Dental Medical Store.	Services terminated.
(c)	Mr. Muhammad Mustafa, Store Keeper.	Increments suspended for two years or promotion stopped for 3 years. Transferred from Medical Store.

ACTION TAKEN IN THE CASE OF RESALE OF CONTAMINATED GLUCOSE DRIPS

1. The suppliers of Glucose drips were black listed.

2. Stocks declared sub-standard by CDL and available at Afzal Pharmacy were destroyed.

3. Administrative action taken against officers/officials, found to be responsible for negligence:

(a)	Dr. Nasim Ahmad, Medical Officer.	Services terminated.
(b)	Dr. Surriya Jabeen Cheema, Medical Officer.	On the advice of the Establishment Division, a fresh enquiry is being conducted. An enquiry officer has been appointed and the charge-sheet has been finalised and is being served to the accused namely Dr. Surriya Jabeen Cheema, Medical Officer posted in the store.

136. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhry :** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) the number and nomenclature of industrial units owned by the Ministry;

(b) the profits and losses earned/incurred during the last two years; and

(c) the details of the paid taxes separately in each case?

Engr. Islam Nabi: (a) No of unit under Ministry of Production—72.

(b) The nomenclature of the units and their profit/(loss) during the last two years is given at Annex-A.

(c) the required information is given at Annex-B.

(*Annexures have been placed in the Senate Library*).

137. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Health be pleased to state as to whether the Medical Colleges teaching elopathic system, were provided funds of 3 lacs per student and similar funds are not provided to various Tibbia Colleges in the country if so, its reasons?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Under-graduate Medical Education is a Provincial subject. The Federal Government does not provide funds to Medical Colleges except for the Fatima Jinnah Medical College. The Grant-in-aid to the College for the year 1991-92 is Rs. 57,32,000/-.

The Government of Pakistan also grants aid to the National Council for Tibb as well as Tibbia Colleges. For the year 1991-92 the Grant-in-aid for National Council for Tibb is Rs. 6,40,000/- and Unani Teaching Institutions Rs. 9,70,000/-. Whereas it gives no grant-in-aid to Pakistan Medical and Dental Council which raises its own funds.

138. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) whether the Government intends to re-introduce the rationing system of wheat and sugar;

(b) whether the state of food reserves in the country is satisfactory; and

(c) whether the wheat stored in the Government godowns is fit for human consumption?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: (a) There is no such proposal.

(a) Yes.

(c) Yes.

139. *Deferred for next rota day.*

140. *Transferred to the Finance Division.*

141. *Transferred to the Finance Division.*

142. ***Malik Haji Farid Ullah Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that M. Phil classes in Medical Sciences and Basic Sciences have been closed in the Jinnah Post Graduate Medical Centre, Karachi, if so, its reasons?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: The admission of M. Phil classes has been postponed temporarily because of lack of facilities and due to financial constraints. As soon as facilities are restarted new students would be admitted in the M. Phil classes which is expected soon.

143. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) is it correct that a Research Team of the American Congress has prepared a study on Kashmir issue in which it has been suggested that the 1948 and 1949 Resolutions of the UN have lost all their meanings and relevance; and

(b) if such a study has been produced, what efforts have been made by the Pakistan Embassy/Foreign Office to clarify the Pakistani position to the members of the American Congress?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: The information is being collected from the Embassy of Pakistan Washington. The reply would be placed at the table of the House soonest possible.

@148. ***Syed Iqbal Haider:*** Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) whether any specifications to determinate the quality and grade of different varieties of edible oils, being imported in Pakistan, have been prescribed; if so, its details;

(b) whether it is a fact that these specifications, are in conformity with the specifications prescribed for the respective edible oils by the World Health Organization (WHO), U.K., U.S.A., Germany, Switzerland and other developed countries; and

(c) if so, the steps taken to prevent import of sub-standard edible oil not fit for human consumption?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Standard specifications for all imported edible oils, have been prescribed by Pakistan Standards Institution (PSI). Details at Annexure-I.

(b) The standards established on imported edible oils by PSI are at par with those recognized by the World Health Organization (WHO) and Food & Agriculture Organization of United Nations (FAO) (Annexure-I). These are also generally followed by U.K., U.S.A., Germany, Switzerland and other developed countries.

(c) Not applicable.

(*Annexures have been placed in the Senate Library*)

5. **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of pharmaceutical firms operating in the country and the location of their factories;

(b) whether it is a fact that new pharmaceutical factories are being set-up; if so where; and

(c) the requirements for setting up a pharmaceutical industry in the country?

@Transferred from the Commerce Division.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) For manufacture of drugs by way of basic, semi-basic, repacking and formulation, 224 pharmaceutical firms are licensed in the country, under Section 5 of the Drugs Act, 1976. Province-wise details giving the names of these pharmaceutical firms and their addresses are appended as Annexure-I.

(b) Yes. The names and locations of such firms are enclosed as Annexure-II.

(c) Rule 15 of the Drugs (Licensing, Registering and Advertising) Rules, 1976 framed under the Drugs Act, 1976, specifies the requirtements for setting up a pharmaceutical industry by way of basic or semi-basic manufacture in the country, whereas, rule 16 lays down the conditions for grant of licence to manufacture by way of formulation. Grant of licence to manufacture drugs by way of repacking is subject to the conditions specified in rule 18.

The rules laying down these conditions are enclosed as Annexure-III.

(*Annexures have been placed in the Senate Library*).

LEAVE OF ABSENCE

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ناگزیر حالات کی وجہ سے مورخہ 6 اور 7 نومبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سید علی حیدر آج کل لندن میں ہیں اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب زاہد اختر نے ذاتی وجوہ کی بنا پر ایوان سے 3 سے 6 نومبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : سید مزمل شاہ نے گھریلو مصروفیات کی بنا پر 5 تا 7 نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر خورشید احمد صاحب علاج کی غرض سے برطانیہ میں ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ 10 نومبر تا 22 نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : حاجی فرید اللہ خان ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 6 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب حامد ناصر چٹھہ وزیر برائے منصوبہ بندی نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کی وجہ سے 7 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ چوہدری امیر حسین وزیر برائے پارلیمانی امور نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے وہ 7 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

[At this stage the Chair was vacated by the Deputy Chairman which was occupied by the Chairman (Mr. Wasim Sajjad)]

جناب چیئرمین : جناب دو وزراء صاحبان نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنی مصروفیات کی بنا پر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی وزیر برائے مذہبی امور مورخہ 16 نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ حاجی غلام احمد بلور صاحب 7 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman: Now, we come to privilege motions. Syed Iqbal Haider on point of order.

Syed Iqbal Haider: Point of order. Sir, in the beginning of the session the Chairperson kindly wanted to accommodate my request and yesterday you were also kind enough to take my motion at the end of the session, Sir, it is a serious matter.

جناب چیئرمین : کون سی request

Syed Iqbal Haider: Public hanging of Zafar is taking place.

جناب چیئرمین : میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس پر باقاعدہ ایک موشن موو کریں۔

سید اقبال حیدر : میں نے موشن بھی موو کیا ہے ریزولیوشن بھی موو کیا ہے۔ میری صرف ایک گزارش سن لیں یہ بہت ہی بڑا سانحہ ہے۔ اس کی hanging کے بعد جب سانپ نکل جائے پھر لکیر پیٹنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا ہماری صرف ایک ہی استدعا ہے کہ آپ اس موشن کو آؤٹ آف ٹرن لے لیں میں نے موشن بھی موو کیا ہے اور ریزولیوشن بھی موو کیا ہے دونوں چیزیں موو کی ہیں۔ وہ برائے مہربانی منگوالیں۔

جناب چیئرمین : دیکھیں آج جمعرات ہے اتوار کو باقاعدہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اتوار کو آپ موو کریں اس دن پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو گا۔

سید اقبال حیدر : میں موو تو کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین : نہیں آؤٹ آف ٹرن کے لئے پہلے تو ہو سکتا ہے آپ کی آ ہی جائے ممکن ہے آپ کی موشن آ جائے کیونکہ بیلٹ ہوتا ہے اور اگر نہ آئے تو اپنے ساتھیوں سے بات کر لیں اور اس کو ڈسکس کر لیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے بات تو کر کے دیکھیں۔

سید اقبال حیدر : میں بات تو کر رہا ہوں لیکن پرسوں تک ہو سکتا ہے۔ ----

جناب چیئرمین : نہیں نہیں کوئی ایسی بات نہیں۔

سید اقبال حیدر : نہیں کل اگر اس کی hanging ہو گئی تو پورے ملک کو

شرمساری اٹھانی پڑے گی پوری دنیا میں پاکستان کا نام بدنام ہو گا کہ کیسے یہ وحشی لوگ ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین : ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر : ہے' اخبار میں یہی اطلاع ہے کہ 8 کو..................

جناب چیئرمین : بہرحال your point is noted اور اتوار کو کوشش کریں گے۔

There is a privilege motion in the name of Ishtiaq Azhar, Privilege Motion No. 8

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر' جناب میری ایک پرویلج موشن ہے، جو میں نے آج ہی صبح دی ہے اور وہ اس لئے دی ہے کہ رات کو خبروں میں ہم نے ایک چیز نوٹ کی ہے کیونکہ جہاں پر مختلف سیاسی پارٹیز ہیں وہاں پر ہم نے یہ دیکھا ہے کہ انفارمیشن میڈیا پارٹی کا نام نہیں بتاتے۔ فلاں خبر میں فلاں سینیٹر نے یہ کہا پارٹی جو ہے وہ نہیں بتاتے۔

جناب چیئرمین : اس میں استحقاق کی کیا بات ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : نہیں یہ تو ہے جی۔ جب ہم پارٹی سے آئے ہیں تو۔

جناب چیئرمین : ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ٹی وی والوں سے بات کر لیں اس میں آپ کے استحقاق کی کیا بات ہے۔ استحقاق کی کوئی بات نہیں ہے۔ بہرحال جب آئے گی دیکھا جائے گا بادی النظر میں استحقاق کی کوئی بات نہیں ہے۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

(i) *RE*: SHIFTING OF CAMP OFFICE (MINISTRY OF LAW) FROM KARACHI TO ISLAMABAD

Syed Ishtiaq Azhar: In reply to my questions, the learned Minister of Law and Justice on 17-7-91 has been pleased to state on the floor of the House that Camp Office of Ministry of Law and Justice at Karachi has been wound up in order to centralise the legal work at Islamabad and for saving.

It was further stated that Deputy Attorney General posted at

Karachi has no power to assign any case to the advocates on behalf of Government of Pakistan.

Both the answers are not correct. The officials of Ministry of Law and Justice has misinformed the House. Factual position is quite different as stated by learned Minister at the House on 17-7-1991.

After winding up the Camp Office from Karachi, only 1, O. S. (Grade-16) has been transferred from Karachi to Islamabad and all other staff is still posted at Karachi. The telephone, telex, vehicle, furnitures etc. are still in use at Karachi.

The learned Deputy Attorney General posted at Karachi is assigning court cases to various advocates and all cases are still being dealt with at Karachi.

The above facts clearly shows the breach of privilege of the House, hence the motion is admitted.

Mr. Chairman: Yes, Minister of Law.

Chaudhry Abdul Ghafoor: Opposed.

Mr. Chairman: Yes, it is opposed.

آپ اس پر کچھ مزید کہنا چاہیں گے۔

سید اشتیاق اظہر: نہیں بس میں نے جو کچھ کہا ہے اس میں ہے یہ breach of privilege انہوں نے صحیح facts بیان نہیں کئے۔

Chaudhry Abdul Ghafoor: Mr. Chairman, this question was also thoroughly gone into. I have requested them yesterday and I would again submit that this motion is sought to be moved and taken up on the two grounds Sir. No. (1) is that the stand taken by my learned predecessor that this Camp Office of Ministry of Law and justice was wound up on 23rd of December 1990 and some of the Officers were transferred to Islamabad and some of them continued working at Karachi; and No. (2) point is that the Deputy Attorney General is posted there and he is assigning cases to the Advocates and that again the answer to the question was 'no' that was not empowered to entrust cases to the Advocates. Sir. I oppose this motion on various grounds; one is that the factual position was correct at that time when the

motion was taken up, that was in July, 1991. The position was that one officer of Deputy Solicitor of grade 19-20 was posted there, he retired and afterwards that post could not be filled in and ultimately by the then Law Minister Mr. Iftikhar Gillani that post was transferred to Islamabad in the Law Ministry and was down graded to 17 to accommodate one Mr. Saeed as Asstt, Private Secretary from Peshawar but later on the only Officer working there remained grade-16 Officer and subsequently two other officers were appointed there, one is Deputy Attorney General and one is the Standing Consul. As a stop gap arrangements of course, the Deputy Attorney General, the officer appointed there was allowed to entrust cases to the advocates who were on the panel but both of the panels are in special cases, when some intricate question of law is involved from interpretation of the Constitution, naturally it is required then it is only Government who appoints that advocate and also when out of that panel somebody is interested then they seek the approval of the Law Department for the appointment etc.

So, now I know why the question is being raised quite often the reason is that two of the Officers were transferred to from those who belong to Sindh Province to the Law Department. Now, taking into consideration those difficulties at Karachi and we have reconsidered the matter of that the closure was not actually in the interest of public or the working of the law department there at Karachi; so we have reconsidered the matter and we have actually moved a summary to re-establish that office at Karachi and these two officers those who are working here in Law Department from Sindh, they will be ultimately transferred to that place. So, I feel, Sir, that there is nothing wrong in the answer given to question No. 26, 27 by the then Minister of State for Law and Parliamentary Affairs. So, I would request my friend not to press this motion, I would look into the matter and the grievances of those two officers or staff members will be mutual those who were posted here in the Law Department they will be sent back in the mean time when the summary would be approved, thank you.

Mr. Chairman: Yes, Ishtiaq Azhar Sahib.

Syed Ishtiaq Azhar: I do not press it.

Mr. Chairman: Thank you. Next is adjournment No. 30 and 33, Tariq Chaudhry and Abdur Rahim Khan Sahib.

(ii) ALLEGED OPERATION BY THE ARMED FORCES IN MOHMAND AGENCY

Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: Mr. Chairman: I seek your leave under Rule 73 to move that the proceedings of the House be adjourned to discuss the operation of anihillation and destruction of the people of Mohmand Agency by the Armed Forces for weeks in the month of August 1991, which is a matter of very urgent and general importance. According to the authentic reports hundreds of the people have been killed, hundreds of houses and shops have been destroyed and water and electricity connections have been disconnected during the said operation as appeared in the daily 'Jang' Rawalpindi, 12th August, 1991.

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کی کمیٹی already بنی ہوئی ہے اور جناب فدا محمد خان صاحب اس کے چیئرمین ہیں اور وہی اس چیز کو دیکھ رہے ہیں تو میرے خیال میں اس کو اسی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین : رحیم خان صاحب ذرا اس پر غور کر لیں یہ معاملہ جو آپ نے اٹھایا ہے یہ پہلے بھی اٹھایا گیا تھا اس کو سینٹ کی کمیٹی میں بھیج دیا گیا تھا اور اس کمیٹی نے اس پر کافی تفصیلی بات چیت کرنے کے بعد ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے سربراہ فدا محمد خان ہیں اور میرا خیال ہے اس سیشن کے بعد کسی وقت اس کی کارروائی بھی مزید ہو گی تو اس کے پیش نظر آپ دیکھ لیں کہ اسے پریس کرنا چاہیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین پہلی بات تو یہ ہے جو ہم نے موشن پیش کی ہے اس کے بعد سینٹ کا کوئی سیشن ہوا نہیں ہے اور سینٹ میں اس پر بحث تک نہیں ہوئی ہے یعنی یہ موشن نہیں لایا گیا ہے اگر کوئی ایسی کمیٹی بنائی گئی ہے تو میں اس کو کہوں گا ایک معنوں میں سینٹ کے حوالے سے unofficially پارلیمینٹ کے حوالے سے ایک پہلو یہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے خصوصی طور پر ہمارے قبائل کے لوگ، ان کا اپنا ایک سٹیٹس ہے ان کے ایک قسم کے self rules ہیں۔ وہاں agents کو جو مختلف قسم کی اتھارٹی ملی ہے صدر کے agents کو اور دوسروں کو، وہ اس اتھارٹی کو غلط استعمال کرتے ہیں ہمیشہ سے ہے یہ آج کا واقعہ نہیں ہے۔ وانا ساؤتھ وزیرستان میں

باقاعدہ ایک آپریشن کیا گیا۔ اور وانا کے تمام شہر کو بلڈوز کیا گیا۔ کسی ادارے نے بھی یہ نہیں پوچھا کہ ایک شہر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا اور کس اتھارٹی کے کہنے پر ہوا۔ پھر اس کے بعد خیبر پر باقاعدہ توپوں سے حملہ کیا گیا operations کئے گئے ہم پشاور میں گولوں کی آواز سن رہے تھے اور وہاں کے گاؤں کے گاؤں اور شہروں کے شہر اجاڑ دیئے اور لوگوں کو مارا۔ اسی طرح درہ آدم خیل میں بھی اسی طرح کا ایک آپریشن کیا گیا اور پھر مہمند میں گندھاب جو باقاعدہ سب سے بڑی وہاں کی ایک منڈی ہے اس کو مکمل طور پر destroy کیا گیا۔

جناب والا ! یہ عمل مسلسل بغیر کسی اتھارٹی کے کیوں ہو رہا ہے۔ یہاں جو مہمند ایجنسی میں آپریشن ہوا، وہاں کے جو حقیقی پولیٹیکل ایجنٹ ہیں وہ Executive authority ان معنوں میں نہیں ہیں کہ وہاں کے rulers ہیں ہمارے وہاں کے دستور میں یہ provision ہے کہ ہماری اس پارلیمینٹ کے قانون کا اس پر اطلاق اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک صدر direct نہ کرے۔ اور صدر کی direction بھی جناب والا ! اس صورت میں ہو سکتی ہے جب وہ ٹرائبل قومی جرگے سے منظوری ہو یعنی کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ٹرائبل ایریا میں کسی قسم کا عمل کرے۔ کسی قانون کا اس پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہاں ٹرائبل ایریا کی مہمند ایجنسی میں جو عمل ہوا جناب والا ! وہ یہ تھا کہ..........

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں آپ تفصیل میں چلے گئے ہیں اس کی admissibility پہ بات کریں ناں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس کی اہمیت کے پیش نظر میری عرض یہ ہے کہ یہ admissible ہے جناب والا ! وہاں پر چینی کی ایک بوری پر دس روپے..........

جناب چیئرمین : یہ تو ساری تفصیلات کی باتیں ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : تو عرض یہ ہے کہ اسی طرح جو مختلف مظالم ہو رہے ہیں تو ان لوگوں کو یہ حق ہے کہ جن پر نہ کوئی کسی قسم کا ٹیکس ہے اور نہ کچھ اور، اس کے خلاف جو بھی وہ protest کریں، وہاں کا جرگہ جب protest کرتا ہے تو یہاں سے فوجیں مارچ کرتی ہیں اور وہاں operation کرتی ہیں۔ جناب آپ بڑے عالم ہیں اور سب یہاں بڑے عالم بیٹھے ہوئے ہیں انگریزوں کا ایک طریقہ ہوتا تھا کہ punitive

punitive expeditions کرتے تھے، آج 40 سال بعد ہم کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں لیکن expeditions ہوتے ہیں اور ہمیں برباد کیا جاتا ہے اور ہمارے خون کو بہایا جاتا ہے۔ جناب عالی۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کوئی بھی کمیٹی ہو اس کا میں احترام کرتا ہوں لیکن وہ کمیٹی اس سینٹ میں با اختیار بن جائے اور سینٹ کی منظوری سے اس میں تمام پارٹیوں کے لوگ ہوں۔ اور وہاں کی انٹیلیجنس ہے مظہر علی شاہ کو کیا اختیار ہے کہ لوگوں کو برباد کرے اور ان کے کروڑوں روپے کو تباہ کرے اس کی انکوائری کی جائے اور ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا اور جرائم کئے ہیں میں کہوں گا کہ ان کو سزا دی جائے۔ ایسے ہی یہ نکل جاتے ہیں۔

میری عرض یہ ہے کہ اگر یہاں سینٹ کی کمیٹی ایک بنے اور وہ وہاں مکمل انکوائری کرے۔ اس میں میں یہ کہوں گا کہ وہاں کے گورنر جنجوعہ صاحب کے بھی orders ہیں اس کی بھی انکوائری ہو کہ اس کو کیا اختیار تھا کہ تمام علاقے کو برباد کرے۔ اس کی انکوائری ہو اگر یہ کر سکتے ہیں تو............

جناب چیئرمین : اس میں یہ ہے کہ آپ کی جو کمیٹی قبائلی علاقہ جات کے لئے ہے اسی میں باقاعدہ ایجنڈے پہ لا کر بات چیت سن کر کمیٹی بنائی گئی تھی اور اب یہ کمیٹی باقاعدہ طور پر authorized ہے کہ اس کی چھان بین کرے اور مجھے خوشی ہے کہ کمیٹی کے جو سربراہ ہیں وہ فدا محمد خان صاحب ہیں جو سابقہ گورنر بھی ہیں اور ان کو اس علاقے کا کافی پتہ بھی ہے اس میں ہمارے ٹرائبل علاقے کے ممبران بھی شامل ہیں۔ میرے خیال میں آپ اس پر غور کر لیں کہ آپ اس کو پریس کرنا چاہیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! میں سب اپنے رہنماؤں کا احترام کرتا ہوں لیکن جناب ہمارے گورنروں کی شہرت اچھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں اس معاملے کو چھوڑیں اب یہ دیکھیں کہ پریس کرنا چاہیں گے اس کو ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : ہمارے جو اس میں ٹرائبل نمائندے ہیں اس کمیٹی میں، تو میں یہ کہوں گا کہ یہ کمیٹی با اختیار بنائیں۔ جس کو مکمل اختیار ہو۔

جناب چیئرمین : تو اس کو پریس کریں گے اس بیان کے پیش نظر کہ کمیٹی کے پاس چلا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : اگر یہ کمیٹی اس طرح یہاں Construct ہو۔۔۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی، آپ کے ہاؤس کی سٹینڈنگ کمیٹی ہے۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں جناب ہاؤس کی سٹینڈنگ کمیٹی کو سمجھ رہا ہوں اس کے علاوہ کوئی نہیں بن سکتی جناب والا ؟

جناب چیئرمین : نہیں اب تو بن گئی ہے ناں اب آپ کی جب رپورٹ آ جائے گی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اب اس طرح کریں نا کہ آپ کمیٹی کے چیئرمین سے بھی بات کر لیں اور جب کمیٹی کی رپورٹ آئے گی تو ایوان میں اس پر بحث بھی ہو جائے گی۔ اگر آپ چاہیں گے تو۔ کیونکہ جو بھی کمیٹی کی رپورٹ ہوتی ہے ایوان اس پر بحث بھی کر سکتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : بس ٹھیک ہے میں اس میں یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ جب کمیٹی کی رپورٹ سینٹ میں آ جائے تو اس پر مکمل بحث ہو۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے شکریہ جی۔

So, in the light of this statement by the Minister that the matter will be taken up by the committee and the report of the Committee could be debated in the House by an appropriate motion the honourable Member does not press this particular adjournment motion. Next Adjournment No. 66 — Ishtiaq Azhar Sahib.

سید اشتیاق اظہر : یہ جیسا کہ آپ نے کہا تھا کہ وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین : اچھا یہ کہتے ہیں جی کہ وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے ڈیفر کر دیا جائے۔

Next No. 67 -- Syed Is[illegible] Azhar on the reported installation of defective electric meters after 1984.

(iii) *RE:* ALLEGED TEMPERING WITH THE ELECTRICITY METERS BY KESC

Syed Ishtiaq Azhar : It has been published in daily newspapers at Karachi that all the meters installed by KESC, for recording the electric consumption hereinafter 1984 are about 10% fast. The tempering of meters by KESC is illegal, criminal breach of trust, violation of law, against the terms of licence granted to KESC by the Government cheating, fraud and against the national cause. All the members of Parliament residing in Karachi are also consumers of KESC and thus it is also breach of the privilege of members of Parliament including the undersigned.

It is highly objectionable that the tempering of meters, by the orders of then M.D. KESC Mr. Arshad Bukhari, KESC had recovered about 431 crores of rupees from the consumers including the members of Parliament illegally and this illegality is still continued.

I demand that Ministry of Water and Power should explain the position and 430 crores of rupees recovered illegally should be refunded to the consumers. If the Government had not issued any order in this respect for over charging then the then M.D. is responsible and he should be dismissed. My motion be admitted and discussed in the House.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Jam Muhammad Yousaf : Sir, I oppose this.

جناب چیئرمین : جی فرمایئے۔جی یہ کس طرح privilege motion بنتا ہے۔

سید اشتیاق اظہر : جناب یہ "جنگ" اخبار میں چھپا ہے۔ اور ایک خبر ہے پریس کانفرنس ہوئی ہے جس کی اب تک تردید نہیں ہوئی ہے۔ KESC کی منیجنگ ڈائریکٹر ارشد بخاری کے حکم پر تمام نئے میٹروں کا 10 فیصد میٹر تیز کر دیا گیا اور ان احکامات کو ابھی تک منسوخ نہیں کیا گیا۔ جس کے باعث صارفین 1984ء سے اب تک تقریباً 426 کروڑ روپے غیر قانونی طور پر ادا کر چکے ہیں انہوں نے الزام لگایا کہ رشوت خوری 'اقرباء پروری بدانتظامی عروج پر ہے بجلی کے نئے کنکشن کے حصول کے لئے سات ہزار روپے فی کس وصول کیا جارہا ہے۔ اور اس کی بہت تفصیلی بات ہے۔ میرے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اگر ہمارے وزیر واپڈا کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو میں یہ سارا ریکارڈ دینے کو تیار ہوں اور سینٹ کمیٹی واپڈا اس سارے معاملے پر غور کرے اور یہ الزامات اگر غلط ثابت ہوں تو پھر کوئی کارروائی نہ کی جائے اور اگر صحیح ثابت ہوں تو جس چٹھی پر عمل ہو رہا ہے تو پھر متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے اور غیر قانونی طور پر وصول کی گئی رقم کراچی والوں کو واپس کرائی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جناب جام یوسف صاحب۔

جام محمد یوسف : جناب میں اس بنیاد پہ اس کو اپوز کر رہا ہوں کہ جو KESC کے میٹرز various companies میں سے جو competitive bidding کے تحت select ہوا کرتی ہے ٹینڈر جو international float کیئے جاتے ہیں۔ اور جس طرح سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ جو اس میں collaboration of the meter is done is not according to the international standard پھر جو fast کرنے کے بارے میں کہا ہے کہ manufacture کرنے والوں نے کئے ہیں وہ install کئے جاتے ہیں دس فیصد میں جو تقریباً gross آتی ہے 430 کروڑ روپے تو جس طرح کہا گیا کہ دس فیصد زیادہ consumers سے چارج کیا گیا Manufacture Sir, provides sealed meters internationally اور اس کو صارف کے حوالے کیا جاتا ہے پھر خود install کئے جاتے ہیں اور ایک سال کی اس کو گارنٹی بھی دی جاتی ہے۔ اگر کوئی خرابی ہو جاتی ہے تو اسے وہ replace کرتے ہیں

Mr. Chairman: So, factually you are denying the news.

جی جناب اشتیاق اظہر صاحب کہتے ہیں کہ یہ غلط خبر ہے۔

سید اشتیاق اظہر : میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ جو میں نے proposal دی ہے کہ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی واٹر اینڈ پاور کے سامنے میں سارا ریکارڈ رکھنا چاہتا ہوں وہ انکوائری کر لے۔

جناب چیئرمین : نہیں یہ بتائیں کہ آپ کا میٹر تیز چل رہا ہے ؟

سید اشتیاق اظہر : جی ہاں میرا بھی تیز چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین : تو آپ نے کوئی رپورٹ کی پولیس کو کہ چوری ہو رہی ہے۔

سید اشتیاق اظہر : ہمارے سیکرٹری جنرل نے با قاعدہ۔

جناب چیئرمین : سیکرٹری جنرل کو چھوڑیں ذاتی بات کریں ناں آپ کا اپنا میٹر اگر غلط چل رہا ہے اور سر دست آپ نے جو الزامات لگائے ہیں وہ تو چوری بھی بنتی ہے تو آپ اس کی پولیس میں رپورٹ کریں اور با قاعدہ اس کا ریکارڈ پیش کریں۔ یعنی تحریک التواء کے حقائق سے وہ کر رہے ہیں۔

سید اشتیاق اظہر : میں یہی عرض کر رہا ہوں ناں کہ اس کی انکوائری کرائی جائے۔

جناب چیئرمین : نہیں انکوائری تو تحریک التواء کے through نہیں ہوتی ناں۔ اس میں تو یہ ہوتا ہے کہ اگر قواعد کے تحت ہے تو اس پہ بحث ہو گی۔

سید اشتیاق اظہر : موصوف یہ خود چیک کر لیں تو............

جناب چیئرمین : چلیں آپ ان کو ریکارڈ دے دیں So, in the light of the statement by the Minister, the motion is not pressed and the record to be handed over to the Minister for appropriate action.

Syed Ishtiaq Azhar: Thank you.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: OK. Next stands in the name of Hafiz Hussain Ahmad that is adjournment motion No. 78.

Mr. Manzoor Khan Gichki: On his behalf.

جناب چیئرمین : وہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ یہ تو میرا خیال ہے قواعد کے خلاف ہے کیوں جی عبداللہ شاہ صاحب ؟

سید عبداللہ شاہ : یہ خلاف قاعدہ ہے۔

جناب چیئرمین : ہاں تو مولانا صاحب نے کوئی اطلاع بھی نہیں دی اور ان کے behalf یہ بھی موشن move نہیں ہو سکتا۔ تو نہایت افسوس کے ساتھ اس کو drop کیا جاتا ہے۔ اگلا حافظ حسین احمد صاحب نمبر 82۔

That will also meet the same fate. So, that brings us to the end of the adjournment motions. Now, we move to the legislative business. Item No. 3, Chaudhry Shujaat Hussain.

Syed Iqbal Haider: Point of order, may I draw your kind attention that in the last session of the Senate while passing the Highway Authority Act an insurance was given that the amendments which were suggested by the House and appreciated by the treasury benches, will be brought in the House in the next session as an amendment of the Highway Bill that has not been done Sir.

جناب چیئرمین : وہ بھی دیکھ لیں گے جب ہائی وے بل آ جائے گا پھر دیکھیں گے۔

سید اقبال حیدر : جناب ہائی وے بل آئے گا نہیں وہ تو پاس ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین : پھر اس کا point of order میں کیسے قبول کر لوں۔

سید اقبال حیدر : وہ حکومت کی ایک assurance تھی۔

جناب چیئرمین : پھر وہ ایک مناسب طریقے سے لے آئیں۔

سید اقبال حیدر : پریویلج موشن باقاعدہ move کر لوں ؟

جناب چیئرمین : جو مرضی ہے کریں وہ دیکھیں گے جب آئے گا۔ جی جناب چوہدری صاحب آئیٹم نمبر3۔

THE SURRENDER OF ILLICIT ARMS BILL, 1991

Chaudhry Shujaat Hussain: Sir, I beg to move that the Bill to provide for the surrender of illicit arms and improvement and control of the law and order situation [The Surrender of illicit Arms Bill, 1991] as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Honourable Members: Opposed.

جناب چیئرمین : جی فرمایئے چوہدری صاحب۔ یہ بل کیا اور اس کا مقصد کیا ہے ؟

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! یہ ملک کی موجودہ امن وامان کی صورت کو سامنے رکھتے ہوئے لوگوں نے غیر قانونی اسلحہ جو رکھا ہوا تھا اس کے انسداد کے لئے جولائی

میں آرڈیننس جاری کیا گیا تھا اس کے بعد قومی اسمبلی میں اسے پیش کیا گیا جسے ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا گیا اور اب اسے اسی صورت میں سینٹ میں پیش کیا ہے تاکہ پاس کیا جائے۔۔

جناب چیئرمین : اس میں آپ نے کوئی ہتھیاروں کے بارے میں سزائیں بڑھائی ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین : جی ہاں اس سلسلے میں پہلے جو قانون تھا اس میں سزائیں بہت کم تھیں جب کہ اس میں سزائیں بڑھا دی ہیں۔

جناب چیئرمین : اچھا۔

سید اقبال حیدر : سزائیں نہیں بلکہ authority of the administration has been increased.

چوہدری شجاعت حسین : وہ جب بحث میں آئے گا تو اس میں ذکر کر دیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے۔

Syed Iqbal Haider : Sir, it is very extensive piece of legislation threfore, we need lot of time for it.

جناب چیئرمین : روز آپ کو ملتا ہے۔

سید اقبال حیدر : نہیں روز نہیں ملتا آج صبح ہمیں ملا ہے۔

جناب چیئرمین : لیکن اس کا نوٹس آپ کو پہلے مل گیا ہے۔

سید اقبال حیدر : سر یہ بل جو ہے یہ ہمیں آج ملا ہے۔

جناب چیئرمین : اس کا نوٹس سیکرٹری صاحب ! کب گیا ہے۔۔۔بہرہ ور سعید صاحب آپ کو نوٹس ملا تھا پہلے ۔۔میر عبدالجبار صاحب آپ کو ملا ہے پہلے۔

میر عبدالجبار : جی ہاں ملا ہے۔

سید اقبال حیدر : کب ملا ہے یہ پوچھیں جناب کس تاریخ کو ملا ؟ .... آج ملا۔

جناب چیئرمین : چیک کر لیتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب ! یہ سرکولیٹ ہوا ہے اور کب ہوا ہے ؟............ یہ سیکرٹری صاحب مجھے بتا رہے ہیں کہ دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس وقت نوٹس موصول ہوتا ہے تو ہر ممبر کو خط کے ذریعے اطلاع دے دی جاتی

ہے کہ یہ ' یہ بل ہیں وہ آنے والے ہیں۔ دوسرا یہ ایوان میں بھی سرکولیٹ کیا جاتا ہے۔

سید اقبال حیدر : سر ہمیں وہ خط بھی نہیں ملا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے یاد ہے کہ آپ نے یہ نوٹس اسمبلی کا پڑھ کر سنایا تھا پیر کے روز ' کہ نیشنل اسمبلی نے مندرجہ ذیل بل پاس کئے ہیں۔ سر ہمیں ابھی تک نہ نوٹس کی کاپی ملی ہے اور نہ ہی ٹیکسٹ آف دی بل ملا ہے۔ اور ان bills کی بہت لمبی فہرست ہے۔

Mr. Chairman: We will take up.

توٹیلی کمیونیکیشن والا لے لیں۔

سید اقبال حیدر : جی ہاں یہ لے لیں۔ وہ ہمیں مل چکا ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا دیکھتے ہیں اگر نوٹس چلا گیا ہے تو پھر جواز نہیں بنتا اگر نہیں تو پھر آپ کی بات جائز ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : نہیں نہیں۔ you are saying but if notice has been issued then obviously it is not the fault of the office. یعنی جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق اگر آپ کو اطلاع دے دی گئی ہے تو پھر that should be sufficient

جناب منظور احمد گچکی : بنیادی طور پر اس پر debate تو ہم اپوزیشن والے ہی کریں گے جب اپوزیشن کو ہی نہیں ملا ہے تو..................

جناب چیئرمین : نہیں میں یہی دیکھنا چاہ رہا ہوں کہ اپوزیشن کو ملا ہے یا نہیں۔ اور کیا تمام ممبران کو ملا ہے یا صرف چند ممبران کو ملا ہے اگر تمام کو چلا گیا ہے then obviously you have no justification ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور : میرا خیال ہے یہ بل پہلے بھی ایک دن ایجنڈے پر آچکا ہے اس دن بھی سرکولیٹ ہو چکا ہے آج تو یہ 2nd time بل ایجنڈے پر ہے۔ اس لئے آج اس کو مزید ڈیفر کرنا اس شکل میں کوئی جواز نہیں بنتا۔ نوٹس کے علاوہ پہلے بھی ایک دن سرکولیٹ ہو چکا ہے۔ when it is placed on the agenda Sir, it is incumbent that the Bill is circulated. It was circulated at that time.

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں یہ نوٹس انٹیریر منسٹر کی جانب سے جب سینٹ کو موصول ہوا تو ہمارے سیکرٹری عزیز احمد قریشی صاحب کا نوٹ ہے۔ Please issue to all Senators and this has been signed on 3rd of November. اب میں یہ چیک کروں گا کہ کیا ان کے احکامات کے بعد سرکولیٹ ہو گیا اگر ہو گیا ہے تو پھر fine ۔

سید اقبال حیدر : ابھی ٹیلی کمیونیکیشن کا بل لے لیں۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں یہ دیکھ لیں ناں۔ اس کو مزید چیک کر لیتے ہیں۔

میاں عالم علی لالیکا : یہ جناب ہمیں موصول ہوا ہے 3rd of November کو۔

سید اقبال حیدر : جناب والا' میں اکیلا نہیں ہوں میں کہوں گا کہ حزب اختلاف کے اراکین کے ساتھ امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے۔ حزب اقتدار کے اراکین کو تو فوراً پہنچایا جاتا ہے اور حزب اختلاف کے اراکین کو نہیں پہنچایا جاتا۔

جناب چیئرمین : وہ چیک کر لیتے ہیں کہ صرف حکومت کے ممبران کو دیا گیا ہے کہ سب کو دیا گیا ہے۔

سید اقبال حیدر : میں لالیکا صاحب کے کہنے پر یقین رکھتا ہوں ان کو ضرور ملا ہو گا انہیں ڈاکومنٹس دکھانے کی ضرورت نہیں ان کو ضرور ملا ہو گا۔ ہمیں نہیں ملا۔

Mr. Chairman: We will check it up.

جبار صاحب کافی ریکارڈر کھتے ہیں۔ جبار صاحب، آپ کو ملا ہے کہ نہیں ؟

میر عبدالجبار خان : جی مجھے مل گیا ہے۔

جناب چیئرمین : ان کو مل گیا ہے جن کے پاس ریکارڈ ہے ان کو تو مل گیا ہے۔

سید اقبال حیدر : جناب ریکارڈ تو میرے پاس بھی ہے اور اتنا موٹا ریکارڈ ہے کہ اٹھانا مشکل ہے۔

جناب چیئرمین : میں دفتر کے ریکارڈ سے چیک کر لیتا ہوں کہ یہ مل گیا ہے کہ نہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : پھر مناسب بات نہیں ہے اگر آپ کو 3ر نومبر کو نوٹس مل گیا تو پھر یہ کہنا کہ تیاری کا وقت نہیں ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ میں چیک کر رہا ہوں کہ آپ کے پتے پر جس طرح جاتے ہیں نوٹس چلے گئے ہیں کہ نہیں وہ ریکارڈ دیکھ لیتے ہیں۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین میں اجازت چاہوں گا کہ یہ بات مسلمہ ہے کہ 3 نومبر کو نوٹس گیا اور نوٹس کے ساتھ بل ہمیں موصول ہوا۔ اور جہاں تک ہمارے وزیر قانون صاحب کا یہ فرمان ہے کہ آرڈر آف دی ڈے پر بھی آیا تو جو 4ر نومبر کا آرڈر آف دی ڈے ہے اس میں بدقسمتی سے نہیں ہے اس میں 14 آئٹمز تھے اس میں یہ Illicit Arms والا بل display نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین : قانون سازی میں طریقہ کار یہی ہے کہ ممبروں کو نوٹس جاتا ہے اگر نہیں گیا تو Then you are justified. لیکن اگر یہ نوٹس چلا گیا ہے تو پھر قانون سازی کو delay کرنا مناسب نہیں ہے۔ جی یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, I wanted to say that perhaps it was sent but we were already here and they sent it at our addresses in Quetta, in Multan and Lahore at different places.

(Interruptions)

Mr. Chairman: I will just check it up.

Mr. Yahya Bakhtiar: As far as I know, I saw a notice about it on the table here, but no copy of the Bill was attached, with it.

جناب چیئرمین : میں ذرا دیکھتا ہوں کہ کیا کیا ہے۔

جناب گلزار احمد خان : جناب یہ بل تو پاس ہو ہی جائے گا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اگر اپوزیشن تھوڑی سی دل کی بھڑاس نکال لے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

جناب چیئرمین : مجھے صرف دقت یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ جو بھی طریقہ کار بنے آئندہ کے لئے بھی تو ایک گائیڈنس ہو گی یہ نہ ہو کہ ایک ایسی مثال بن جائے جو غلط ہو اگر آپ کو نوٹس اسی طریقے سے جاتے ہیں تو ہر دفعہ یہی اعتراض ہو گا تو I want to be clear کہ ہوا کیا ہے۔ Then we will see.

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین ' کل آپ نے حکم فرمایا تھا اس لئے ' "جنگ" ' "نوائے وقت" اور فرنٹیر پوسٹ ' کے متعلق آج مجھے سٹیٹمنٹ دینا تھی۔

جناب چیئرمین : چلیں جب تک وہ ریکارڈ آتا ہے آپ اسی اثنا میں وہ سٹیٹمنٹ دے دیں ' فرمائیے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ' اس سلسلے میں میں یہ کہوں گا کیونکہ اس دن فصیح اقبال صاحب نے یہ پیش کیا تھا کہ "جنگ" کے جو رپورٹر ہیں ان کے متعلق اور "نوائے وقت" کے دفتر کے اوپر حملہ ہوا اور اسی روز "فرنٹیر پوسٹ" کے ایک نمائندے کو گرفتار کیا گیا تو اس سلسلے میں حکومت سندھ نے جو رپورٹ دی ہے اس میں میں یہ کہوں گا کہ رئیس کمال کے گھر پر 27 اکتوبر 1991ء کو کچھ لوگوں نے جو کہ لطیف آباد ' حیدر آباد میں رہتے ہیں کچھ دوسرے آدمیوں کے ساتھ مل کر حملہ کیا اور ان کو مکوں اور لاٹھیوں سے زدوکوب کیا اور اس کے بعد دو موٹر سائیکلوں کے اوپر وہ حضرات جو آئے تھے وہ بھاگ گئے چنانچہ اسی دن 27 اکتوبر کو 9 بجے ان کا مقدمہ جو ہے وہ درج کر لیا گیا اور رئیس کمال نے کہا کہ میرے گھر کے اوپر پولیس گارڈ لگا دی جائے چنانچہ حکومت سندھ نے ان کے گھر کے اوپر پولیس گارڈ متعین کر دی ہے دوسرا "نوائے وقت" کے دفتر کے متعلق کہا گیا تو وہ یکم نومبر کو سات بجے شام تقریباً دو سو افراد نے روزنامہ "نوائے وقت" کے دفتر پر حملہ کیا۔ یہ افراد سوزوکیوں اور موٹر سائیکلوں پر سوار تھے فرنیچر کو انہوں نے نقصان پہنچایا اس کے علاوہ ٹیلیفون اور دوسرے سامان کو بھی توڑا ایک گاڑی جو وہاں کھڑی تھی اس کو بھی نقصان پہنچا۔ چنانچہ اس سلسلے میں پولیس نے اس کا مقدمہ کراچی میں درج کر لیا اور اب تک 16 افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے اسی سلسلے میں "فرنٹیر پوسٹ" کے جو نمائندے ہیں شبیر بھٹو ان کے متعلق انہوں نے وضاحت چاہی تھی تو میں یہ کہوں گا شبیر بھٹو کو سکھر کی بی سیکشن کی پولیس نے مورخہ 2 نومبر کو زیر دفعہ 365۔ اے میں گرفتار کیا ہوا ہے اور اس کا انہوں نے سات دن کا ریمانڈ لیا ہوا ہے جو 9 نومبر کو ختم ہو رہا ہے اس کے بعد انہوں نے کہا ہے جی کہ ہم اس سلسلے میں مزید تفصیلات بتائیں گے یہ جناب تفصیلات ہیں ان تینوں واقعات کی جو کہ حکومت سندھ نے بھی بھیجی ہیں اور میں نے ایوان کے سامنے پیش کر دی ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی، جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا، شاید حکومت سندھ کی طرف سے وزیر داخلہ کو بہت سی غلط انفارمیشن دی گئی ہے، شبیر بھٹو کو کل شام چھوڑ دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : یہ آج اخبار میں آگیا ہے جی۔

سید اقبال حیدر : وزیر موصوف کی اطلاعات زیادہ مصدقہ ہوتی ہیں ان کے پاس چودہ سے زیادہ ایجنسیز ہیں ان کو زیادہ پتہ ہو گا کہ وہ ابھی بھی ریمانڈ میں ہو گا۔

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے 365 (اے) کا ذکر کیا ہے اب ایسا تو نہیں کہ اب آج پھر ان کو دوبارہ گرفتار کر کے دکھا دیں کہ جی وہ 365 (اے) میں بند پڑا ہوا ہے کل مجھے ٹیلیفون کے ذریعے اطلاع ملی کہ ان کو رہا کر دیا گیا ہے اب یہ پتہ نہیں کہ وزیر صاحب کو کس طرح انفارمیشن ملی ہے۔ آج صبح ہوئی ہے کل کی پھر حکومت کی نیت کس طرح سے بدل گئی ہے یہ ذرا وزیر داخلہ صاحب آئندہ.......... کم از کم یہ تو پوچھ گچھ کریں حکومت سندھ سے کہ اس طرح سے کیوں کرتے ہیں کہ اس اعلیٰ ترین آگسٹ باڈی میں اس طرح سے آ کر ایوان کے فلور پر ایک ذمہ دار وزیر بیان دے رہا ہے کہ اس کو 365۔ اے میں گرفتار کیا ہوا ہے اور 9 نومبر تک اس کا ریمانڈ ہے اور کل شام کو اس کو رہا کیا گیا ہے تو یہ ساری نیت کیسے تبدیل ہوئی ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : یہ تو آپ کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : ابھی تک وہ ریکارڈ نہیں آیا، اس کو ایک دو دن کے لئے ڈیفر کر دیتے ہیں اسی دوران دوسرا لے لیتے ہیں As a special relaxation we are doing it. لیکن مہربانی کر کے آئندہ اگر رولز کی خلاف ورزی ہے تو please bring it to my notice.

سید اقبال حیدر : جناب میری ایک اور گزارش ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ اور جتنے بل آنے ہیں براہ مہربانی یقین مانیں میں ابھی بول رہا ہوں کہ ابھی تک مجھے بل کی کوئی کاپی نہیں ملی۔

<u>جناب چیئرمین :</u> آپ کا ایڈریس ہمارے پاس ہے کہ نہیں

<u>سید اقبال حیدر :</u> میں نے ایڈریس دیا ہوا ہے۔

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Yes, I have no fixed address. My learned Minister has very kindly corrected me solely because the Ministry of Works is not prepared to allot me a single suit or room to me in any hostel of the National Assembly or the Federal Lodge, and because they are diplomating against me.

<u>جناب چیئرمین :</u> نہیں پر کہیں تو آپ رات کو رہتے ہوں گے۔

<u>سید اقبال حیدر :</u> جناب والا وہ رات کو رہنے والا ایڈریس میں نے دیا ہوا ہے۔

<u>جناب چیئرمین :</u> سیکرٹری صاحب please make sure کم از کم کو جو لیڈران ہیں مختلف پارٹیز کے ہاؤس میں ان کو ذاتی طور پر ensure کریں کہ they get copies and also Iqbal Haider Sahib look at the rules and see if the rules are complied, if not, please bring it to my notice.

Syed Iqbal Haider: Thank you.

<u>سید طارق محمود :</u> میں معزز سینٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو کل تک رہائش مل جائے گی۔

<u>جناب چیئرمین :</u> کل تک رہائش مل جائے گی، اقبال حیدر صاحب آپ کو مبارک ہو۔

<u>سید اقبال حیدر :</u> شکریہ جی۔

THE PAKISTAN TELECOMMUNICATION CORPORATION BILL, 1991

Mr. Chairman: Now we take up Item No. 5, Mr. Muhammad Azam Khan Hoti, please.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Mr. Chairman, Sir, I beg to move:

> "that the Bill to establish a Pakistan Telecommunication Corporation [The Pakistan Telecommunication Corpora-

tion Bill, 1991]. as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman: Opposed.

(Opposed)

Mr. Chairman: Mr. Hoti please explain as to what is this Bill and what are its objects?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, I don't know they are using telephones but they are opposing a telephones Bill, why?

جناب والا اگر مجھے آپ تھوڑا موقع دیں گے تو میں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی آپ فرمایئے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا، یہ بل جو زیر غور ہے اور قومی اسمبلی سے پاس ہو کر سینٹ میں آیا ہے جناب والا، اس سے پہلے یہ ٹی اینڈ ٹی ڈیپارٹمنٹ ہوا کرتا تھا ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف ڈیپارٹمنٹ، اور وقت کے ساتھ ساتھ جوں جوں مواصلات کے نت نئے طریقے ایجاد ہوتے رہے اور ٹیلی فون ایک لگژری کی بجائے زندگی کی ایک ضرورت بن گئی اور جیسے انسان اور وقت کے درمیان ایک دوڑ جاری تھی اور انسان وقت سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے جناب والا یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کا دائرہ وسیع کیا جائے کیوں کہ ٹی اینڈ ٹی کے محکمے میں کچھ ایسی limitations تھیں اور کچھ ایسی رکاوٹیں تھیں کہ اس کو جس لیول پر وسعت دینے کا ارادہ ہے اور تھا اس کے درمیان بہت سی رکاوٹیں تھیں لہٰذا میں آپ کو جناب والا، ایک مثال دوں کہ پچھلے 44 سال میں اس ملک میں کل کوئی 8 لاکھ ٹیلی فون تھے جب سے یہ موجودہ حکومت وجود میں آئی تو فیصلہ کیا گیا کہ کم از کم اس بنیادی ضرورت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے اور اسی پروگرام کے تحت war footing پر توسیع کا ایک پروگرام بنایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ڈیڑھ سال میں مزید ڈیڑھ لاکھ ٹیلیفون ملک بھر میں صارفین کو مہیا کئے جائیں گو کہ بالفاظ دیگر جناب والا، دیکھا جائے تو گذشتہ 44 سال میں جتنے اس ملک میں کل ٹیلیفون کنکشن تھے یعنی آٹھ لاکھ آئندہ آنے والے ڈیڑھ سال میں کوئی ایک سو پچاس فیصد ان میں توسیع ہو رہی ہے۔

جناب والا ! اتنا بڑا منصوبہ اور اتنی بڑی war footing extension کے ساتھ ضرورت محسوس کی گئی کہ ایک autonomous body بنائی جائے تب جا کر یہ کام ہو گا کیوں کہ اس میں بہت سی involvements تھیں ایک تو افرادی قوت کی involvement ' میرا خیال ہے آج اس کارپوریشن میں کوئی تقریباً 50 ہزار کے لگ بھگ ملازمین ہیں اور اس کے علاوہ اس میں expansion کے ساتھ مزید اضافہ جو ہو گا اسکے ساتھ افرادی قوت کی ضرورت بھی پڑے گی اور پھر اس میں فنانسر بہت involve ہیں۔ چونکہ یہ ' میں سمجھتا ہوں دفاع کے بعد واحد مد ہے کہ اس کی expansion میں کافی حد تک ملکی اور غیر ملکی زر مبادلہ کی صورت میں involvements ہیں تو یہ اس بنیاد پر کہ اسکو ایک autonomous body بنایا جائے تا کہ یہ اپنے فیصلے خود کر سکے development and expansion کے ' اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ملک کا کوئی ادارہ بھی حکومت کی گرفت سے یا حکومت کے کنٹرول سے آزاد نہیں ہے اور پھر جیسے یہ معزز ایوان کے لئے پالیسیاں بناتا ہے اور پھر حکومت اس کو آگے implement کراتی ہے لیکن جس پیمانے پر اس وقت ٹیلی فون ٹی اینڈ ٹی میں اضافہ ہو رہا ہے expansion ہو رہا ہے اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ یہ کارپوریشن قائم کی جائے اب جناب والا اس میں کچھ خدشات بھی تھے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : ان پر بعد میں آئیں گے جب آپ وائنڈنگ اپ پر آئیں گے ' پہلے خدشات پر ان کو اظہار کرنے دیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : تو اس لئے جناب والا ! میں اس معزز ایوان سے استدعا کروں گا کہ یہ بل قومی اسمبلی میں بھی کافی thrash out ہو چکا ہے اور اس کو ہر ایک شق پر سیلیکٹ کمیٹی کے بعد قومی اسمبلی کے فلور پر اسکی ایک ایک شق پر بحث ہوئی ہے اور کافی لمبا چوڑا بل ہے اور clause by clause اس کو thrash out کرنے کے بعد پاس کیا گیا ہے لہٰذا میں معزز ایوان سے استدعا کروں گا کہ اس بل کی منظوری دی جائے۔

Mr. Chairman: Who wants to speak on the other side?

Syed Abdullah Shah: Sir, I have given some amendments also but they have not been so far processed.

جناب چیئرمین : آپ نے کب دی ہیں۔

Syed Abdullah Shah: I have given only this morning, Sir.

جناب چیئرمین : بہر حال آپ جنرل بحث کریں پھر اس پر آتے ہیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, my objection to this type of legislation is that it is being done by way of Ordinances when the two Houses are already there.

جناب چیئرمین : وہ بات تو اب ختم ہو گئی اب تو اس ایوان میں آ چکا ہے اب اس پر بحث کریں وہ تو آپ نے تحریک استحقاق بھی پیش کی تھی کہ آرڈیننس نہیں ہونے چاہئیں وغیرہ وغیرہ اب تو اس بل پر بحث کریں کہ یہ صحیح ہے یا غلط ہے۔

Syed Abdullah Shah: And then Sir, the way it is hurriedly passed through the Parliament, this is also not a very healthy practice. The Bill when it comes in form of Ordinance or whatever it should be circulated properly then it can go to the Committee. They can scrutinize it. After all we are making laws and then it can come to the Parliament, whether in the National Assembly or Senate for proper discussion and the amendments can be moved.

Now, I have objection to three/four provisions. This Corporation will be managing the things of billions of rupees and now the Government is being given the power to appoint the Chairman and the directors of this Corporation and no qualifications whatsoever are prescribed for these people. So, any one from the street can be appointed as a Chairman, or as a Director, anybody can be favoured in this manner. Then Sir, another provision in this Act is that if the Government wants to wind up this Corporation no rules will apply to this sort of operation. This is Section 24. Thirdly Sir, that this Corporation is being exempted from paying taxes for a period of five years.

Now, these three/four points required consideration of this august House and the honourable Minister may kindly consider my submissions as I submitted before you that I have also moved amendments to this effect that to prescribe the qualifications of these high-ups *i.e.*, the Chairman or the Directors of this Corporation, this is my submission. Thank you.

جناب چیئرمین : جناب بہرہ ور سعید صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب چیئرمین صاحب 'میں اتنا عرض کروں گا کہ روز تو ہم یہی مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارا ٹیلیفون کا کوٹہ زیادہ دیا جائے ہمیں پی سی او دیا جائے اور اگر اب اس کے لئے کارپوریشن بنائی جاتی ہے تو کچھ دوست اس پر معترض ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے ' کارپوریشن کا قیام ' اس سے ٹیلیفون کے کنکشن دینے ہیں اور اس سے جو اور ضروریات ہیں لوگوں کی وہ پوری کی جائیں گی میرے دوست نے اس طرف تو نشاندہی کی ہے کہ اسکے چیئرمین کے لئے حکومت نے کوئی کوالیفیکشن مقرر نہیں کی ہے تو یہ اتنی بڑی چیز نہیں ہے کوالیفیکشن تو خود بخود اس میں آ جائے گی کیوں کہ جو ٹیکنیکلی کوالیفائیڈ ہو گا اسی کی تقرری کی جائے گی ہمیں چاہئے کہ بغیر بحث کے اس کو پاس کریں یہ تو بڑی مفید چیز ہے عوام کے لئے بھی ' ملک کے لئے بھی اور ساری دنیا کے لئے اس کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی حسن اے شیخ۔

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, I personally oppose to this hurrying up of legislation and not giving proper time to discuss the provisions. Today or yesterday I saw a requirement *i.e.*, you can get instantly a telephone if you pay Rs. 19,704. Now, if I have money and people who want telephone have money, they did not go to the Communications Ministry, they can pay nineteen thousand rupees and get immediately the telephone. When you admit that after the Defence it is one of the most important factor in the country then you must give a chance to the people to see that they get the services on the same payment as they are doing now. If you set up an organization and still take power to appoint the Chairman and still retain power for removal of difficulties to enact Ordinances and Orders and Rules then I suppose it is your duty to ensure that people at large are not pleased because of this Corporation and I am inclined to think that this Corporation is not intended to help the people to get telephone at the proper price but to help the people to please the people because as he said my lord, the Minister said, "we want to set up this organization but there will be difficulty if we do that in the government. Because if we do that in the government then question of finances will arise. How would we get the finance?" When in the same way as people get finances in the Corporation you can also get finances. The government has set up so many Corporations — there is Karachi Electric Supply Corporation there

are sop many other corporations if they can function without any difficulty why not this Telecommunication Corporation under the Government's control in every manner including the expenditure and I must say Sir, one of the greatest difficulty I find is that you get bills for the calls you never made. There are people who maintain a regular roster of the calls they make and after two months the Bill is received and that bill says although it was issued about fifteen days back it is received on the last day of payment. You have to rush up and make payment. So, therefore, I am inclined to think that the Government should give time to consider all the aspects of this matter before they rush through.

جناب چیئرمین : اور کوئی جی جناب لالیکا صاحب۔

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا، اس ملک میں جتنی بھی کارپوریشنیں قائم ہوئی ہیں ان میں بہت کم ہیں جنہوں نے منافع کمایا ہے جنہوں نے اس ملک کے ریونیو میں اضافہ کیا ہے۔ ٹی اینڈ ٹی ڈیپارٹمنٹ واحد ایک ایسا ادارہ ہے جو پرافٹ کما رہا ہے جس نے اپنی allocation سے کہیں زیادہ انکم حاصل کی ہے اور شومئی قسمت یہ کہ اس کو اس کی earning کے تناسب سے allocation نہیں دی جاتی ترقیاتی allocation کی expansion اس کو نہیں دی جاتی۔ جناب والا، ٹیلی فون ایک ایسی چیز ہے جو سامان تعیش میں نہیں آتا بلکہ ضرورت زندگی بن گیا ہے خواہ وہ کاروباری طبقے سے متعلق لوگ ہوں سیاست سے متعلق ہوں یا زراعت سے متعلق ہوں ٹیلی فون ان کی اشد ضرورت ہے اور ٹیلی کمیو نیکیشن کارپوریشن کا قیام ایک بڑا خوش آئند عمل ہے اس میں جہاں تک میرے فاضل دوست میرے معمر بزرگ جناب حسن اے شیخ صاحب نے فرمایا /19770 روپے لے کر ٹیلی فون دے دیا جاتا ہے وہ پیسہ ناجائز طور پر نہیں لیا جاتا ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ نے ایک سکیم بنائی ہے ایڈوانس پے منٹ سکیم اس میں جو آدمی بیس ہزار روپیہ جمع کرا دیتا ہے اس کو آؤٹ آف ٹرن ٹیلی فون کنکشن مل جاتا ہے اور وہ 20 ہزار روپیہ اس کے بل میں سے منہا و مجرا کیا جاتا رہتا ہے اس طرح سے ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ کو ایڈوانس پیسے آ جاتے ہیں اور اسکی جو recovery ہے اس کے موخر ہونے کا احتمال ختم ہو جاتا ہے میں ٹیلی فون کمیو نیکیشن کے قیام کی تائید کرتا ہوں۔

جہاں تک اس میں سوال خامیوں کا ہے اس میں ایک بڑا اچھا اور حسین امتزاج پیدا کر دیا گیا ہے آرٹیکل 10 کے شامل کرنے سے جہاں چیئرمین پبلک سرونٹ ہو گا

The Chairman, Directors, Officers and servants of the Corporation shall when acting or purporting to act in pursuance of any other provision of this Act be deemed to be public servants within the meaning of Section 21 of the Pakistan Penal Code. اب یہ ایک بڑا حسین امتزاج ہے کہ کارپوریشن کا بطور کارپوریشن کے کام کرنے کا محنت کرنے کا مشقت کرنے کا ترقی کرنے کا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پبلک سرونٹ کا بطور چیئرمین ہوتے ہوئے اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال سے باز رکھنے کا ایک بڑا اچھا طریقہ ہے اور میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں اور اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ دیگر کارپوریشنوں کا تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن ٹیلی کمیونی کیشن کارپوریشن کے بل کے لئے میں درخواست کروں گا کہ اس کی پرزور تائید کریں اور اس کو پاس کریں۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of order, Sir. I did not mention this 20 thousand advance payment, I mentioned Instaphone which has been giving advertisement for the last two or three days. That is an outsider, not a government body.

جناب چیئرمین : سید اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر : ہمیں تو اس محکمے کی بڑی خوشی ہے کہ بڑے انتظار کے بعد یہ جو آرڈیننس پر آرڈیننس بنتے رہے ہیں اب یہ بل کی شکل میں ہمارے سامنے غور کے لئے آیا ہے یہ واقعی ایک بڑا اچھا اقدام تھا کہ ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ کو حکومت کی چیرہ دستیوں سے نکالا جا رہا ہے اور ایک عرصے تک سیکرٹری کمیونی کیشن اس کے چیئرمین تھے وہ بھی صورت ختم کر کے اس کا باقاعدہ کل وقتی چیئرمین مقرر کیا گیا ہے اگر اب یہ منظور نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے پھر کوئی نیا آرڈیننس جاری کر کے اس کو continue کیا جائے یا پھر یہ حکومت کی تحویل میں دے دیا جائے اس خطرے کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں یہ ٹیلی کمیونیکیشن کا جو بل ہے اس کو منظور کیا جائے اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ میں ایک طویل عرصے سے بارہ پندرہ سال سے ریفرنڈم بھی نہیں ہوا ہے وہاں کوئی سی بی اے یونین بھی نہیں ہے۔ اب اگر یہ بل منظور ہو جائے گا تو انشاء اللہ مجھے پورا یقین ہے جلد از جلد دسمبر میں ریفرنڈم کرا کے وہاں سی بی اے یونین بھی بنا دی جائے گی اور اس حوالے سے وہاں جو دھاندلیاں ہوتی رہی ہیں ان کا خاتمہ بھی ہو جائے گا

میرے خیال میں کئی نقطہ ہائے نگاہ سے یہ مناسب ہے کہ اس بل کو منظور کیا جائے اور اس سلسلے میں اب تک جو رکاوٹیں حائل ہیں وہ دور کی جائیں اور اس محکمے کو حکومتی کنٹرول سے آزاد کیا جائے اور اس پر دباؤ ڈال کر ٹیلی فون چارجز میں جو اضافہ کیا جا رہا ہے اس کا سلسلہ بھی رکنا چاہئے اس ادارے کو کام کرنے کے لئے پوری پوری آزادی ہونی چاہئے اور جب تک یہ آزادی حاصل نہیں ہوگی حکومت اپنا جبرو ستم قائم رکھے گی اور اگر یہ محکمہ ٹیلی فون کالوں پر اضافہ نہیں کرتا تو حکومت اپنا ٹیکس لگا کر اس پر جو جبر و ستم کر رہی ہے وہ جبر و ستم اس ملک کے سارے عوام پر ہے جو اس ٹیلی فون کی سروس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور اٹھانے کے حقدار ہیں اور ٹیلی فون کالوں کی شرح میں اضافہ کر کے پورے ملک کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے۔ اس میں اس محکمے کا کوئی قصور نہیں ہے میں سمجھتا ہوں یہ بل منظور ہونا چاہئے یہ کارپوریشن خود مختار ہونی چاہئے اس کو اپنا کام کرنے کا موقع ملنا چاہئے اور ایک سال میں اس کارپوریشن نے جو کارکردگی دکھائی ہے اس کی پذیرائی ہونی چاہئے اور اس میں سی بی اے یونین کا جلد از جلد ریفرنڈم کرا کر مزدوروں اور اس محکمے کے افسران کے تعاون سے ایسی فضا قائم ہونی چاہئے جیسے لالیکا صاحب نے کہا ہے ٹیلی فون ایک ضرورت بن گئی ہے اس ملک کے عوام کو سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں انہیں زیادہ پیسہ خرچ نہ کرنا پڑے ایک اچھی سروس ان کے پاس ہو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بل منظور ہو گیا تو پھر ایک اچھے کام کی اچھائی کی طرف بنیاد رکھ دی جائے گی اچھی کارکردگی کی طرف اور اس سے پورے ملک کے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Anybody else?

(Pause)

Mr. Chairman: Minister Sahib would like to respond to the observations of the honourable Members.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, I woulde certainly.

جناب والا' میں نے جیسے کہا جو بھی مسودہ تیار ہوتا ہے باوجود اس کے کہ بہت سوچ و بچار کے بعد اور خاص کر نیشنل اسمبلی جیسے ادارے سے نکل کر اس معزز ایوان میں آیا ہے وہاں بھی

اس پر کافی بحث ہو چکی ہے اور معزز سینیٹرز صاحبان کے مزید خدشات جو ہیں وہ بھی صحیح ہیں اور میں ان کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں ایک تو جیسے معزز سینیٹر نے اشارہ کیا ہے appointment of Chairman کو جناب والا نیشنل اسمبلی میں یہ نکتہ اٹھایا گیا تھا ایک amendment propose کی گئی تھی کہ The Chairman should be a man of eminence. Now Mr. Chairman, the word, "eminence", which literaly means a man of qualification, a man of knowledge in his own domain but Sir, here we are talking of an Act whereas the word, "eminence", is a literature. So, it would be difficult for the court of law to define the word, "eminence".

کہ جی eminence کیا ہے۔ 'The man of eminence' ان باتوں کو جیسے انہوں نے اٹھایا کہ سول سرونٹ ہو گا تو لازمی بات ہے جس سول سرونٹ نے حکومت کی بیس پچیس سالہ نوکری کے بعد اور اتنا تجربہ حاصل کرنے کے بعد ہم ان کا یہ رائٹ نہیں deny کر سکتے اور ان کو کہیں کہ ان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی اٹانومس باڈی کے سربراہ بن سکیں اس کے باوجود کہ اس کا تجربہ اور اتنی کاوشوں کے اتنے سالوں کی محنت کے بعد حاصل کیا ہے جناب والا ! یہ جو سروس کی بات کی گئی wrong billing کی بات کی گئی اعتراف کرنا پڑے گا کہ واقعی یہ ہوا ہے آج تک ہمارے ملک میں جو سسٹم چلتا رہا wrong billing ہوئی ہے جس کو ہم ای ایم ڈی کہتے ہیں Electro Mechanics Switch System جو manually ہوتا تھا اور آپریٹر سے کال مانگتے تھے وہ آگے ملا کر دیتا تھا یہ کوئی ریکارڈ نہیں تھا کہ وہ کال کس کے کھاتے میں ڈال دی گئی ہے میں جوں جوں اس کی ضرورت پر زور دے رہا ہوں یہ کارپوریشن بن جائے اب تمام پرانے طریقے نئے طریقوں میں تبدیل ہو رہے ہیں اب digital system آ گیا ہے digital system یہ ہے ایک تو کسی سے نا انصافی نہیں ہو سکتی، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے آدھا گھنٹہ انتظار کرایا اور دوسرے کو کال دے دی likes and dislikes جو اہلکار ہیں وہ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ سکرین پر آتا ہے اور جوں جوں اس کی باری آتی ہے وہ carry کرتا جاتا ہے دوسری بات ڈیجیٹل سسٹم میں computer کا billing in built system کا ہے اگر آپ لوکل کال کریں گے اگر آپ این ڈبلیو ڈی پر کریں گے تو جوں جوں جیسے ٹیرف ہے اس کے " ساتھ میٹر چلتا جائے گا اور ساتھ ساتھ بل بھی بنتا جائے گا تو wrong billing کا واحد حل یہ ہے کہ یہ ڈیجیٹل

سسٹم پر جائے تو wrong billing ختم ہو جائے گی اب ڈیجیٹل سسٹم پر مکمل طور پر کب جائے گا اس کے لئے میں نے گزارش کی کہ اس کے لئے ذرائع کی اشد ضرورت ہے پیسے کی ضرورت ہے یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے جیسے لالیکا صاحب نے فرمایا اس سال اس ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً 11 بلین روپے کمائے۔ اگلے سال کا ہدف 16ء2 بلین ہے۔ پھر maintenance کو دیکھیں کہ اتنی لمبی سروس جو ہے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک ملک کے چاروں کونوں میں جو لائنیں بچھی ہوئی ہیں ان کی maintenance پر کتنا پیسہ لگتا ہے پھر expansion اتنی expensive ہے جو سامان ہمارے ملک میں بن سکتا ہے ہماری فیکٹریاں بنا سکتی ہیں وہ تو یہاں پر بن جاتا ہے لیکن ایسی چیز ہے ماڈرن ٹیکنالوجی پر depend کرنا پڑتا ہے جناب والا میں ایک مثال دوں گا اب تک کراچی سے اسلام آباد تک جو سسٹم چل رہا ہے تقریباً 2600 paires ہیں لائن ہیں سرکٹ ہیں یا frequencies ہیں مطلب یہ ہے کہ 2600 لوگ بیک وقت بات کر سکتے ہیں اسی طرح اسلام آباد اور پشاور کے درمیان تقریباً 1160 ہیں اب کراچی سے لے کر پشاور تک آسٹریلیا کی مدد سے جو سسٹم بچھایا جا رہا ہے۔ fibre optic cable ایک کیبل میں 18 تاریں ہیں ہر ایک تار سر کے بال کے برابر باریک ہے اور ہر ایک تار میں بیک وقت سات ہزار speeches پاس ہو سکتیں ہیں اگر اس کو دیکھیں تو ہماری ضروریات آنے والے بیس سال میں بھی آدھی تاروں کو ہم utilize نہیں کر سکتے اس کے ساتھ اگر ایک تار بھی ہم ٹی وی کو دیں گے تو اس میں ٹی وی کے چار چینل پاس ہو سکتے ہیں جیسے ٹی وی بوسٹر بھی ہم مہیا کرتے ہیں repeaters ہم دیتے ہیں۔

دوسری طرف یہ دیکھیں کہ اس کی قیمت کیا پڑتی ہے یہ تو ٹھیک ہے کہ آنے والے expansion کے جو منصوبے ہیں ان کے لئے مدد ملے گی کوئی تکلیف پیش نہیں آئے گی اگر اس ملک میں 2 کروڑ ٹیلی فون بھی ہو جائیں تو اس کو ایک کیبل برداشت کر لے گی لیکن پھر اس کی قیمت بھی دیکھیں۔ ایک شہر کے اندر ایک میٹر گیارہ ہزار روپے میں پڑتا ہے اس کے لئے پھر فارن ایکسچینج کے جانا پڑتا ہے اس کے لئے معاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ naturally guaranteed by the Federal Government of Pakistan.

جناب والا، اس ملک کا کوئی بھی ادارہ اتنا آزاد نہیں ہے کہ وہ حکومت کے فیصلوں کے برعکس کام کرے یہ معزز ایوان جو ہیں فیصلے کرتے ہیں اور پھر قانون بناتے ہیں اور پھر حکومت وقت ان پر عملدر آمد کراتی ہے فیصلے تو یہیں ہوتے ہیں۔ جناب والا، ٹیرف کی بات کی گئی میں اس کو defend نہیں کروں گا کہ ٹیرف زیادہ نہیں ہے لیکن ٹیلی فون استعمال کرنے والا جو صارف ہے وہ تو صرف انگلی گھمانا جانتا ہے ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ انگلی گھمانے کے بعد اس میں کتنے عوامل کار فرما ہیں اس کے پیچھے کتنی بڑی فورس ہے جو یہاں اسلام آباد سے بیٹھے بکرا منڈی تک فلیٹ ریٹ پر ایک کال جاتی ہے بہت کم ملک ہوں گے جہاں فلیٹ ریٹ پر لوکل کال جاتی ہے۔ باہر جا کر آپ دیکھیں وہاں تو ایک محدود وقت کے بعد میٹر شروع ہو جاتا ہے لوکل کالز پر یہ جو حال ہی میں ٹیرف میں اضافہ ہوا ہے اس پر 25 فیصدی ایکسائز ڈیوٹی لگی جناب کمیونی کیشن کی منسٹری تو ایکسائز ڈیوٹی نہیں لگا سکتی وہ تو وزارت خزانہ کا کام ہے ان سے پوچھیں انہوں نے کیوں ایکسائز ڈیوٹی لگائی ہے ہم تو جو ٹیرف لگاتے ہیں وہی لگاتے ہیں جو قیمت ہم وصول کرتے ہیں اور اس کے بدلے پھر ہم سہولت دیتے ہیں۔

جناب والا، یہ جو ان کے خدشات ہیں صحیح ہے جیسے حسن اے شیخ صاحب نے فرمایا کہ 20 ہزار روپے لے کر ٹیلی فون لگاتے ہیں میں اس کے ڈیفنس کے لئے بالکل نہیں بولوں گا یقیناً کرپشن ہے بالکل یہاں پر رشوت لی جاتی ہے لیکن جس کا ذکر یہ کر رہے ہیں یہ الگ سکیم ہے اس سکیم کے تحت 20 ہزار روپے دے کر priority پر ٹیلی فون لگ سکتا ہے آج ملک کے تمام Exchange full ہو چکے ہیں right upto the neck وہ جوڈیڈ لائن ہے جس سے آگے نہیں ہونے چاہئیں وہ بھی دے دیئے گئے ہیں اب جب یہ expansion نہیں ہوگی more Exchanges نہیں آئیں گے کیبلز نہیں بچھیں گی تو یہ مسئلہ رہے گا اور اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اس کو سرخ فیتے سے آزاد کیا جائے ایک اٹانومس باڈی بنائی جائے اور اس کو اختیار ہو انویسٹمنٹ کا اور اپنے منصوبوں کو آگے چلانے کا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو پاس کیا جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. I will put the motion before the House. It has been moved by the Minister of State for Communications that the Bill to establish a Pakistan Telecommunication

Corporation — [The Pakistan Telecommunication Corporation Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Motion stands passed. Now, I will take the Bill clause by clause.

آپ کی کچھ امنڈمنٹس ہیں عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : وہ ابھی تک سرکولیٹ نہیں ہو رہیں۔

جناب چیئرمین : صبح ذرا وقت پر دیا کریں۔ بہرحال آپ کے پاس اس کی امنڈمنٹس ہیں۔

Syed Abdullah Shah: No. Sir, I don't have a copy. I give it to the Office.

جناب چیئرمین : کس کلاز میں وہ امنڈمنٹ ہے۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I have given the qualifications for the Chairman and the Directors, I think it is Clause 4. I will put an additional clause that the Chairman........

(*interruption*)

Mr. Chairman: It is only in Clause 4.

Syed Abdullah Shah: No, Sir. I have another amendment to Clause 24 — winding up and again in Clause 17 where it has been exempted from taxes for five years but I said it should be for only two years.

Mr. Chairman: OK, there are three amendments. Then we take up the rest of the clauses.

(*Interruptions*)

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, I would request the honourable Minister through you Sir, that he should make a statement on the qualifications of the Chairman and Directors.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: I would like to submit Sir, جناب والا یہ qualification; it is highly technical job and naturally it will require a highly skilled man

اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا۔

جناب چیئرمین : تو آپ کہہ رہے ہیں کہ qualifications ٹیکنیکل ہوں گی کہ determine کرنا کہ کون آدمی اہل ہے کوئی سول سرونٹ ہو سکتا ہے انجینئر ہو سکتے ہیں بہت پارلیمنٹرین ہو سکتا ہے کوئی بھی آدمی چلا سکتا ہے ادھر کیا لکھیں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا، یہی میں کہہ رہا تھا اس قسم کے ادارے کو چلانے کے لئے یقیناً ایک technical skilled آدمی کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی بھی حکومت یہ غلطی نہیں کر سکتی کہ جو required qualifications ہوں وہ معیار پر نہ اتریں اور اس قسم کا ادارہ ان کے حوالے کر دے۔

جناب چیئرمین : جب کوالیفیکیشن لکھ دی جائیں تو پھر writ petitions بھی ہوں گی کہ اس پر پورا نہیں اترتا پھر جھگڑا پڑ جائے گا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا how can you define it in the court of law, Sir.

جناب چیئرمین : یہ کافی جھگڑے والی بات ہو جاتی ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : بہت زیادہ جی۔ کوئی حکومت بھی یہ نہیں چاہے گی کہ اس کی بدنامی ہو اور وہ اس قسم کے ادارے کے سربراہ کو لائے جو کہ اپنے کام کو نہ سمجھتا ہو۔ کوئی بھی حکومت ایسا نہیں کرے گی اگر آپ اس کو tied down کر دیں گے اس کو کر دیں گے اور اس کی qualification degrees لکھ کے کر دیں۔

جناب چیئرمین : in any case جو بھی آپ appointment کریں گے ہاؤس میں ڈیبیٹ ہو سکتی ہے غلط ہے کوئسچن ہو سکتا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب یہ ترمیم جو انہوں نے تجویز کی ہے غالباً آپ تک پہنچ چکی ہے۔

جناب چیئرمین : جی جناب یہ ہے آپ add کرنا چاہ رہے ہیں Any' how in section 17 and 24 میں باقی ٹیک اپ کرتا ہوں and we will come to 4 (a)

So, the question is that clause (2) do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause (2) forms part of the Bill.

The question is that clause (3) do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause (3) forms part of the Bill.

The question is that clause (4) do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause (4) forms part of the Bill.

Syed Abdullah Shah wants to add clause (4) (a). Would you (Syed Abdullah Shah) like to read it out?

Syed Abdullah Shah: Sir. I will read it out.

4(a) — Qualifications of the Chairman and the Directors.

(a) *Qualifications of the Chairman.*—A person shall not be appointed as Chairman of the Corporation unless he is a citizen of Pakistan and has a degree in Electrical Engineering or Electronics from a recognized University and has also a degree as M.B.A. and has worked in a government, semi-government or a private organizations in responsible positions for not less than 20 years.

(b) *Qualifications of a Director.*—A person shall not be appointed as a Director of the Corporation by the Government unless he is citizen of Pakistan and has a degree in Electrical or Electronics Engineering from a recognized University and has also a degree of M.B.A. and has worked in a responsible position in a government semi-government or private organization for not less than ten years.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Opposed.

Mr. Chairman: Opposed. So, I will put this amendment to the House. Mr. Abdullah Shah would you like to say something on it?

Syed Abdullah Shah: Sir, I would like to say a few words.

As a matter of fact the honourable Minister has himself supported those amendment. He admits that this is a very technical job and, therefore, a person who has a requisite technical knowledge will be heading this sort of Corporation. I wanted to reduce it into writing, not to give a naked power to the government to appoint anybody, and who is going to challenge the appointment of the Chairman/Director if they say he is a suitable person, eminent person as it has been done even in the past. That is why, those Corporations failed. Because you put the bureaucrats or non-technical persons on a technical job, those corporations do not make any profit. So, I have moved these amendments with a very clear idea to make the Corporation a success that they should appoint proper people for these positions.,

Mr. Chairman: Yes please Mr. Azam Hoti.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, I would oppose the proposed amendment on technical grounds. As I submitted earlier کہ اس کو bind نہ کریں If you make it a law it becomes an Act. پھراس کی definition مشکل ہوجائے گی۔ define کرنامشکل ہوجائے گااور جیسے میں نے کہاکہ اس کے ڈائریکٹر پر آپ قدغن لگارہے ہیں اس کے ڈائریکٹر کون ہیں۔ اکنامک افیئرز ڈویژن کا سیکرٹری ہے ڈیفنس کاایک نمائندہ ہے فنانس کا ہے ؟وہ سارے کوالیفائیڈ لوگ ہیں اس پر آپ کوئی قدغن لگادیں گے یا bind کردیں گے Tomorrow it will be difficult. As far as that he should be Pakistani that I agree, Sir. Naturally that will be a Pakistani.

Syed Abdullah Shah: That should be inserted in law.

(interruption)

جناب چیئرمین : آپ assurance دے دیں ناں کہ that no non-Pakistani will be appointed.

جناب محمد اعظم خان ہوتی : اگر پہلے ہی کوئی اس طرح کیاہے توٹھیک ہے۔

I would say. Sir, I oppose this.

Mr. Chairman: O.K.

I put this amendment to the vote of the House. Yes please Saeed Qadir Sahib.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I support what the Minister has stated that laying down the qualifications would be a very adverse step in this respect and all large corporations in the world including the T&T Corporation elsewhere, do not lay down such qualifications because the eminence is not necessarily only in electronics, it could be in other fields. For instance a Chartered Accountant is highly acceptable anywhere in the world. The largest corporations in the world are appointing people who are technically eminent but technical eminence does not mean degree only in one particular field of speciality. So, how much are you got to describe? So, I think.....

Mr. Chairman: Some of the most reputed organizations in America are headed by lawyers.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Yes.

Mr. Chairman: Even the technical corporations.

یعنی Ford Corporation کا جو Head ہے

I don't think that he is a Motor Mechanic.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Absolutely.

Mr. Chairman: Anyhow

یہ تو بعد کی بات ہے

So, I will put the amendment to the vote of the House.

Syed Abdullah Shah has moved that: Section 4(a) be added after section (4) as follows:

4(a) Qualifications of the Chairman and the Directors

(a) *Qualification of the Chairman.*—A person shall not be appointed as Chairman of the Corporation unless he is a citizen of Pakistan and —

(1) has a degree in Electrical Engineering or Electronics from some recognized University and also a degree as M.B.A., and

(2) has worked in a government, semi-government or a private organization in a responsible position for not less than 20 years.

(b) *Qualifications of Directors.*—A person shall not be appointed as a Director of the Corporation by the Government unless he is a citizen of Pakistan and has a degree in Electrical or Electronics Engineering from a recognized University and also a degree of MBA and has worked in a responsible position in any government, semi-government or a private organization for not less ten years.

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman: The amendment stands rejected.

Now, I move the next clauses. As there is no amendment for clauses 5 to 16, may I put them together?

(allowed)

Mr. Chairman: The question is that clauses 5 to 16 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clauses 5 to 16 form part of the Bill.

Now, clause (17) there is an amendment by Syed Abdullah Shah Sahib please move the amendment.

Syed Abdullah Shah: Sir, I move my amendment —

"that in Section 17 insert the word 'two' instead if 'five' in the last line."

<u>جناب چیئرمین</u> : یعنی ٹیکس ہالیڈے آپ کہتے ہیں دو سال کی ہو پانچ سال کی نہ ہو۔ جی اس کی کیا وجوہات بتاتے ہیں آپ ؟

Syed Abdullah Shah: Sir, as a Corporation is being established it will be in a way partly privatized and the shares will be given to the public. So, I want this Corporation to give some benefit in taxes to the Government as well. Why to give it a such a long tax holiday? Already this T&T department is making profit. It is not a losing organization. So, when they are already making profit why to give them a long time to exempt it from taxes. So, I think two years should be sufficient for the new corporation to establish itself and then they should start paying taxes.

Mr. Chairman: Yes please Azam Hoti Sahib.

فرمائیے کیوں oppose کر رہے ہیں ؟

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, it is just like a newly born industry. یہ واپڈا اتنا منافع کمانے والا ادارہ ہے اگر اس کو جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے 5 سال کا عرصہ ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کوئی بھی its a commercial concern اور یہ بات توصحیح ہے کہ یہ منافع کمارہا ہے لیکن اپنی مینٹیننس پہ جتنا لگا رہا ہے اس کا حساب لگائیں۔ اور پھر جتنی expansion کے لئے اور مزید منصوبوں کے لئے جتنے پیسوں کی ضرورت ہے وہ جو کمارہا ہے اس کے دس گنا زیادہ اس کے لئے درکار ہوتے ہیں تب کہیں جاکر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گا اور اس قابل ہو گا کہ یہ پھر کم لاگت سے اپنے مینٹیننس یا اپنے منصوبے چلا سکے گا اور زیادہ پیسے اس کے پاس آتے رہیں گے تو اس وقت ٹھیک ہے لیکن شروع میں جب تک یہ establish نہیں ہوتا اور پاؤں پر کھڑا نہیں ہوتا جیسے ایک عام انڈسٹری کو ضرورت ہے یہ کوئی غیر مناسب بات نہیں ہے ان کو ملنا چاہئے۔

Mr. Chairman: Thank you. So, the amendment by Syed Abdullah Shah I will move before the House:

Syed Abdullah Shah, Senator, has moved:

> "that in section 17 insert the word 'two' instead of 'five' in the last line."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman: The amendment stands rejected.

Now, the question is that clause 17 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 17 forms part of the Bill.

The question is that clauses 18 to 23 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 18 to 23 form part of the Bill.

There is an amendment to clause 24, Syed Abdullah Shah would you kindly move the amendment?

Syed Abdullah Shah: Sir, with your permission, I move my amendment that:

> "in section 24, insert the words 'all the' instead of the word 'no' in the beginning, delete the words 'by order of the Federal Government and in such manner as the Federal Government may direct', and instead insert the word 'law'.
>
> Now Sir, my submission is that under section 24, this Corporation is being exempted from the operation of the Company Laws and other laws. It says:
>
> No provision of law relating to the winding up of companies shall apply to the corporation. I want it to be as anyother organization subject to the laws of the land. That is the object of my amendment.

Mr. Chairman: Yes please Minister of State for Communications, Mr. Azam Hoti.

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا ! فیڈرل گورنمنٹ تو کبھی بھی غیر قانونی فیصلے مسلط نہیں کرتی۔ جو بھی ہوتا ہے وہ law کے تحت ہوتا ہے۔ اور وہ lawful ہوتے ہیں lawful implementation ہوتی ہے اور وہ law کون بناتا ہے وہ یہیں بنتا ہے تو کل

کو اگر ان کو کوئی خامی دکھائی دے تو وہ اس کو question کر سکتے ہیں اسی فلور پر ' اور کوئی ایسا unlawful act کبھی ایک lawful گورنمنٹ نہیں کرتی۔

جناب چیئرمین : جی کوئی حکومت unlawful act بھی نہیں کرتی۔

I will put the amendment to the vote of the House.

چلیں جی یہ بھی آج بات ہو گئی

According to Syed Abdullah Shah Sahib in section 24, insert the words 'all the' instead of the word 'no' in the beginning, delete the words 'by order of the Federal Government and in such manner as the Federal Government may direct', and instead insert the word 'law'.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment stands rejected.

The question is:

that clause 24 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 24 forms part of the Bill.

The question is:

"that clause 25 form part of the Bill"

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 25 forms part of the Bill.

The question before the House is:

"that Clause 1, Short Title, Extent, Commencement and Preamble do form part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Clause 1, Short Title, Extent, Commencement and Preamble form part of the Bill. Next Item No. 6.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, I beg to move:—

"that the Bill to establish a Pakistan Telecommunication Corporation [The Pakistan Telecommunication Corporation Bill, 1991], be passed."

Mr. Chairman: The question before the House is that it has been moved by Mr. Muhammad Azam Khan Hoti, the Minister of State for Communication:—

"that the Bill to establish a Pakistan Telecommunication Corporation [The Pakistan Telecommunication Corporation Bill, 1991], be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Next Item No. 7.

THE PAKISTAN MARITIME SHIPPING (REGULATION AND CONTROL) (REPEAL) BILL, 1991

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: Sir, I beg to move,

"that the Bill to repeal the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974 [The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Honourable Members: Opposed.

جناب چیئرمین: جی فرمایئے یہ کیا چیز ہے ؟

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا یہ جو ہم اصطلاح استعمال کرتے ہیں کہ فلاں کام کا بیڑا غرق کیا۔ وہ یہاں ٹھیک بیٹھا ہے۔ 1974ء میں جب اس کو نیشنلائز کیا گیا Maritime Shipping (Regulation) Act نکالا گیا اس وقت تقریباً اس ملک میں 9 شپنگ کمپنیاں کام کر رہی تھیں۔ ان کو یکجا کر کے ایک Maritime Shipping Corporation بنایا گیا اور اس وقت ان کی تعداد کوئی 48 تک جا پہنچی۔ اس میں ایک کمپنی تھی جس کا نام پین اسلامک سٹیم شپ کمپنی تھا جو ان 9 کمپنیوں میں شامل تھی کچھ عرصے بعد وہ کمپنی نکال دی گئی پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن سے اس بنیاد پر کہ اس میں بیرونی سرمایہ invested تھا اور court نے verdict دیا and by the time they got this verdict and they got this company out of the Pakistan National Shipping Corporation, three vessels had already been scrapped, اور ان کو 5 لائسنس واپس کر دیئے گئے۔ اور اسکے بعد جناب ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک آ گئی اور بیڑے غرق ہوتے رہے ایڈیشن تو ہوا نہیں' اور جو ادارے تھے یا ادارہ تھا وہ ان جہازوں کو کھاتے گئے اور یا وہ سکریپ ہوتے گئے چونکہ نئی ایڈیشن تو تھی نہیں۔ وہ بیرونی شپنگ کمپنی تھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ چونکہ اس میں ایک بھی containerised vessel نہیں تھا اور پچھلے چند سالوں میں جو کارگو کی shipment ہے وہ continuous ہو گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت پاکستان شپنگ کارپوریشن کے پاس 22 جہاز ہیں جس میں سے 21 کارگو کے ہیں اور ایک مسافروں کے لئے ایم وی شمس جو حجاج کرام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور عمرے کے دنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جناب والا! اس صورتحال کے پیش نظر اور دوسری طرف انٹرنیشنل مارکیٹ میں جو توقع رکھی جاتی تھی کہ اس کو اتنا بزنس ملے گا اور جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ چونکہ اس میں containerised system نہیں تھا کارگو شپ میں' تو اس کو بزنس نہیں مل رہا تھا اور یہ اپنے ہی تھوڑے بہت خام مال جو سٹیل مل وغیرہ سے مل رہا تھا 8 لاکھ ٹن پہلے تھا اور 18 لاکھ ٹن بعد میں ملا' اور پھر 10 فیصد ٹوٹل جو یہاں پر cargo shipment ہوتی ہے باہر سے' اس کے دس فیصد بمشکل یہ پورے کر رہا تھا جس سے نہ اس کے اخراجات پورے ہو سکتے تھے اور نہ پورے ہو سکتے ہیں ایسی صورتحال میں

جناب والا ! میں سمجھتاہوں کہ اس سفید ہاتھی کو رکھنا کوئی دانشمندی نہیں ہے جو کمائے نہ اور صرف خرچ ہوتا رہے اس پر، توجب وقت آئے گا توتین چار سال بعد یہ جہاز بھی نہیں ہوں گے اور وہ جو دس بارہ ہزار کا عملہ ہے وہ اسی طرح بیٹھا رہے گا۔ توجناب والا ! اسی بنا پر میں گزارش کروں گا کہ اس کو repeal کیا جائے۔ تاکہ یہ پرائیویٹ سیکٹر میں چلا جائے۔ اور بین الاقوامی معیار کا مقابلہ کر سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : جی عبداللہ شاہ صاحب آپ کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

Syed Abdullah Shah : Sir. I will just make a submission that this Act was passed by a duly elected Parliament in 1974 after due consideration of pros and cons of the law and the same is being repealed by just one line by way of Ordinance which was subsequently passed by National Assembly and now we are repealing the whole Act, with one line.

Sir, first of all the honourable Minister has not given any facts as to how this organization of shipping which is under the Government control has been making losses. He should have given in the House the complete facts as to how it got storled what were the assets when it was taken over and how it was functioning since 1974 and when it had started making losses and now it has become impossible to continue it under the Government control.

Secondly Sir, I don't think that under the present law there can be no private shipping. There is no ban on it. Any private company can buy ships and start sailing. So, I do not know why they are trying to repeal the entire law for this purpose and if they want to privatise the National Shipping Corporation they can make some other law but why should delete the entire Act passed by duly elected Parliament. This is really not advisable. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Any other observation, Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider : Thank you Mr. Chairman. In the first place Sir, the very Act which is required to be repealed is not before us and it is not supplied to us because it was not only with a view to control the Pakistan National Shipping Corporation it is for the control of the whole shipping and maritime industry and the functions are not confined to the mere running of the ships but also other functions

which are related to the maritime, if you completely repeal and divest the government of that jurisdiction to control and run the maritime shipping that is not perhaps advisable. I am sure the honourable Minister must have checked the Act itself which provided for the control of the maritime shipping and the whole functions of that.

Secondly Sir, that again Pakistan National Shipping Corporation which is wholly owned government body, it is running in profit, its shares are quoted on stock exchange, it is more than the par value. So, the way the government owned establishments are being radiculed by the present government itself is not understandable for me. Everytime they say that to make a justification for denationalization because that is among the objects and purposes for this Bill. The main object is written that to privatize this business also. Now to privatize the shipping tomorrow they will say we want to privatize the Air Force also. Sir, there is a limit of privatization, this is also a question of security of our country. It is not just shipping. Air Force, Airlines are also connected with the security of the country, they perform various functions. During the war of 1971 had there been no Pakistan National shipping Corporation, I assure you Sir, many more Pakistanis would have been stranded in Bangladesh and many more Pakistanis would have died there. Because who would have performed those functions which were in the national interest. The private sector will only perform those functions which are in the profitable interest which are not for the national interest. Sir, these are institutions there may be flaws, there may be drawbacks, there may be inefficiency there may be all sorts of ills that are but Sir, basic reasons for those ills are corruption. What is the guarantee that the private sector is being assumed to be a very honest person. How do you assume that? All kinds of crimes are committed by them the milking of the company is done by the private sector, the tax evasion is done by the private sector, the black marketing of good is done by the private sector. How do you assume that the private sector is so efficient, so honest, so competent that functions of the maritime will be best served by them?

This is very erroneous assumption, this is the only aim Sir, I will repeat this is an aim to just give the entire economy and all the major institutions in the hands of few families with whom the whole nation will be mortgaged and slaved and we will be able to do nothing but we are confident Sir, that these sort of acts are against the interest of the country and will not be accepted by the people of Pakistan. The days of this government are obviously numbered and the next government will

definitely and I make a commitment, we will again nationalize it, we will again have this Bill passed and we will again take over the national asset and let there be no misunderstanding to any person that through the force of the brute majority you may succeed in doling out and staging a Neelamghar of the entire Pakistan, you may do so, you have a brute a majority I am helpless, no amount of my sensible talking and arguments are able to pursuade my learned friend from the treasury benches to reject such de-nationalization Bills.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Though I am very proud and I am very happy and very encouraged that most of the Members of this august House disapproved and condemned the privatization policy of the manner it is being done, the manner it is being done it is being condemned and disapproved by them but despite that when it comes to voting they do vote in favour of the Bill.

انہی کے لئے علامہ اقبال نے یہ شعر کہا جناب جو مجھے پڑھنا پڑتا ہے کہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم آذان لا الہ الااللہ

جناب چیئرمین : جی انور سیف اللہ صاحب، آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب انور سیف اللہ خان : جناب اب وہ بات گزر گئی ہے تو میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔

جناب چیئرمین : چلو معاف کیا، ٹھیک ہے۔ جی عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس بل کی پہلی خواندگی پر اپنی معروضات پیش کروں جناب والا، اس وقت جو مختلف آرڈیننسز ہمارے سامنے آرہے ہیں اور ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ اس کا ایک تسلسل ہے اس میں جناب والا، ہمارے ملک میں جو کچھ بھی پبلک پراپرٹی کی شکل میں جو کچھ بنایا ہے جو کچھ develop کیا ہے یہ ایسے حالات میں ہم نے بنایا ہے اور ڈیویلپ کیا ہے کہ ہمارے ملک پر خارجی ممالک ان کی اجارہ داری اور اجارہ داری کے معنی سامراج ان کی اجارہ داری کے انٹرسٹ کے باوجود ہم نے ڈیویلپ کیا ہے اس وقت ہمارے ملک کی جو

اپنی انڈسٹری ہماری اپنی پروڈکشن ' ہمارے جو مختلف ادارے ہیں پبلک کی طرف سے اس میں اتنا کچھ بنایا ہے کہ آج ملک میں اپنے طور پر کچھ ادارے ہم نے قائم کئے ہیں یورپ کی مختلف کمپنیز' یورپ کی مختلف اجارہ داریوں کی ہر وقت یہ کوشش رہی ہے کہ ان کو یہ موقع ملے اور ہمارے پروڈکشن کو............ میں یہ کہوں گا وہ ایک درخت ایک بڑا درخت جس کے نیچے آپ ایک چھوٹا سا درخت اگانے کی کوشش کرتے ہیں وہ develop نہیں ہو سکے گا ایک درخت کے سائے میں ' یہاں ان اداروں کے سائے میں ہم بمشکل کچھ لا سکتے ہیں اب ہمارے ملک میں ایک صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ ہم میں بھی کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جن کی کچھ پرائیویٹ پراپرٹی ' انڈسٹری ہے اب ان کی کوشش ہے کہ جو کچھ پبلک نے اپنے خون سے اپنی محنت سے اپنے skill سے جو کچھ پراپرٹی بنائی ہے اپنی ڈیویلپمنٹ کے لئے اب وہ خود یہ حاصل کریں یہاں ایک خاص پروسیس پیدا ہوا ہے اور اسی کے نتیجے میں موجودہ جو سیاسی فضا ہے جناب والا وہ اصل میں اس سے پیدا ہوا ہے ان کی کوشش ہے کہ جو کچھ ہم حاصل کر چکے ہیں اس کو پھر پرائیویٹ قبضے میں لے کر اس کو اپنی مرضی سے لوٹ لیں یہاں بہانہ کیا جاتا ہے کہ competition کا جناب والا' یہاں بہانہ کیا جاتا ہے کہ یہاں efficiency کا ہم efficiency کا بہانہ کم از کم تسلیم نہیں کریں گے' efficiency کی ہمارے اداروں کی کیوں نہیں رہی ہے efficiency اس لئے جناب والا ہمارے اداروں کی نہیں رہی ہے کہ اس ملک میں تقریباً تیس سال مارشل لاء رہا ہے یہاں آمریت رہی ہے آمریت کے نتیجے میں ہماری efficiency ہمارے economical ادارے جو تھے وہ پارلیمینٹ کے یا اسمبلیوں کے یا جمہوری اداروں کے سامنے جواب دہ نہیں تھے' نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی efficiency کم ہو گئی' نتیجہ یہ ہوا کہ رشوت بڑھ گئی آج آپ مسلسل اپنی جمہوریت کو develop کریں کون سا ادارہ ہے جو جواب دہ ہو اور جوابدھی کے بعد وہ اپنے کام میں اصلاح نہ کرے' اپنے کام کو صحیح نہ کرے یہاں دلیل دی جاتی ہے کہ جناب والا یہ تو ہم 19 ویں صدی میں جائیں گے ہم کہتے ہیں تحفظ دو ہماری صنعت کو ہم کہتے ہیں ہماری پبلک پراپرٹی کو تحفظ دو یہ کہتے ہیں کہ تحفظ جو ہے وہ 19ویں صدی میں ہوا ہے واقعی یہ 19ویں صدی میں ہوئی ہے 19ویں صدی میں انگلینڈ نے فرانس نے تحفظ کی پالیسی اپنائی فرانس اور انگلینڈ 19ویں صدی میں اس پوزیشن

میں تھے جس پوزیشن میں ہم آج یہاں ہیں اس وقت تحفظ ان کی ضرورت تھی خارجی ممالک کی صنعت کے مقابلے میں انہوں نے اپنی صنعت کو تحفظ دیا اپنے اداروں کو تحفظ دیا آج انگلینڈ اور امریکہ اور فرانس وہ اتنے develop ہوئے ہیں کہ imperialist monopoly بن گئے تمام دنیا کو انہوں نے قبضے میں کیا ہے آج وہ protection کے دعویدار نہیں ہیں آج وہ protection کے علمبردار نہیں ہیں آج وہ free trade کے علمبردار ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں موقع دیں تمام دنیا میں ہم مقابلہ کریں یہ ان کی ضرورت ہے اور ہماری ضرورت یہ ہے کہ ہمیں protection ملے ہماری ضرورت یہ ہے کہ ہماری مجموعی طور پر بلکہ میں یہ کہوں گا کہ private industry کو بھی public industry کو بھی ہماری دونوں sides کو projection ملے اور پھر جو کچھ ہمیں پبلک کو ملا ہے اس کو پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے نہ کیا جائے پرائیویٹ والے کیا کریں گے جناب والا، پرائیویٹ والے یہ کریں گے بالکل.......... بلکہ میں یہ کہوں گا میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی پرائیویٹ جو اس لیول کا industrialist ہے جو Shipping Corporation یا Maritime Shipping جو مختلف ادارے ہیں ان کو خریدنے والے ذرا ان سے پوچھیں کہ آپ کا پیسہ کہاں سے آیا ان کا پیسہ ہمارا پبلک کا پیسہ ہے جناب والا پبلک بینکس کے پبلک کی پراپرٹی یہ پیسے لے کر وہ پھر وہاں منڈی میں bidding کرتے ہیں یعنی ایک طریقہ یہاں کیا ہے طریقہ یہ ہے کہ پراپرٹی پبلک کی اور اسکا منافع اور فائدہ اور اسکا نفع پرائیویٹ لوگوں کو ملے گا پرائیویٹائزیشن کے معنی صرف یہ ہیں پراپرٹی ہماری پراپرٹی پبلک کی اور اس سے مزے اڑائیں private owners ' یہ صرف یہ ہے ورنہ کوئی privatization کوئی private industrialist یہ claim نہیں کر سکتا نہ کوئی banker' نہ Maritime Company والا کوئی یہ claim نہیں کر سکتا کہ اس نے خود کمایا ہے تو ہماری عرض یہ ہے کہ یہ جو ہمارے ادارے ہیں ان کو جناب والا مہربانی کریں ہم وزیر صاحبان سے کہیں گے بلکہ ہم حکومت کو appeal کرتے ہیں کہ آپ جس لائن پر جا رہے ہیں آپ صرف ہماری public property کو چند private عناصر کو دے کر جب وہ لوٹ لیں گے جناب والا لوٹنے کے بعد پھر کیا ہو گا پھر ہمیں دے دیں گے پھر کہیں گے کہ جی کیوں کہ ہم bankrupt ہو گئے اس لئے آپ اس کا پھر تحفظ کریں یہ عمل جو ہے جناب درست نہیں

اور اس کے اتنے پہلو ہیں پرائیویٹ پبلک کے ' ہماری protection کا پہلو اور پھر سامراج کے مقابلے میں جناب والا ہماری protection کا کوئی انتظام ہونا چاہئے

اس کے علاوہ یہ بھی کہوں گا کہ اسی حوالے سے آمریت بنتی ہے یہاں جو ملک میں آمریت کا عمل ہے وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے monopolists نے بنایا اور ایک پہلو اور ہے جناب کہ ہم جو قومیں ہیں پشتون' بلوچ' سندھی یہ جو ہم غریب لوگ ہیں اس privatization کی وجہ سے جو کچھ ہمیں پبلک پراپرٹی میں کچھ قانون کے ذریعے ہماری جمہوریت کے ذریعے کچھ ہمیں ملا ہے وہ بھی ختم کی جائے گی یعنی اس سے colonialism بھی develop ہو رہی ہے۔ اور جیسا کہ یہاں میرے اور ساتھیوں نے کہا میں ان کی اس sense میں تائید کرتا ہوں کہ یہ جو مجموعی ملک کی protection ہے یہ ابھی امریکن لوگ آتے ہیں اور یہ ہماری کمپنیاں لیتے ہیں یا اور کوئی سرمایہ دار لیتا ہے جناب والا وہ کیا نہیں کریں گے کیا کچھ نہیں کریں گے ہماری اس پراپرٹی کے ساتھ ہماری اپنی دولت پر آ کر ہماری intelligence کریں گے ہمیں اندر سے ماریں گے ہم ابھی کہتے ہیں ہماری automic energy ہے فلاں ہے وہ کیوں ہمیں نہیں چھوڑ رہے اس لئے نہیں چھوڑ رہے جناب والا کہ ہم develop نہ ہوں تو ہماری عرض یہ ہے in a sense یہ بات کرنی تھی جناب والا کہ یہ جو عمل جاری ہے اس میں مسلسل یہ شامل کر کے یہ ہماری تباہی ہے اس لئے ہم حکومت سے request کریں گے کہ آپ مہربانی کریں مجموعی طور پر یہ تمام پالیسی تبدیل کریں اور competition کے لئے آپ democracy دے دیں آپ دیکھیں گے کہ کیسے efficiency ہوتی ہے آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب 'اخونزادہ بہرہ ور سعید

اخونزادہ بہرہ ور سعید : آئٹم 7 اور آئٹم 8 پر میرے دوستوں نے جو تقاریر کی ہیں اور خاص کر عبدالرحیم مندوخیل نے جو تقریر کی ہے اس کو پڑھ کر مجھے تو سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ repealing law ہے اس میں تو nationalization یا privatization کا کوئی ذکر نہیں ہے یہ تو ایسی چیزیں لائی گئی ہیں جن کا یہاں ذکر نہیں ہے یہ تو صرف یہ ہے

Minister for Communication to move that the Bill to repeal the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974 [The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

یہ تو بڑی سیدھی سی بات ہے کہ وہ ان کو repeal کر رہے ہیں تو repeal میں یہ کہاں آ رہی ہیں میرا خیال تو یہ ہے میری تجویز یہ ہے کہ پہلے یہ پڑھیں اور پھر جو فرمانا چاہیں فرمائیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی، سید اقبال حیدر

Syed Iqbal Haider : May I just Sir, read the Bill itself, the clause 2 for the information of my honourable Member reads:

> The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974 is hereby repealed.

Mr. Chairman : Anybody else.

(Pause)

Mr. Yes Azam Hoti Sahib.

جناب محمد اعظم خان ہوتی : جناب والا جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ معزز سنیٹر صاحبان نے قطعاً اس کا غلط مطلب لیا ہے کہ یہ پرائیویٹائزیشن۔ میں جناب والا ایک بار پھر کہتا ہوں کہ جس ادارے میں نقصان ہو اور منافع نام کی کوئی چیز نہ ہو تو اس کو مزید چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی گنجائش نہیں ہوتی۔

Sir, I can assure you that the honourable Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif has no intentions to buy these vessels.

یہ 30 سال پرانے جہاز ہیں اور جناب یہ اپنی طبعی موت مرنے والے ہیں یہ تو بڑی مشکل سے ان کو چلایا جارہا ہے ورنہ یہ تو اس وقت سکریپ ہو چکے ہوتے اور میرے خیال میں آپ آئندہ سال دو سال میں دیکھیں گے ان میں سے کوئی جہاز بھی وہاں کھڑا نہیں ہو گا بلکہ بدقسمتی یہ ہوگی کہ جو ایم وی شمس ہے حجاج کرام کو لے جانے اور لانے میں استعمال ہوتا ہے وہ ابھی تک بڑی مشکل سے in order رکھا ہوا ہے کہ کوئی حادثہ پیش نہ آ جائے جناب والا، یہ سراسر ایک نقصان والا ادارہ ہے اور میں آپ سے بھی اور معزز ایوان سے استدعا کروں گا کہ اس Act کو repeal کیا جائے تاکہ ان سے جان خلاصی ہو۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : پوائنٹ آف آرڈر جناب صرف یہ ذرا بتاتا تھا کہ یہ جو ہے Statements of Objects and Reasons میں...........

In order to open shipping to private sector it was imperative to repeal the 1974 Act and that was done through the promulgation of the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Ordinance, 1991 on the 25th April, 1991 this Bill seeks to replace the said Ordinance.

Mr. Chairman: Thank you. So I will put the motion before the House. It has been moved by Mr. Azam Khan Hoti the Minister of State for Communications that the Bill to repeal the Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) Act, 1974 [The Pakistan Maritime Shipping (Regulation and Control) (Repeal) Bill, 1991], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا کورم نہیں ہے۔

(interruption)

Mr. Chairman: Please see whether the House is in quorum or not.

(Pause)

Mr. Chairman: So, if the House is not in quorum then I can adjourn it. Because in any case there is one thirty of the clock. We adjourn it to meet again on Sunday at 4.00 P.M.

[The House then adjourned to meet again at four of the clock in the evening on Sunday, November 10, 1991].

PCPPI—22(96) Senate—4-11-96—180.